عَوْنُ المُغِيْث
فِي
طَلَبِ عِلْمِ الحَدِيْث

حصولِ علم کے لیے سفر اور مذاکرہ و کتابتِ حدیث

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

عَوْنُ المُغِيْث

فِي

طَلَبِ عِلْمِ الحَدِيْث

حصولِ علم کے لیے سفر اور مذاکرہ وکتابتِ حدیث

عَونُ المُغِيثُ

فِي

طَلَبِ عِلمِ الحَدِيثُ

حصولِ علم کے لیے سفر اور مذاکرہ وکتابتِ حدیث

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	محمد فاروق رانا، حسنین عباس
نظرِ ثانی	:	ڈاکٹر زہیر احمد صدیقی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	جون 2018ء [1,100 - پاکستان]
قیمت	:	

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فَضْلُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ ١٢

﴿حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے لیے سفر کرنے کی فضیلت﴾

١. أَصْلُ الرِّحْلَةِ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ ١٤

﴿حصولِ علم کے لیے سفر کرنے کی اصل﴾

٢. حَثُّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ ١٦

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے لیے سفر کرنے کی ترغیب﴾

٣. رِحْلَةُ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ ٢٠

﴿طلبِ حدیث کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَسفار﴾

٤. رِحْلَةُ التَّابِعِيْنَ فِی طَلَبِ الْحَدِيْثِ ٤٦

﴿حصولِ حدیث کے لیے تابعین کے اَسفار﴾

٥. رِحْلَةُ الْأَئِمَّةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ ٥٤

﴿ائمہ کرام اور سلف صالحین کا حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے لیے سفر اختیار کرنا﴾

اَلْبَابُ الثَّانِي

أَهَمِّيَّةُ مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ ٦٤

﴿مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت﴾

١. مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ ﷡ فِي مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ لِحِفْظِ السُّنَّةِ وَتَثَبُّتِهَا ٦٦

﴿حفاظتِ سنت میں مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت پر صحابہ کرام ﷡ کے اَقوال﴾

٢. مَا رُوِيَ عَنِ التَّابِعِيْنَ وَأَتْبَاعِهِمْ فِي مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ لِحِفْظِ السُّنَّةِ وَتَثَبُّتِهَا ٧٤

﴿حفاظتِ سنت میں مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت پر تابعین و تبع تابعین ﷡ کے اَقوال﴾

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

اَلْمَنْعُ عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ فِي أَوَائِلِ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ٨٤

﴿اوائل عہد نبوی ﷺ میں منعِ کتابتِ حدیث کا حکم﴾

١. نَهْيُ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْكِتَابَةِ عَمَّا سِوَى الْقُرْآنِ فِي أَوَائِلِ عَهْدِهٖ ٨٦

﴿حضور ﷺ کا اَوائلِ عہدِ نبوت میں قرآن کے سوا کوئی بھی چیز لکھنے سے منع فرمانے کا بیان﴾

٢. اَلْوُجُوْهُ فِي تَعْلِيْلِ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ ٩٨

﴿منعِ کتابتِ حدیث کی تعلیل اور اجازت و منعِ کتابت کی احادیث میں تطبیق کی صورتیں﴾

اَلْوَجْهُ الْأَوَّلُ: اَلْقَوْلُ بِأَنَّ النَّهْيَ مَنْسُوْخٌ ٩٨

﴿پہلی صورت: نہی کے منسوخ ہونے کا قول﴾

اَلْوَجْهُ الثَّانِي: إِنَّ النَّهْيَ خَاصٌّ بِكِتَابَةِ غَيْرِ الْقُرْآنِ مَعَ الْقُرْآنِ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ ١٠٦

﴿دوسری صورت: منع کا حکم غیر قرآن اور قرآن کو یکجا لکھنے کے ساتھ خاص ہے﴾

اَلْوَجْهُ الثَّالِثُ: إِنَّ النَّهْيَ خَاصٌّ بِوَقْتِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ وَالْإِذْنَ فِي غَيْرِ ذٰلِکَ ۱۱۰

﴿تیسری صورت: منع کا حکم نزولِ قرآن کے وقت کے ساتھ خاص ہے اور اجازت اس کے علاوہ ہے﴾

اَلْوَجْهُ الرَّابِعُ: إِنَّ الْإِذْنَ لِمَنْ خِيْفَ نِسْيَانُهُ، وَالنَّهْيُ لِمَنْ أَمِنَ وَخِيْفَ اتِّکَالُهُ ۱۱۲

﴿چوتھی صورت: اجازت اس کے لیے ہے جس کے بھول جانے کا اندیشہ ہو اور منع کا حکم اُس کے لیے ہے جو نسیان سے محفوظ ہو مگر اُس کے کتابت پر بھروسہ کر لینے کا خدشہ ہو﴾

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

إِجَازَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمْرُهُ لِأَصْحَابِهِ بِکِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ ۱۲۸

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ کرام ﷺ کو حدیث و سنّت لکھنے کی اِجازت اور حکم فرمانا﴾

١. مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا أَذِنَ الصَّحَابَةَ فِي كَتْبِ مَا سَمِعُوْهُ مِنْهُ ﷺ ١٣٠

﴿کتابتِ حدیث کی اِجازت سے متعلق احادیثِ نبویہ﴾

٢. مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ فِي كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ ١٤٦

﴿کتابتِ حدیث کے متعلق صحابہ کرام ﷢ کے اَقوال﴾

٣. مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَقْيِيْدِ الْحَدِيْثِ بِالْكِتَابَةِ ١٨٤

﴿حفاظتِ حدیث بذریعہ کتابت سے متعلق اِرشاداتِ نبوی﴾

٤. مَا رُوِيَ عَنِ التَّابِعِيْنَ وَأَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ فِي كَتْبِ الْحَدِيْثِ ١٩٤

﴿کتابتِ حدیث کے متعلق تابعین و اتباع التابعین کے اَقوال﴾

٥. جُهُوْدُ الْإِمَامَيْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﵁ وَابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ فِي تَدْوِيْنِ السُّنَّةِ ٢١٦

﴿تدوینِ سنت میں حضرت عمر بن عبد العزیز ﵁ اور امام ابن شہاب زہری کی کاوشیں﴾

۞ المصادر والمراجع ٢٢٣

اَلْبَابُ الأَوَّلُ

فَضْلُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ

بابِ اَوّل

﴿حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے لیے سفر کرنے کی فضیلت﴾

أَصْلُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

إِنَّ الْأَصْلَ فِي الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ رِحْلَةُ نَبِيِّ اللهِ مُوسٰى ﷺ إِلَى الْخَضِرِ، وَقَدْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الرِّحْلَةَ فِي سُوْرَةِ الْكَهْفِ:

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰـهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا○ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا○ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰـهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا○ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا○ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا○ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰـهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰـهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا○ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا○﴾ (الكهف، ١٨/ ٦٠-٦٦)

﴿حصولِ علم کے لیے سفر کرنے کی اصل﴾

حصول علم کے لیے سفر کرنے کی اصل (بنیاد) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سفر سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سفر کو سورۃ الکہف میں یوں بیان فرمایا ہے:

اور (وہ واقعہ بھی یاد کیجئے:) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے (جواں سال ساتھی اور) خادم (یوشع بن نون علیہ السلام) سے کہا: میں (پیچھے) نہیں ہٹ سکتا یہاں تک کہ میں دو دریاؤں کے سنگم کی جگہ تک پہنچ جاؤں یا مدتوں چلتا رہوں۔ سو جب وہ دونوں دو دریاؤں کے درمیان سنگم پر پہنچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی (وہیں) بھول گئے پس وہ (تلی ہوئی مچھلی زندہ ہوکر) دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بناتے ہوئے نکل گئی۔ پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے (تو) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے خادم سے کہا: ہمارا کھانا ہمارے پاس لاؤ بے شک ہم نے اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا کیا ہے۔ (خادم نے) کہا: کیا آپ نے دیکھا جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو میں (وہاں) مچھلی بھول گیا تھا، اور مجھے یہ کسی نے نہیں بھلایا سوائے شیطان کے کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں، اور اس (مچھلی) نے تو (زندہ ہوکر) دریا میں عجیب طریقہ سے اپنا راستہ بنا لیا تھا (اور وہ غائب ہوگئی تھی)۔ (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: یہی وہ (مقام) ہے ہم جسے تلاش کر رہے تھے، پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر (وہی راستہ) تلاش کرتے ہوئے (اسی مقام پر) واپس پلٹ آئے۔ تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علم لدنی (یعنی اسرار و معارف کا الہامی علم) سکھایا تھا۔ اس سے موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: کیا میں آپ کے ساتھ اس (شرط) پر رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے (بھی) اس علم میں سے کچھ سکھائیں گے جو آپ کو بغرضِ ارشاد سکھایا گیا ہے۔

حَثُّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْـحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ

كَانَتِ الرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْث مَعْرُوفَةً وَمَرْغُوبَةً فِي عَهْدِ الرَّسُوْلِ ﷺ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَفِدُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَسْمَعَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ، وَيَتَعَرَّفَ عَلٰى تعَالِيْمِ الْإِسْلاَمِ. وَبَعْدَ أَنْ يَعْتَنِقَ الْإِسْلاَمَ، كَانَ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهِ لِتَرْغِيْبِهِمْ إِلَى الإِسْلَامِ وَتَعْلِيْمِهِمْ، كَمَا فَعَلَ ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَغَيْرُهُ مِنَ الصَّحَابَةِ[١].

وَهُنَا نَذْكُرُ بَعْضَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي حَثَّ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهَا عَلَى الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ.

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

---

[١] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء في العلم، ٣٥/١، الرقم/٦٣؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٦٢/١، الرقم/٢٣٨٠؛ وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشرك يدخل المسجد، ١٣٢/١، الرقم/٤٨٦-٤٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ٤٩/١، الرقم/١٤٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٩٥/٨، الرقم/٨١٤٩؛ وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٥٩٥/٢٦، وابن عبد البر في الاستيعاب، ←

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے لیے سفر کرنے کی ترغیب﴾

علم حدیث کے حصول کے لیے سفر کرنا عہد نبوی میں معروف اور مرغوب تھا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں وفود کی صورت میں قرآن کریم کے سماع کے لیے حاضر ہوتے اور اسلام کی تعلیمات کی معرفت حاصل کرتے تھے، پھر قبول اسلام کے بعد اپنی قوم کی طرف لوٹ جاتے تھے تاکہ انہیں اسلام کی طرف رغبت دلائیں اور انہیں اسلامی تعلیم سے روشناس کرائیں جیسا کہ حضرت ضمام بن ثعلبہ اور بعض دیگر صحابہ کرام ﷺ نے کیا۔

یہاں ہم بعض ایسی احادیث مبارکہ بیان کرتے ہیں، جن میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حصول علم کے لیے سفر کرنے کی ترغیب دی ہے۔

۱۔ **حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تلاشِ علم کی راہ پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔**

.... ۷۵۲/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۸۹/۱۔

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ۲۰۷٤/٤، الرقم/۲٦۹۹؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۲/۲، ۳۲۵؛ الرقم/۷٤۲۱، ۸۲۹۹، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۲۸/۵، ۱۹۵، الرقم/۲٦٤٦، ۲۹٤۵؛ وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ۸۲/۱، الرقم/۲۲۵؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۸٤/۵، الرقم/۲٦۱۱۷۔

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ[١].

٢. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا، يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا، إِلَّا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

٣. **عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْـمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتٍ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْـمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا، رِضًا بِمَا يَصْنَع.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

[١] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، ١/٣٧.

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ٣٤٢/٢، الرقم/٣٦٤٣؛ وابن حبان في الصحيح، ٢٨٤/١، الرقم/٨٤؛ والحاكم في المستدرك، ١٦٥/١، الرقم/٢٩٩؛ والدارمي في السنن، باب في فضل العلم والعالم، ١١١/١، الرقم/٢٤٤.

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٩/٤؛ الرقم/١٨١١٤، وابن ←

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

امام بخاری نے کتاب العلم میں ترجمۃ الباب کے تحت بیان کیا ہے:
بے شک علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انہوں نے میراثِ علم چھوڑی ہے۔ پس جس نے اس (میراثِ علم) کو حاصل کر لیا، اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔ جو آدمی علم کی تلاش میں کسی راہ پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

۳۔ حضرت زِر بن حُبَیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی اپنے گھر سے طلبِ علم کی نیت سے نکلتا ہے، فرشتے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل نے اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

.... ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم/٢٢٦؛ وابن حبان في الصحيح، ١/٢٨٥، الرقم/٨٥، ٤/١٥٥، الرقم/١٣٢٥؛ وابن خزيمة في الصحيح، ١/٩٧، الرقم/١٩٣؛ وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٤، الرقم/٧٩٣؛ والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٨١، الرقم/١٢٥٢؛ والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٩، الرقم/٤٨٨٦۔

رِحْلَةُ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم فِي طَلَبِ الْـحَدِيْثِ

كَانَتِ الرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ قَائِمَةً فِي عَهْدِ الصَّحَابَةِ مِنْ أَجْلِ مَعْرِفَةِ تَعَالِيْمِ الدِّيْنِ. فَقَدْ تَـمَّتْ رِحَلاتٌ كَثِيْرَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ خَاصَّةً.

٤. **عَنْ عُمَرَ** رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْـمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ، جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥. **رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ**: رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيْثٍ وَاحِدٍ.

٦. **عَنْ مَسْرُوقٍ**، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ؛ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب التناوب في العلم، ١/٢٩، الرقم/٨٩ـ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب الخروج في طلب العلم، ١/٤١ـ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب القراء من ـــ

﴿طلبِ حدیث کے لیے صحابہ کرام ﷢ کے اَسفار﴾

حصول حدیث کے لیے سفر کرنے کا عمل عہد صحابہ میں بھی جاری رہا، جو دین کی تعلیمات کی معرفت کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔ علماء کرام نے بالخصوص حدیث کے حصول کی خاطر بہت سے سفر کیے۔

۴۔ **حضرت عمر ﷺ نے فرمایا ہے:** میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو امیہ بن زید سے تھا، اور یہ قبیلہ مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتا تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوتے تھے، ایک روز وہ حاضر ہوتا اور ایک روز میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا اُس روز کی وحی اور دیگر خبریں اسے لا کر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **امام بخاری نے کتاب العلم کے ترجمۃ الباب (باب الخروج فی طلب العلم) میں بیان کیا ہے:** حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن اُنیس ﷺ کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر طے کیا۔

۶۔ **مسروق کا بیان ہے کہ** حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے

أصحاب النبي ﷺ، ٤/١٩١٢، الرقم/٤٧١٦؛ ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه، ٤/١٩١٣، الرقم/٢٤٦٣؛ والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية، ١/٤٠٢۔

كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ؛ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ، تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ، لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ** أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بَلَغَنِي حَدِيثٌ عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاشْتَرَيْتُ بَعِيرًا ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيْهِ رَحْلِي فَسِرْتُ إِلَيْهِ شَهْرًا، حَتّٰى قَدِمْتُ عَلَيْهِ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَقُلْتُ لِلْبَوَّابِ: قُلْ لَهُ: جَابِرٌ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَخَرَجَ يَطَأُ ثَوْبَهُ، فَاعْتَنَقَنِي وَاعْتَنَقْتُهُ، فَقُلْتُ حَدِيثًا بَلَغَنِي عَنْكَ، أَنَّكَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْقِصَاصِ، فَخَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ، أَوْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ قَالَ: الْعِبَادُ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا. قَالَ: قُلْنَا: وَمَا بُهْمًا؟ قَالَ: لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ، يَسْمَعُهُ مِنْ قُرْبٍ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ، وَلَهُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَقٌّ، حَتّٰى أَقُصَّهُ مِنْهُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَلِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عِنْدَهُ حَقٌّ، حَتّٰى أَقُصَّهُ مِنْهُ، حَتَّى اللَّطْمَةُ.

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩٥، الرقم/١٦٠٨٥؛ وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٢٣٣؛ وأيضًا في جامع بيان العلم وفضله، ١/٩٣؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث، ١١٠، الرقم/٣١؛ وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٤٥۔

یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اونٹ کی سواری وہاں پہنچ سکتی ہے تو میں ضرور اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۔ **حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے** کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا: مجھے ایک شخص کے بارے میں خبر پہنچی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے (براہ راست) ایک حدیث سنی ہوئی ہے۔ میں نے ایک اونٹ خریدا، اس پر اپنا زادِ سفر باندھا اور اس شخص کی طرف ایک ماہ کا سفر طے کیا حتی کہ اس کے پاس ملک شام میں پہنچ گیا۔ وہ صحابی حضرت عبد اللہ بن اُنیس ﷺ تھے۔ میں نے دربان سے کہا کہ ان کو اطلاع دو کہ جابر دروازہ پر آیا ہے۔ دربان نے پوچھا: کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس ﷺ اپنا کپڑا روندتے ہوئے (تیزی سے) باہر تشریف لائے، ہم نے معانقہ کیا۔ میں نے عرض کیا: آپ سے ایک حدیث کے بارے میں خبر ملی ہے کہ آپ نے یہ حدیثِ قصاص براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں اس حدیث کے سماع سے قبل مجھے یا آپ کو موت نہ آ جائے (لہٰذا حدیث جا کر سننا چاہیے اس لیے میں حاضر ہو گیا ہوں)۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس ﷺ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت بندوں کو، یا فرمایا: لوگوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ بے لباس ہوں گے، بغیر ختنے کے ہوں گے اور بُہم ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: بُهْمًا سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس کوئی چیز نہ ہو گی۔ ان کو ایسی آواز سے بلایا جائے گا جس کو (قریب و بعید کے سب لوگ) قریب سے ہی سنیں گے، (اللہ تعالیٰ فرمائے گا:) میں بادشاہ ہوں اور میں حاکم ہوں، کوئی دوزخی اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہو سکے گا جب تک اس کا کسی جنتی پر کوئی حق باقی ہو اور میں اسے اس کا قصاص نہ لے دوں۔ کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا کہ اس کا کسی دوزخی پر کوئی حق باقی ہو اور میں اسے اس کا قصاص نہ لے دوں، (یہ حق) چاہے

قَالَ: قُلْنَا: كَيْفَ؟ وَإِنَّا إِنَّمَا نَأْتِي اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا، قَالَ: بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ. أَيْ يُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِ الظَّالِمِ، فَيُعْطٰى لِلْمَظْلُوْمِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ، يُؤْخَذُ مِنْ سَيِّئَاتِ الْمَظْلُوْمِ، وَيُطْرَحُ عَلَى الظَّالِمِ، فَيَتَخَفَّفُ الْمَظْلُوْمُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ، وَيُزَادُ الظَّالِمُ فِي النَّكَالِ وَالْعَذَابِ بَدَلَ سَيِّئَاتِ الْمَظْلُوْمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

٨. عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيْثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَابْتَعْتُ بَعِيْرًا، فَشَدَدْتُ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا، حَتّٰى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالْبَابِ، فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَخَرَجَ فَاعْتَنَقَنِي. قُلْتُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ، خَشِيْتُ أَنْ أَمُوْتَ أَوْ تَمُوْتَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يَحْشُرُ اللهُ الْعِبَادَ أَوِ النَّاسَ عُرَاةً غُرْلاً بُهْمًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْخَطِيْبُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٨: أخرجه البخاري في الأدب المفرد /٣٣٧، الرقم/٩٧٠؛ وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٧٩، الرقم/٢٠٣٤؛ والحاكم في المستدرك، ٢/٤٧٥، الرقم/٣٦٣٨؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/١٠٠.

ایک تھپڑ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاس بے لباس، غیر مختون اور بے سر و سامان حاضر ہوں گے تو وہ (قصاص) کیسے دلائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور گناہوں سے۔ یعنی ظالم کی نیکیوں سے نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دے گا، اور اگر اس کے (نامہ اعمال میں) نیکی نہیں ہوگی تو مظلوم کے گناہوں سے (کچھ گناہ) ظالم کے نامہ اعمال میں ڈال دے گا۔ مظلوم کے گناہ کم ہو جائیں گے اور ظالم کے گناہ مظلوم کے گناہوں کے تبادلہ کے باعث زیادہ ہو جائیں گے لہٰذا جس کی بنا پر وہ انتقام و عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا کہ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۸۔ **حضرت ابن عقیل سے مروی ہے** کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک حدیث نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے پہنچی (جو بالواسطہ تھی) تو میں نے ایک اونٹ خریدا اور میں نے ان کی طرف اپنی سواری پر ایک ماہ کا سفر طے کیا (تاکہ وہ حدیث ان سے خود سن لوں) یہاں تک کہ میں شام پہنچا۔ وہ صحابی عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ جابر آپ کے دروازہ پر آیا ہے۔ قاصد واپس آیا اور پوچھا: کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں۔ میں نے کہا: ہاں۔ حضرت عبد اللہ بن انیس باہر تشریف لائے اور مجھ سے معانقہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: ایک حدیث مجھے ملی ہے جسے میں نے براہ راست نہیں سنا۔ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھے یا آپ کو موت نہ آ جائے (لہٰذا حدیث جا کر سننا چاہیے اس لیے میں حاضر ہو گیا)۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ بندوں کو، یا فرمایا: لوگوں کو اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ بے لباس ہوں گے، بغیر ختنے کے ہوں گے اور بے سرو سامان ہوں گے۔

اسے امام بخاری نے الادب المفرد میں اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٩. **وَرَوٰى بِطَرِيْقٍ آخَرَ وَفِيْهِ: إِنَّ اللهَ يَبْعَثُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، وَهُوَ تَعَالٰى عَلٰى عَرْشِهٖ يُنَادِي بِصَوْتٍ لَهٗ رَفِيعٍ غَيْرِ فَظِيعٍ يُسْمِعُ الْبَعِيدَ كَمَا يُسْمِعُ الْقَرِيبَ، يَقُوْلُ: أَنَا الدَّيَّانُ لَا ظُلْمَ عِنْدِي، وَعِزَّتِي، لَا يُجَاوِزُنِيَ الْيَوْمَ ظُلْمُ ظَالِمٍ، وَلَوْ لَطْمَةً، وَلَوْ ضَرْبَةَ يَدٍ عَلٰى يَدٍ، وَلَأَقْتَصَّنَّ لِلْجَمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ، وَلَأَسْأَلَنَّ الْحَجَرَ لِمَ نَكَبَ الْحَجَرَ؟، وَلَأَسْأَلَنَّ الْعُودَ لِمَ خَدَشَ صَاحِبَهٗ. فِي ذٰلِكَ أَنْزَلَ عَلَيَّ فِي كِتَابِهٖ: ﴿وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾** (الأنبياء، ٢١/٤٧)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ قُدَامَةَ.

١٠. **عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ، يَقُوْلُ: بَيْنَا أَنَا عَلٰى مِصْرَ إِذْ أَتَى الآذِنُ الْبَوَّابُ، فَقَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيًّا عَلٰى بَعِيْرٍ عَلَى الْبَابِ يَسْتَأْذِنُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَنْزِلُ إِلَيْكَ أَوْ تَصْعَدُ؟ قَالَ: لَا تَنْزِلُ وَلَا أَصْعَدُ، حَدِيْثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سِتْرِ الْمُؤْمِنِ، جِئْتُ أَسْمَعُهٗ. قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُؤْمِنٍ، فَكَأَنَّمَا أَحْيٰى مَوْءُوْدَةً؛**

٩: أخرجه الخطيب في الرحلة في طلب الحديث/١١٧، الرقم/٣٣؛ وابن قدامة المقدسي في إثبات صفة العلو/٧٣۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١١٤، الرقم/٨١٣٣؛ وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٦٩، الرقم/٣٥٣٦؛ ـــ

۹۔ **ایک اور طریق سے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے:** بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت تم کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھائے گا، جبکہ وہ اپنے عرش پر جلوہ افروز ہو گا، وہ ایسی بلند آواز میں پکارے گا کہ وہ ناگوار ہرگز نہ ہو گی، وہ قریب و بعید کے ہر شخص کو یکساں سنائے گا، وہ فرمائے گا: میں حاکم ہوں اور میرے ہاں ظلم نہیں ہے، اور میری عزت کی قسم آج کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہیں کر سکتا (یعنی بدلہ دیے بغیر نہیں رہ سکتا) اگرچہ وہ ظلم ایک تھپڑ ہی ہو یا ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ پر خفیف ضرب ہی ہو، میں بغیر سینگ والی بکری کا قصاص سینگ والی بکری سے ضرور دلاؤں گا، میں پتھر سے ضرور پوچھوں گا کہ اس نے دوسرے پتھر کو کیوں ٹھوکر ماری، میں عود (لکڑی) سے ضرور پوچھوں گا کہ اس نے اپنے صاحب کو کیوں زخمی کیا۔ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مجھ پر نازل فرمایا ہے: ﴿وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾ اور ہم قیامت کے دن عدل و انصاف کے ترازو رکھ دیں گے سو کسی جان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

۱۰۔ **حضرت رجاء بن حیوہ سے مروی ہے،** انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسلمہ بن مخلد کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب میں مصر کا والی تھا تو (ایک دن) دربان میرے پاس آیا، اور کہنے لگا: ایک بدو اونٹ پر سوار ہو کر دروازے پر آیا ہے اور ملاقات کی اجازت طلب کر رہا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے بتایا کہ میں جابر بن عبد اللہ انصاری ہوں۔ حضرت مسلمہ بن مخلد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کو (بالا خانہ سے) جھانک کر دیکھا اور کہا: کیا میں نیچے آپ کے پاس آ جاؤں یا آپ اوپر تشریف لے آتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہ تو آپ نیچے آئیں اور نہ ہی میں اوپر آتا ہوں، مجھے مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث پہنچی ہے جسے آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، بس میں اس کا سماع کرنے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بھی کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کی زندگی بچا لی۔ (یہ حدیث مبارکہ سنتے

.... والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٤۔

فَضَرَبَ بَعِيْرَهُ رَاجِعًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خِرَاشٍ.

١١. وَفِي رِوَايَةٍ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلٰى مِصْرَ، فَقَالَ لِحَاجِبِ أَمِيرِهَا: قُلْ لِلْأَمِيرِ يَخْرُجُ إِلَيَّ، فَقَالَ الْحَاجِبُ: مَا قَالَ لَنَا أَحَدٌ مُنْذُ نَزَلْنَا هٰذَا الْبَلَدَ غَيْرُكَ، إِنَّمَا كَانَ يُقَالُ: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى الْأَمِيرِ، قَالَ: ايْتِهِ فَقُلْ لَهُ: هٰذَا فُلَانٌ بِالْبَابِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ، فِيْمَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْءُوْدَةً.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِي الرِّحْلَةِ.

١٢. وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانَ، أَنَّ رَجُلًا رَحَلَ إِلٰى مِصْرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحِلَّ رَحْلَهُ حَتّٰى رَجَعَ: مَنْ سَتَرَ عَلٰى أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا، سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِي الرِّحْلَةِ.

١١: أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٢٢، الرقم/٣٦ـ

١٢: أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٢٣، الرقم/٣٧ـ

ہی) انہوں نے واپسی کے لیے اونٹ کو ضرب لگائی۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند میں ابو سنان قسملی ہیں جن کو ابن حبان اور ابن خراش نے ثقہ کہا ہے۔

۱۱۔ **ایک اور روایت میں ہے:** اہل مدینہ میں سے ایک شخص مصر آیا اور امیر مصر کے دربان سے کہنے لگا: امیر سے کہو کہ میرے پاس باہر تشریف لائیں۔ دربان نے کہا: جب سے ہم اس شہر میں آئے ہیں آپ کے علاوہ کسی نے بھی ایسی بات نہیں کی، بلکہ ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے لیے امیر سے اجازت طلب کریں۔ انہوں نے کہا: جاؤ اور ایسے ہی کہو کہ دروازے پر فلاں بندہ آیا ہے۔ امیر مصر ان کے پاس باہر تشریف لائے، تو انہوں نے کہا: بے شک میں آپ کے پاس آپ سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو مسلمان کی پردہ پوشی کرنے والے شخص کے بارے میں ہے۔ امیر مصر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کی زندگی بچا لی۔

اس حدیث کو خطیب بغدادی نے الرحلۃ فی طلب الحدیث میں روایت کیا ہے۔

۱۲۔ **حضرت جریر بن حیان سے مروی ہے** کہ ایک شخص نے صرف اس ایک حدیث (کے سماع) کی خاطر مصر کا سفر کیا اور بغیر قیام کے ہی واپس لوٹ گئے: جس کسی نے اس دنیا میں اپنے بھائی کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اس حدیث کو خطیب بغدادی نے الرحلۃ فی طلب العلم میں روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ. قَالَ: وَمَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ. قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ. قَالَ: فَمَا لِي لَا أَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

١٤. عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا، سَلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٢، الرقم/٢٤٠١٥؛ وأبو داود في السنن، كتاب الترجل، ٤/٧٥، الرقم/٤١٦٠؛ والدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥١، الرقم/٥٧١؛ والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٢٧، الرقم/٦٤٦٨؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٢٤، الرقم/٣٩۔

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب ـــ

۱۳۔ **حضرت عبد اللہ بن بریدہ ﷺ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت فضالہ بن عبید ﷺ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ جب وہ ان کے ہاں پہنچ گئے تو کہا: میں صرف آپ سے ملاقات کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی، مجھے امید ہے کہ آپ کو (میری نسبت) بہتر یاد ہوگی۔ انہوں نے کہا: وہ کون سی ہے؟ انہوں نے وہ بیان کر دی اور کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں، حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زیادہ آرائش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس (صحابی رسول ﷺ) نے پوچھا: لیکن کیا بات ہے کہ میں آپ کو ننگے پیر دیکھتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم کبھی کبھی ننگے پیر بھی رہا کریں۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۔ **حضرت کثیر بن قیس نے بیان فرمایا:** میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے ابو درداء ﷺ میں رسول ﷺ کے مبارک شہر سے ایک حدیث کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور حاجت سے حاضر نہیں ہوا۔ حضرت ابو درداء ﷺ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر چلائے گا۔ علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

.........العلم، ۳/۳۱۷، الرقم/۳۶۴۱؛ وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث في طلب العلم، ۱/۸۱، الرقم/۲۲۳۔

لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِـمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْـمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِـمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَـمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

١٥. **وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ:** قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْـمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِـحَدِيثٍ، بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٦. **وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ:** قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْـمَدِينَةِ إِلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ. فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ أَيْ أَخِي؟ قَالَ: حَدِيثٌ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ

١٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب فضل العلم والعالم، ١١٠/١، الرقم/٣٤٢.

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٩٦/٥، الرقم/٢١٧٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٨٩/١، الرقم/٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٦٢/٢، الرقم/١٦٩٦، ١٦٩٧، وأيضاً في المدخل إلى ←

عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی۔ عبادت کرنے والوں پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر علماء ہی انبیائے کرام کے (حقیقی) وارث ہیں کیونکہ انبیائے کرام کی میراث دینار یا درہم نہیں ہوتے، ان کی میراث علم دین ہے۔ جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے وافر حصہ پا لیا۔

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۔ **حضرت کثیر بن قیس ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے** کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابو درداء کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو درداء میں شہر رسول ﷺ مدینہ منورہ سے ایک حدیث مبارکہ کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ وہ حدیث (براہ راست) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: آپ کو یہاں تجارت لے کر تو نہیں آئی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ آپ کو اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو لے کر نہیں آئی؟ جواب دیا: نہیں۔

اس کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۔ **ان ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے:** دمشق میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ سے ایک شخص آیا تو انہوں نے پوچھا: اے میرے بھائی! تجھے کیا چیز کھینچ لائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حدیث، جس کے بارے میں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے

.... السنن الكبرى/ ٢٥٠، الرقم/٣٤٧؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ٨٤-٧٩، الرقم/١٢٥-١٣٢؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/٧٧-٨٢، الرقم/٤-٦؛ وذكره ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٠/ ٤٤۔

عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِـحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مَا قَدِمْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هٰذَا الْـحَدِيثِ. قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَـمَّا تُوُفِّـيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا فُلَانُ، هَلُمَّ، فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ. فَقَالَ: وَا عَجَباً لَکَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْکَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرٰی. فَتَرَکَ ذٰلِکَ، وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْـمَسْأَلَةِ، فَإِنْ كَانَ لَيَبْلُغُنِيَ الْـحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ، فَآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ، فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلٰى بَابِهِ، فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلٰى وَجْهِي التُّرَابَ، فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ، مَا جَاءَ بِکَ؟ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَکَ. فَأَقُولُ: لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَکَ، فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْـحَدِيثِ. قَالَ: فَبَقِيَ الرَّجُلُ، حَتّٰى رَآنِي وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ. فَقَالَ: كَانَ هٰذَا الْفَتٰى أَعْقَلَ مِنِّي.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥٠، الرقم/٥٧٠؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٦٧؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٩، الرقم/٣٧٥؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٥٨، الرقم/٢١٥؛ وذكره الذهبي في سيرأعلام النبلاء، ٣/٣٤٣.

رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا (یہاں) تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا کسی اور کام سے تو نہیں آئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے (حیرت سے) کہا (اچھا) تو آپ صرف اسی حدیث کی تلاش میں یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۷۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **نے بیان فرمایا:** جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ایک انصاری شخص سے کہا: اے فلاں آؤ، اصحاب رسول ﷺ سے (احادیث کے بارے میں) سوال کرتے ہیں آج تو وہ کثیر تعداد میں ہیں۔ انہوں نے کہا: اے ابن عباس تعجب ہے تجھ پر۔ کیا آپ کی رائے ہے کہ وہ آپ کے محتاج ہوں گے، حالانکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان میں صحابہ بھی موجود ہیں۔ اس نے (طلب حدیث کی راہ) ترک کر دی، جبکہ میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث کے بارے میں) سوال کرنے لگا۔ اگر مجھے کسی شخص (صحابی) سے حدیث (کی خبر) ملتی تو میں ان کے پاس آتا، اگر وہ قیلولہ کر رہے ہوتے تو میں ان کے دروازے پر اپنی چادر کا تکیہ بنا کر لیٹا رہتا۔ ہوا میرے چہرے پر گرد وغبار ڈال دیتی پھر جب وہ صحابی باہر نکلتے اور مجھے (اس حالت میں) دیکھتے تو فرماتے: اے رسول اللہ ﷺ کے عم زاد آپ کیوں تشریف لائے؟ آپ نے مجھے بلا بھیجا ہوتا تو میں چلا آتا۔ اس پر میں کہتا: نہیں، بلکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا زیادہ حق میرا ہے، پھر میں ان سے حدیث کے بارے میں پوچھتا۔ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: وہ (انصاری) شخص اسی طرح (طلب حدیث سے عدم دلچسپی کی حالت میں) رہا۔ حتی کہ (ایک دن) اس نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ (حدیث شریف سننے والے) لوگوں کا ایک ہجوم میرے گرد جمع تھا تو کہنے لگا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقل مند تھا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﵄: طَلَبْتُ الْعِلْمَ، فَلَمْ أَجِدْهُ أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ، فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ، فَيُقَالُ لِي نَائِمٌ، فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي، ثُمَّ أَضْطَجِعُ، حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ. فَيَقُولُ: مَتٰى كُنْتَ هَا هُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقُولُ: مُنْذُ طَوِيلٍ. فَيَقُولُ: بِئْسَمَا صَنَعْتَ، هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ قَالَ: وُجِدَ أَكْثَرُ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَاللهِ، إِنْ كُنْتُ لَآتِي الرَّجُلَ مِنْهُمْ، فَيُقَالُ: هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ يُوقَظَ لِي، فَأَدَعُهُ، حَتّٰى يَخْرُجَ لِأَسْتَطِيبَ بِذٰلِكَ حَدِيثَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥٠، الرقم/٥٦٦.

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥٠، الرقم/٥٦٧؛ وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣٤٤.

۱۸۔ **حضرت حصین بن عبد الرحمن سے مروی ہے،** جو سعد بن معاذ کی اولاد سے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: میں نے علم طلب کیا تو انصار سے بڑھ کر علم کسی کے ہاں نہیں پایا۔ میں کسی صحابی کے ہاں حاضر ہوتا اور ان کے بارے میں پوچھتا، مجھے بتایا جاتا کہ وہ سو رہے ہیں۔ میں (ان کے دروازے پر ہی) اپنی چادر کا تکیہ بنا لیتا اور وہیں لیٹ جاتا حتی کہ وہ نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے باہر نکلتے تو فرماتے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! آپ کب سے یہاں ہیں؟ میں جواب دیتا کہ کافی دیر سے۔ وہ کہتے: آپ نے اچھا نہیں کیا، آپ نے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی؟ میں جواب دیتا: میں نے چاہا کہ آپ اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد خود ہی میرے پاس باہر تشریف لے آئیں۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۔ **حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ کی زیادہ تر احادیث مبارکہ انصار کے اس قبیلہ میں پائی گئی ہیں، خدا کی قسم! میں ان کے کسی شخص کے پاس آتا، مجھے بتایا جاتا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کو آپ کے لیے جگا دیتے ہیں۔ مگر میں انہیں سونے دیتا حتی کہ وہ خود نکلتے اس طرح میں خوش دلی سے ان کی حدیث لے لیتا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. **عَنِ ابْنِ جَابِرٍ** ﷺ **قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ الْـحَضْرَمِيَّ الشَّامِيَّ، يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى الْـمِصْرِ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْـحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢١. **عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُوْلُ: خَرَجَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ، يَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَـمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَيْرُهُ وَغَيْرُ عُقْبَةَ. فَلَمَّا قَدِمَ، أَتٰى مَنْزِلَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ أَمِيْرُ مِصْرَ فَأَخْبَرَ بِهِ، فَعَجِلَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَعَانَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَـمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَيْرِي وَغَيْرُ عُقْبَةَ، فَابْعَثْ مَنْ يَدُلُّنِي عَلٰى مَنْزِلِهِ. قَالَ: فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَدُلُّهُ عَلٰى مَنْزِلِ عُقْبَةَ، فَأُخْبِرَ عُقْبَةُ بِهِ، فَعَجِلَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَعَانَقَهُ وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَـمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي وَغَيْرُكَ فِي سِتْرِ الْـمُؤْمِنِ؛**

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٤٩ الرقم/٥٦٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٩، الرقم/٣٧٥؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٤٧، الرقم/٥٧، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٠/١٦٥۔

٢١: أخرجه الحميدي في المسند، ١/١٨٩، الرقم/٣٨٤، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/٤٠، والخطيب البغدادي في الرحلة في ـــ

۲۰۔ **حضرت ابن جابر ﷺ نے بیان کیا ہے** کہ میں نے بسر بن عبید اللہ حضرمی شامی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر مجھے صرف ایک حدیث کے سماع کے لیے شہروں کے شہر سفر کرنا پڑتا تو میں ضرور کرتا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۔ **عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں**: حضرت ابو ایوب عقبہ بن عامر کے پاس گئے اور وہ اس وقت مصر میں تھے۔ وہ ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھنے کے لیے مصر گئے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی تھی۔ ان کے علاوہ اور عقبہ کے علاوہ کوئی اور نہیں بچا تھا کہ جس نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ جب وہ مصر پہنچے تو مسلمہ بن مخلد انصاری کے گھر آئے جو مصر کے امیر تھے۔ انہیں ان (ابو ایوب کی آمد) کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ تیزی سے ان کی طرف باہر آئے، ان سے معانقہ کیا۔ پھر پوچھا: اے ابو ایوب آپ کو کیا چیز یہاں لے کر آئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک حدیث مبارکہ جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سننے والا میرے اور عقبہ کے علاوہ کوئی اور شخص باقی نہیں ہے، آپ میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیج دیں جو مجھے عقبہ کا گھر دکھا دے۔ راوی نے کہا کہ مسلمہ نے ان کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا جس نے ان کو عقبہ کا گھر دکھا دیا۔ عقبہ بن عامر کو ان کی آمد کی خبر دی گئی تو وہ تیزی سے ان کی طرف باہر آ گئے، ان سے معانقہ کیا اور پوچھا: اے ابو ایوب آپ کو کیا چیز یہاں لے کر آئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک حدیث مبارکہ، جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، اور میرے اور آپ کے علاوہ مومن کی پردہ پاشی

.... طلب الحديث/١١٨-١٢٠؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٤٣، الرقم/٤٢١۔

قَالَ عُقْبَةُ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى خِزْيِهٖ، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ أَيُّوْبَ: صَدَقْتَ. ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَرَكِبَهَا رَاجِعًا إِلَى الْـمَدِيْنَةِ، فَمَا أَدْرَكَتْهُ جَائِزَةُ مُسَلَّمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ إِلَّا بِعَرِيْشِ مِصْرَ.

رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي الْـمُسْنَدِ.

٢٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَكِبَ مِنَ الْـمَدِيْنَةِ إِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَهُوَ بِمِصْرَ حَتّٰى لَقِيَهٗ، فَقَالَ لَهٗ: أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَبَّرَ الْأَنْصَارِيُّ وَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

٢٣. عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْـمَدِيْنَةَ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، وَإِذَا النَّاسُ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِلَقٌ حِلَقٌ يَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْضِي إِلَى الْحِلَقِ حَتّٰى أَتَيْتُ حَلْقَةً، فِيْهَا رَجُلٌ شَاحِبٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ، كَأَنَّمَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: هَلَكَ أَصْحَابُ الْعَقْدِ،

٢٢: أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٢٠-١٢١ الرقم/٣٥۔

٢٣: ذكره ابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٢/٦٩٩-٧٠٠، الرقم/٣٠٨٠۔

کے بارے میں اس حدیث کو سننے والا کوئی اور شخص باقی موجود نہیں۔ عقبہ نے کہا کہ ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کسی نے اس دنیا میں کسی مومن کی رسوائی پر اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس پر حضرت ابو ایوب نے فرمایا: تم نے سچ کہا، پھر حضرت ابو ایوب اپنی سواری کی طرف پلٹے، مدینہ کی طرف واپسی کے لیے اس پر سوار ہو گئے۔ مسلمہ بن مخلد کا بھیجا ہوا تحفہ بھی عریش مصر کے مقام پر آپ تک پہنچا۔

اس کو امام حمیدی نے المسند میں روایت کیا ہے۔

۲۲۔ **مسلم بن یسار سے مروی ہے** کہ ایک انصاری شخص مدینہ منورہ سے سوار ہو کر عقبہ بن عامر کے پاس آئے، وہ اس وقت مصر میں مقیم تھے، انہوں نے ان سے ملاقات کی پھر پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کسی نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرماتے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، راوی نے بیان کیا کہ اس انصاری صحابی نے اللہ اکبر کہا، اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر واپس چلے گئے۔

اس کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۔ **ابو عمران الجونی حضرت جندب سے روایت کرتے ہیں،** انہوں نے فرمایا کہ میں علم کی تلاش کے لیے مدینہ منورہ آیا تو (دیکھا کہ) لوگ مسجد نبوی میں حلقوں کی صورت میں احادیث مبارکہ کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان حلقوں کی طرف گیا اور ایک حلقے کے پاس آیا اس میں کمزور اور زرد رنگت والا ایک شخص تھا جو دو کپڑوں میں ملبوس تھا، (اس کی ظاہری حالت سے لگتا تھا کہ) گویا وہ سفر سے لوٹا ہے۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا: اہل اقتدار ہلاک ہو گئے،

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، لا آسٰى عَلَيْهِمْ، قَالَـهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَتَحَدَّثَ بِمَا قُضِيَ لَهُ، ثُمَّ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ سَأَلْتُ عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، سَيِّدُ الْـمُسْلِمِيْنَ، فَتَبِعْتُهُ حَتّٰى أَتٰى مَنْزِلَهُ، فَإِذَا هُوَ رَثُّ الْـهَيْئَةِ، وَرَثُّ الْكِسْوَةِ، يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلامَ، ثُمَّ سَأَلَنِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: أَكْثَرُ شَيءٍ سُؤَالًا، فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ غَضِبْتُ، فَجَثَوْتُ عَلٰى رُكْبَتَيَّ، وَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعْتُ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُوْ إِلَيْكَ: أَنَّا نُنْفِقُ نَفَقَاتِنَا، وَنُنْصِبُ أَبْدَانَنَا، وَنُرْحِلُ مَطَايَانَا ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَإِذَا لَقِيْنَاهُمْ تَجَهَّمُوْنَا، وَقَالُوْا لَنَا، فَبَكٰى أُبَيٌّ وَجَعَلَ يَتَرَضَّانِي، وَقَالَ: وَيْحَكَ لَـمْ أَذْهَبْ هُنَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُعَاهِدُكَ لَئِنْ أَبْقَيْتَنِي إِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، لَأَتَكَلَّمَنْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلا أَخَافُ فِيْهِ لَوْمَةَ لائِمٍ، ثُمَّ أَرَاهُ قَامَ، فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ انْصَرَفْتُ عَنْهُ، وَجَعَلْتُ أَنْتَظِرُ الْجُمُعَةَ، لِأَسْمَعَ كَلامَهُ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَاتِي، فَإِذَا السِّكَكُ غَاصَّةٌ مِنَ النَّاسِ، لا آخُذُ فِي سِكَّةٍ إِلَّا تَلَقَّانِي النَّاسُ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوْا: نَحْسِبُكَ غَرِيْبًا؟ قُلْتُ: أَجَلْ، قَالُوْا: مَاتَ سَيِّدُ الْـمُسْلِمِيْنَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: فَلَقِيْتُ أَبَا مُوْسٰى بِالْعِرَاقِ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْـحَدِيْثِ، فَقَالَ: وَالَـهَفَاهُ أَلَا كَانَ بَقِيَ، حَتّٰى يُبْلِغَنَا مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رب کعبہ کی قسم مجھے ان کا کوئی دکھ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ جو ان کے حق میں فیصلہ کیا گیا انہوں نے بیان کر دیا، پھر وہ کھڑے ہوئے، جب وہ کھڑے ہوئے تو میں نے ان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ سید المسلمین ابی بن کعب ہیں، میں ان کے پیچھے گیا حتی کہ ان کے گھر پہنچ گیا، وہ خستہ حال، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس تھے گویا دونوں ایک دوسرے کے مشابہ تھے، پھر میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، پھر مجھ سے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں۔ انہوں نے کہا: (اہل عراق) بہت زیادہ سوال کرنے والے ہیں۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو مجھے غصہ آ گیا اور میں اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا، میں قبلہ رخ ہو گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا دیے اور میں نے کہا: اے اللہ ہم تجھ سے شکوہ کرتے ہیں، ہم اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اپنے جسموں کو تھکاتے ہیں، حصول علم کی خاطر اپنی سواریوں پر سفر کرتے ہیں، جب اہل علم سے ملتے ہیں تو وہ ہمیں ناپسند کرتے ہیں اور ہمارے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضرت ابی بن کعب رو پڑے اور مجھے راضی کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: افسوس تم پر، میری یہ مراد نہیں تھی، پھر فرمانے لگے: اے اللہ میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر تو نے مجھے جمعہ کے روز تک زندہ رکھا تو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس کو ضرور بیان کروں گا اور اس بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا، پھر وہ کھڑے ہو گئے۔ جب انہوں نے یہ فرمایا تو میں واپس چلا آیا اور ان کی باتیں سننے کے لیے جمعہ کا انتظار کرنے لگا۔ راوی نے بیان کیا: جب جمعہ کا دن آیا تو میں اپنے کسی کام سے باہر نکلا، (تو دیکھا کہ) راستے لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے، میں جو بھی راستہ اختیار کرتا تو وہاں لوگوں کی بھیڑ ہوتی۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا گمان ہے کہ تم یہاں اجنبی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: سید المسلمین حضرت اُبی بن کعب فوت ہو گئے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں عراق میں حضرت ابوموسیٰ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے یہ ساری بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہائے افسوس کاش وہ زندہ رہتے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ ہم تک پہنچا دیتے۔

ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلانِيّ.

٢٤. عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ﵄ يَقُولُ: قُلْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذُ نَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٢٤: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٩ ـ

اسے ابن حجر عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۔ **شعبہ سے مروی ہے**، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بشر بن حرب کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے طالب علم سے کہا کہ وہ اپنے جوتے لوہے کے بنا لے۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

رِحْلَةُ التَّابِعِيْنَ فِي طَلَبِ الْـحَدِيْثِ

وَكَذٰلِكَ كَانَتِ الرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ قَائِمَةً فِي عَهْدِ التَّابِعِيْنَ مِنْ أَجْلِ مَعْرِفَةِ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ وَالْعِلْمِ الشَّرِيْفِ.

٢٥. عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ التَّابِعِيِّ الْجَلِيْلِ (ت:٩٨) سَأَلُهُ عَنْ بَعْضِ الشَّيْءِ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَجَلَسَ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلاتِهٖ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ عُبَيْدُ اللهِ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: أَمْتَعَ اللهُ بِكَ؛ جَاءَكَ هٰذَا الرَّجُلُ، وَهُوَ ابْنُ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ، وَفِي مَوْضِعِهٖ يَسْأَلُكَ عَنْ بَعْضِ الشَّيْءِ، فَلَوْ أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ، فَقَضَيْتَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ أَقْبَلْتَ عَلٰى مَا أَنْتَ فِيهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ لَهُمْ: أَيْهَاتِ، لا بُدَّ لِـمَنْ طَلَبَ هٰذَا الشَّأْنَ مِنْ أَنْ يَتعَنّٰى.

ذَكَرَهُ محمَّدُ بْنُ سَعْدٍ فِي طَبَقَاتِهِ الْكُبْرٰى.

٢٦. **عَنْ أَبِي مُطِيْعٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى**، قَالَ: أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى دَاوُدَ ﵇ أَنِ اتَّخَذَ نَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ، وَعَصًى مِنْ حَدِيْدٍ، وَاطْلُبِ الْعِلْمَ حَتّٰى تَنْكَسِرَ الْعَصَا وَتَنْخَرِقَ النَّعْلانَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢٥: ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٢١٥-٢١٦.

٢٦: أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/٨٦، ـــ

﴿حصولِ حدیث کے لیے تابعین کے اَسفار﴾

حصول حدیث کے لیے سفر کرنے کا عمل دور تابعین میں بھی جاری رہا۔ وہ حدیث نبوی اور علم کے حصول کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔

۲۵۔ **حضرت مالک بن انس** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کے پاس ان سے کچھ پوچھنے کے لیے آئے۔ عبد اللہ بن عبد اللہ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے، ان کے دوست ان کے پاس موجود تھے، حضرت علی بن حسین بیٹھ گئے، نماز سے فارغ ہو کر عبید اللہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے، ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے نفع بخشے، آپ کے پاس یہ صاحب آئے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے فرزند اور ان کے جانشین ہیں اور آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ ان کی ضرورت پوری کر دیتے (تو بہتر ہوتا)، پھر جو کام کر رہے تھے کرتے رہتے۔ عبید اللہ نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ افسوس ہے جو اس شان (حصول علم) کا طالب ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ (انتظار کی) مشقت بھی اٹھائے۔

اس روایت کو امام محمد بن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں ذکر کیا ہے۔

۲۶۔ **ابو مطیع معاویہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں** کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ لوہے کے جوتے پہن لو، لوہے کا عصا پکڑ لو اور علم کے حصول میں نکل کھڑے ہو، حتیٰ کہ عصا ٹوٹ جائے اور جوتے پھٹ جائیں۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم/٩؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٩، الرقم/٣٨٥۔

٢٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿السَّائِحُونَ﴾، قَالَ: هُمْ طَلَبَةُ الْحَدِيْثِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٨. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نَرْضَ حَتّٰى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٩. عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيْرُ اللَّيَالِيَ وَالْأَيَّامَ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيْرُ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ

٢٧: أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٨٧، الرقم/١١-

٢٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٤٩، الرقم/٥٦٤؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٨/١٧٤؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/١١٣؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٢٤-

٢٩: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٢٧٧، ٢٧٨، ـــ

۲۷۔ **عمر بن نافع حضرت ابن عباس** رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿السَّائِحُونَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ان سے مراد حدیث کے طلبہ ہیں۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۸۔ **ابو عالیہ بیان کرتے ہیں** کہ ہم بصرہ میں (اہل بصرہ سے) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات سنا کرتے تھے لیکن اسی پر مطمئن نہ ہوتے، بلکہ سواریوں پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اپنی زبانی ان روایات کو سنتے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۔ **مالک بیان کرتے ہیں** کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سعید بن مسیّب فرمایا کرتے تھے: اگرچہ مجھے ایک حدیث کے حصول کے لیے کئی راتیں اور کئی دن کا سفر کرنا پڑتا تو میں ضرور کرتا۔

اس کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں انہوں نے فرمایا: اگرچہ مجھے ایک حدیث کے

.... الرقم/٤٠١؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٨، الرقم/٣٧٣؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٨١، ٥/١٢٠؛ والخطيب في الكفاية/٤٠٢؛ وفي الرحلة في طلب الحديث/١٢٧؛ وذكره الذهبي في تذكرة الحفاظ، ١/٥٥؛ وفي سير أعلام النبلاء، ٤/٢٢٢۔

الْوَاحِدِ مَسِيرَةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرْحَلُ الْأَيَّامَ وَاللَّيَالِيَ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ.

٣٠. قَالَ مَكْحُوْلٌ التَّابِعِيُّ (ت ١١٨ هـ): كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي، فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرٰى، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرٰى، ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرٰى، ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٣١. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدِيثٌ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَكْتُبُ لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ. فَحَجَجْتُ ذٰلِكَ الْعَامَ، وَلَمْ أَكُنْ أُرِيدُ الْحَجَّ إِلَّا لِلِقَائِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ، فَحَجَجْتُ الْعَامَ، وَلَمْ أَكُنْ أُرِيدُ الْحَجَّ إِلَّا لِأَلْقَاكَ، قَالَ: فَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: إِنَّ اللهَ لَيَكْتُبُ لِعَبْدِهِ

٣٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ٣/٨٠، الرقم/ ٢٧٥٠؛ والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣١٣، الرقم/١٢٥٧٩۔

٣١: أخرجه أحمد في المسند، ٢/٥٢١، الرقم/١٠٧٧٠، والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٣٣۔

حصول کے لیے کئی راتیں اور کئی دن کا سفر کرنا پڑتا (تو میں ضرور کرتا)۔

ایک اور روایت میں انہوں نے فرمایا: اگر مجھے ایک حدیث کے حصول کے لیے کئی راتیں اور کئی دن کا سفر کرنا پڑے تو میں ضرور کرتا۔

۳۰۔ **مکحول تابعی فرماتے ہیں**: میں مصر میں بنی ہذیل کی ایک عورت کا غلام تھا، اس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہ نکلا مگر جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے۔ پھر میں حجاز میں آیا، اور اس وقت تک وہاں سے باہر نہ گیا جب تک میری دانست میں وہاں کے سارے علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ پھر میں عراق میں آیا تو وہاں سے نہ نکلا مگر میری دانست میں جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے۔ پھر میں شام میں آیا اور اسے (حصول علم کی خاطر) کھنگال ڈالا۔

اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۳۱۔ **حضرت ابو عثمان نہدی نے بیان کیا** کہ ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ پہنچی جس میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک مومن بندے کے لیے ایک نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ میں نے اس سال حج کیا اور میرے حج کرنے کا مقصد صرف ان (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے اس حدیث کے بارے میں ملاقات کرنا تھا، پس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: اے ابو ہریرہ مجھے آپ سے ایک حدیث مبارکہ پہنچی ہے، میں نے اس سال حج کیا ہے اور حج سے میرا مقصد صرف آپ سے ملاقات کرنا تھا۔ انہوں نے پوچھا: (ملاقات کی) وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: (یہ روایت کہ) بے شک اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی ایک نیکی کے بدلے میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسے تو نہیں کہا، جس نے بھی تجھے یہ حدیث بیان کی ہے اس کو یاد نہیں رہا ہو گا، ابو عثمان نے کہا: مجھے گمان تھا کہ حدیث میں سے کچھ عبارت

الْـمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَيْسَ هَكَذَا قُلْتُ، وَلَـمْ يَحْفَظِ الَّذِي حَدَّثَكَ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَظَنَنْتُ أَنَّ الْحَدِيثَ قَدْ سَقَطَ قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّ اللهَ لَيُعْطِي عَبْدَهُ الْـمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ، ثُمَّ قَالَ: أَوَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى ذَلِكَ قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: مَّن ذَا لَّذِي يُقْرِضُ لِلهِ قَرْضًا حَسَنا فَيُضَٰعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً (البقرة، ٢/٢٤٥)، وَالْكَثِيرةُ عِنْدَ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ أَلْفَيْ أَلْفٍ، وَأَلْفَيْ ألف.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي الرِّحْلَةِ، وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ مُخْتَصَرًا وَفِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَيُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ أَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ.

رہ گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی ایک نیکی کے بدلے بیس لاکھ نیکیاں دے گا، پھر فرمایا کہ کیا اللہ کی کتاب میں نہیں ہے؟ میں نے پوچھا: کیسے؟ انہوں نے فرمایا: **مَّنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ أَضْعَافًا كَثِيرَةً** کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اللہ کے ہاں کثیر بیس بیس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے الرحلۃ فی طلب الحدیث میں روایت کیا ہے۔ جب کہ امام احمد بن حنبل نے 'المسند' میں مختصراً روایت کیا ہے اور اس میں ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نیکیوں کو دو ہزار گنا تک بڑھا دے گا۔

رِحْلَةُ الْأَئِمَّةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ

اَلْأَئِمَّةُ السَّلَفُ رَحَلُوا الْمُسَافَاتِ الْبَعِيْدَةَ عَلٰى بُعْدِ الشِّقَّةِ وَعِظَمِ الْمَشَقَّةِ، طَلَبًا لِلْحَدِيْثِ وَبَحْثًا عَنْ أَسَانِيْدِهٖ، وَذٰلِكَ امْتِثَالًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ (التوبة، ٩/١٢٢).

٣٢. عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَقَدْ أَقَمْتُ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثاً مَا لِي حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلاً كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرْوِي حَدِيثاً، فَأَقَمْتُ حَتّٰى قَدِمَ، فَسَأَلْتُهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣٣. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ، فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ، لَدَخَلْتُ، وَلٰكِنْ إِجْلَالًا لَهُ.

٣٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٤٩، الرقم/٥٦؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٨/٢٩٥؛ والرامهرمزي في المحدث الفاصل، ١/٢٢٣ـ

٣٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥٠، الرقم/٥٦٩ـ

﴿ ائمہ کرام اور سلف صالحین کا حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے لیے سفر اختیار کرنا ﴾

ائمہ سلف نے حصول حدیث کے لیے اور اسانید کی تلاش میں دور دراز علاقوں کے بڑے پر مشقت اور تکلیف دہ سفر کیے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیا: 'ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تا کہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں'۔

۳۲۔ **ابو قلابہ نے بیان کیا ہے** کہ میں مدینہ منورہ میں تین دن تک قیام پذیر رہا، میری کوئی ایسی حاجت نہیں تھی کہ جسے میں نے پورا نہ کر لیا ہو سوائے ایک آدمی کی (ملاقات) کے جس کے بارے میں لوگ توقع کرتے تھے کہ وہ حدیث مبارک روایت کرتے ہیں۔ میں مدینہ میں ہی قیام پذیر رہا، حتی کہ وہ صاحب آئے اور میں نے (حدیث مبارک سننے کے لیے) ان سے درخواست کی۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۔ **امام زہری بیان کرتے ہیں** کہ میں حضرت عروہ کے دروازے پر حاضر ہوتا تو دروازے پر بیٹھ جاتا اگر داخل ہونا چاہتا تو داخل ہو جاتا لیکن ان کے احترام کے باعث ایسا نہ کرتا۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣٤. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، كَانَ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ، مِنْ مَسْرُوْقٍ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْـمُصَنَّفِ.

٣٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ... أَنَّ الشَّعْبِيَّ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فِي ثَلاثَةِ أَحَادِيْثَ ذُكِرَتْ لَهُ، فَقَالَ: لَعَلِّي أَلْقٰى رَجُلًا لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

٣٦. عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ ثُمَّ قَالَ لِـمَنْ حَدَّثَهُ: أَعْطَيْتُكَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ إِلَى الْـمَدِيْنَةِ فِيْمَا دُوْنَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٢٨؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٦٥؛ والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/٤٥٤؛ والسيوطي في طبقات الحفاظ، ١/٢١، الرقم/٢٦ـ

٣٥: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل، ١/٢٢٤؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/١٩٦، الرقم/٩١ـ

٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٤٩، الرقم/٤٢٧؛ وأيضاً، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٠؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٩، الرقم/٣٧٤ـ

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳۴۔ **امام شعبی کہتے ہیں** کہ آفاق عالم میں مسروق سے بڑھ کر علم حدیث کا طالب کوئی اور میرے علم میں نہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں اس کی تخریج کی ہے۔

۳۵۔ **محمد بن جابر سے مروی ہے** کہ امام شعبی نے ان تین احادیث کے حصول کے لیے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا جو ان کے سامنے بیان کی گئیں تھیں، انہوں نے (اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ شاید میری ایسے شخص سے ملاقات ہو جائے جسے حضور نبی اکرم ﷺ یا آپ کے کسی صحابی سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا ہو۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۳۶۔ **امام شعبی سے مروی ہے** کہ انہوں نے ایک حدیث بیان کی پھر جسے آپ نے حدیث بیان کی اسے فرمایا: میں نے تجھے کسی چیز (معاوضہ/ مشقت) کے بغیر یہ حدیث تحفہ دی ہے، اگرچہ دوسری احادیث کے لیے مدینہ منورہ کا سفر مسافر کو سواری پر کرنا پڑتا ہے۔

اس کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا سَافَرَ مِنْ أَقْصَى الشَّامِ إِلٰى أَقْصَى الْيَمَنِ فَحَفِظَ كَلِمَةً تَنْفَعُهُ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِهٖ، رَأَيْتُ أَنَّ سَفَرَهُ لَمْ يَضِعْ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ.

٣٨. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، يَقُوْلُ لِحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: يَا أَبَا إِسْمَاعِيْلَ، هَلْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالٰى أَصْحَابَ الْحَدِيْثِ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ﴾(التوبة، ٩/١٢٢)؟ فَهٰذَا فِي كُلِّ مَنْ رَحَلَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ، وَرَجَعَ بِهٖ إِلٰى مَنْ وَرَاءَهُ فَعَلَّمَهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، يَقُوْلُ: قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِرِحْلَةِ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٣٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣١٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/٤٥٣، الرقم/٤٣١؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/٩٦، الرقم/٢٧، وذكره العيني في عمدة القاري، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٧٥-٧٦.

٣٨: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٢٦؛ والخطيب البغدادي ـــ

٣٧۔ امام شعبی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے شام کے دور دراز علاقے سے یمن کے دور دراز علاقے کا سفر کیا اور ایک ایسا کلمہ یاد کر لیا جو اس کی باقی عمر کے لیے نفع بخش ثابت ہوا، تو میرا خیال ہے کہ اس کا سفر بے کار نہیں ہوا۔

اسے امام ابو نعیم، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٣٨۔ حضرت یزید بن ہارون حماد بن زید سے کہتے ہیں: اے ابو اسماعیل کیا اللہ تعالیٰ نے اصحاب حدیث کا ذکر قرآن مجید میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا: **﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ﴾** تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں یہ فرمان ہر اس شخص کے لیے ہے جس نے علم کی تلاش اور فقہ کے لیے سفر کیا اور اسے لے کر ان کی طرف لوٹا جو اس کے پیچھے رہ گئے ہیں اور ان کی اس کی تعلیم دی۔

اسے امام حاکم نے اور خطیب بغدادی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٩۔ حضرت عبد الرحمن بن محمد بن حاتم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ محدثین کے (طلب حدیث میں) سفر کے باعث اس امت سے آزمائش کو ٹال دیتا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

.... في الرحلة في طلب الحديث/٨٧، الرقم/١٠؛ وأيضاً في شرف أصحاب الحديث/٥٩؛ وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/٤٦٠۔

٣٩: أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٥٩؛ وأيضا في الرحلة في طلب الحديث/٨٩، الرقم/١٥؛ والسخاوي في فتح المغيث، ٢/٣٥٦۔

وَرُوِيَ عَنِ الْعَلاَءِ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْـمُبَارَكِ فِي الْـمَنَامِ. فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ بِكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: غَفَرَ لِي بِرِحْلَتِي فِي الْـحَدِيْثِ[١].

٤٠. عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ لَـمْ يُسَمِّهِ، أَنَّ مَسْرُوْقًا رَحَلَ فِي حَرْفٍ، وَأَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ رَحَلَ فِي حَرْفٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الْـمَدِيْنَةِ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَالشَّرَفَ[٢].

رَوَاهُ أَيْضاً ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

---

[١] أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/١٠٩؛ وأيضا في الرحلة في طلب الحديث/٩٠، الرقم/١٦؛ وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء ، ٨/٤١٩؛ والسخاوي في فتح المغيث، ٢/٣٥٦.

٤٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٢٩؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٨، الرقم/٣٧٢؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٩٨، الرقم/١٩٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٧/٤٠٦.

[٢] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٢؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٩، الرقم/٣٧٤.

حضرت علاء سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا: آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے علم حدیث کی طلب میں میرے سفر کی بدولت مجھے معاف فرما دیا ہے۔

۴۰۔ **امام سفیان ایک ایسے شخص جس کا انہوں نے نام نہیں لیا، سے روایت کرتے ہیں کہ** مسروق نے ایک حرف کی خاطر سفر کیا اور ابو سعید نے بھی ایک حرف کی خاطر سفر کیا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے علم اور شرف کی تلاش میں مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا تھا۔

اسے بھی امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٤١. وَأَخْبَارُ الْعُلَمَاءِ وَرَحَلاتُهُمْ كَثِيْرَةٌ، وَمِنْهَا: مَا ذَكَرَ الرَّامَهُرْمُزِيُّ فِي الْـمُحَدِّثِ الْفَاصِلِ، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي جَامِعِ بَيَانِ الْعِلْمِ: رَحَلَ ابْنُ شِهَابٍ إِلَى الشَّامِ إِلٰى عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ وَابْنِ مُحَيْرِيْزٍ وَابْنِ حَيْوَةَ؛ رَحَلَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ إِلَى الْـمَدِيْنَةِ لِلِقَاءِ مَنْ بِهَا مِنْ أَوْلادِ الصَّحَابَةِ؛ رَحَلَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ يَعْنِي إِلَى الْكُوْفَةِ، فَلَقِيَ بِهَا عُبَيْدَةَ وَعَلْقَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى؛ رَحَلَ الْأَوْزَاعِيُّ إِلٰى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ بِالْيَمَامَةِ وَدَخَل الْبَصْرَةَ؛ رَحَلَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ دَخَلَ الْبَصْرَةَ؛ رَحَلَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ بِالشَّامِ؛ رَحَلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ إِلٰى مَالِكٍ بِالْـمَدِيْنَةِ، ثُمّ دَخَلَ الْعِرَاقَ؛ رَحَلَ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ إِلٰى عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ وَخَصِيْفٍ؛ رَحَلَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ إِلَى الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالشَّامِ؛ رَحَلَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ مِنْ حِمْصَ إِلَى الْعِرَاقِ؛ رَحَلَ مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيَّانِ مِنَ الْجَزِيْرَةِ إِلَى الْعِرَاقِ.

وَأَمَّا رِحْلَةُ الْعُلَمَاءِ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ فِي الْإِقْلِيْمِ الْوَاحِدِ، فَكَثِيْرَةٌ كَثِيْرَةٌ تَفُوْقُ الْحَصْرَ.

٤١: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ١/٢٣٢؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٩٠-١٨٥.

۴۱۔ علماء کرام کے حصول حدیث کے واقعات بہت سے ہیں اور اس کے لیے ان کے سفر بھی بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے کچھ کو امام رامہرمزی نے المحدث الفاصل میں اور امام ابن عبد البر نے جامع بیان العلم میں بیان کیا ہے۔ امام ابن شہاب نے عطاء بن یزید، ابن محیریز اور ابن حیوہ (سے ملاقات) کے لیے شام کا سفر کیا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد سے ملاقات کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کیا۔ محمد بن سیرین نے کوفہ کا سفر کیا اور عبیدہ، علقمہ اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی۔ امام اوزاعی نے یمامہ میں مقیم یحییٰ بن ابی کثیر (سے اخذ حدیث) کے لیے سفر کیا اور بصرہ میں بھی گئے۔ امام سفیان ثوری نے یمن کا سفر کیا اور بعدازاں بصرہ میں بھی گئے۔ عیسیٰ بن یونس نے شام میں مقیم امام اوزاعی کی طرف سفر کیا۔ امام محمد بن ادریس شافعی نے امام مالک (سے ملاقات اور ان سے اخذ حدیث) کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کیا اور پھر عراق میں داخل ہوئے۔ سعید بن بشیر نے عبد الکریم جزری اور حضرت خصیف کی طرف سفر کیا۔ شعیب بن ابی حمزہ نے امام زہری کی طرف سفر کیا اور وہ اس وقت شام میں مقیم تھے۔ اسماعیل بن عیاش نے حمص سے عراق تک کا سفر کیا۔ موسیٰ بن اعین حرانی اور محمد بن سلمہ حرانی نے ایک جزیزہ سے عراق تک کا سفر کیا۔

ایک ہی ملک میں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف علماء کرام کے سفر تو بہت زیادہ اور شمار سے باہر ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِي

أَهَمِّيَّةُ مُذَاكَرَةِ الْحَدِيثِ

باب دوم

﴿مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ ﷺ فِي مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ لِحِفْظِ السُّنَّةِ وَتَثَبُّتِهَا

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: إِنِّي لَأُجَزِّءُ اللَّيْلَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: فَثُلُثٌ أَنَامُ، وَثُلُثٌ أَقُومُ، وَثُلُثٌ أَتَذَكَّرُ أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا، فَتَذَاكَرُوهُ بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ، لاَ يَنْفَلِتُ مِنْكُمْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ، وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ. وَلاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: حَدَّثْتُ أَمْسِ. فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ، بَلْ حَدِّثْ أَمْسِ، وَلْتُحَدِّثِ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا.

١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب العمل بالعلم وحسن النية فيه، ١/٩٤، الرقم/٢٦٤، وذكره السيوطي في مفتاح الجنة/٦١ـ

٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٧، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٧، الرقم/٤٦٧، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٧، الرقم/٧٢٨ـ

٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٥، الرقم/٦٠٠ـ

﴿حفاظتِ سنت میں مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت پر صحابہ کرام ﷡ کے اَقوال﴾

۱۔ **حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں:** میں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک تہائی حصہ سوتا ہوں، ایک تہائی میں قیام اللیل کرتا ہوں اور ایک تہائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ یاد کرتا رہتا ہوں۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۔ **حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ فرماتے ہیں:** جب تم ہم سے حدیث سن لو تو اُسے ایک دوسرے کو بھی سنایا کرو۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ **حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ فرماتے ہیں:** احادیث کا مذاکرہ کیا کرو۔ تم سے کوئی بھی حدیث چھوٹنے نہ پائے اس لیے کہ احادیث قرآن کی طرح جمع شدہ اور محفوظ نہیں ہیں۔ اگر تم ان احادیث کا مذاکرہ نہیں کرو گے تو یہ تم سے چھوٹ جائیں گی۔ تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے کل احادیث بیان کی تھیں، آج نہیں کروں گا۔ بلکہ (گزشتہ) کل بھی بیان کرو، آج بھی بیان کرو اور (آنے والے) کل بھی بیان کرو (یعنی ہر روز احادیث کا مذاکرہ کیا کرو)۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٤. **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: تَذَاكَرُوا، فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ (أَي ذَكَّرَ بِهِ).**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ جعْدٍ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٥. **عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ، وَتَزَاوَرُوا، فَإِنَّكُمْ إِنْ لَا تَفْعَلُوا يُدْرَسْ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَسَوِيُّ.

٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٥، الرقم/٥٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٣، وابن جعد في المسند/٢١٨، الرقم/١٤٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في معرفة علوم الحديث/١٤٠، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٢٨٩، الرقم/٤٢٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١١١، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٦٧، الرقم/١٨١٩، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٦.

٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٤، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٧٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٠١، ١٠٨، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٩٤، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٥.

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۴۔ **حضرت ابو سعید خدری** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے**، وہ فرماتے ہیں: احادیث مبارکہ مسلسل یاد کیا کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد کرنے پر ابھارتی ہے یعنی اسے یاد کراتی ہے۔

اسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابن جعد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **حضرت ابن بریدہ** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے احادیث کا مذاکرہ کیا کرو اور احادیث سیکھنے کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو یہ (خزانہ) مٹ جائے گا۔

اِسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور فسوی نے روایت کیا ہے۔

٦. **عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ** ﵁، **أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: تَحَدَّثُوا، فَإِنَّ الْحَدِيْثَ يُذَكِّرُ الْحَدِيْثَ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ فِي الْمُحَدِّثِ الْفَاصِلِ بِلَفْظٍ مُقَارِبٍ.

٧. **عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** ﵁، **قَالَ: تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

٨. **عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ** ﵄، **قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيثًا، فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/٦٥١، الرقم/٦٣٩١؛ والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٠، الرقم/٢٤٧٧؛ والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٥، الرقم/٧٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦١۔

٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦١٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٣، الرقم/٣٢٥، وأيضًا في معرفة علوم الحديث/١٤١، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٦، والسخاوي في فتح المغيث، ٢/٣٨١۔

٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٩؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٤، الرقم/٤٥٨۔

۶۔ **ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔** وہ فرمایا کرتے تھے: احادیث کو مسلسل بیان کرتے رہا کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد کراتی ہے۔

اسے امام حاکم اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی کہتے ہیں کہ اس کے راوی 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

۷۔ **ابو الاحوص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔** انہوں نے فرمایا ہے: احادیث ایک دوسرے کو سناؤ کہ ان کا زندہ رہنا اِسی مذاکرے سے ہے۔

اسے امام دارمی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۸۔ **حضرت نافع نے حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔** انہوں نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص حدیث بیان کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے تین مرتبہ دہرائے۔

اسے امام دارمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٩. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِك ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَكُونُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِيْثَ، فَإِذَا قُمْنَا تَذَاكَرْنَاهُ فِيمَا بَيْنَنَا حَتَّى نَحْفَظَهُ.**

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٩: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع،٢/٢٣٦، الرقم/٤٦٤، وذكره السخاوي في فتح المغيث، ٢/٣٨١.

۹۔ **حضرت انس بن مالک ﷛ روایت کرتے ہیں:** ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر رہتے تھے۔ ہم آپ ﷺ سے احادیث مبارکہ سنا کرتے تھے، جب ہم اُٹھتے تو اُنہیں ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم وہ تمام احادیث زبانی یاد کر لیتے تھے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ التَّابِعِيْنَ وَأَتْبَاعِهِمْ فِي مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ لِحِفْظِ السُّنَّةِ وَتَثَبُّتِهَا

١٠. **عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، تَذَاكَرْنَا. فَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِحَدِيْثِهِ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْفَسَوِيُّ وَأَبُو خَيْثَمَةَ.

١١. **عَنْ يُونُسَ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ ﷺ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٢. **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: تَذَاكَرُوا، فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٠: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٧، الرقم/٦١٥؛ وابن عبد البر في التمهيد، ١٢/١٤٤؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٤٨١؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٧، الرقم/٤٦٩؛ والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢/١٤.

١١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، ـــ

﴿حفاظتِ سنت میں مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت پر تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم کے اَقوال﴾

۱۰۔ حضرت عطاء بیان کرتے ہیں: ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں سے واپس لوٹتے تو (جو کچھ ہم نے سیکھا ہوتا تھا اس کا) مذاکرہ کرتے۔ ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث کو ہم سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے تھے۔

اسے امام دارمی، ابن سعد، فسوی اور ابوخیثمہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۔ حضرت یونس سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں سے واپس نکلتے تو (ان سے سنی احادیث کو) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ یاد کیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا ہے: احادیث کو زیادہ سے زیادہ بیان کیا کرو کیوں کہ احادیث مبارکہ کی حیات اُنہیں ایک دوسرے کو بیان کرنے میں ہے۔

اسے امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الرقم/۶۰۸۔

۱۲: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ۱/۱۵۶، الرقم/۶۰۲؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۸۶، الرقم/۲۶۱۳۸؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۱/۲۳۸، الرقم/۴۷۰۔

١٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: يَرْحَمُكَ اللهُ، كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي كَانَ قَدْ مَاتَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٤. عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرْكُ الْمُذَاكَرَةِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

١٥. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الأَعْرَابَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٧، الرقم/٦١٠؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٣، الرقم/١٨٣٢؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٦/٩٢.

١٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦٢١؛ وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٦٤؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٥/٣٦٣؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٣٣٧.

١٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٤.

۱۳۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ہی مروی ہے،** اُنہوں نے فرمایا: احادیث مبارکہ کی حیات اُنہیں ایک دوسرے کو بیان کرنے میں ہے۔ (یہ سن کر) عبد اللہ بن شداد نے انہیں کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! کتنی ہی احادیث ایسی ہیں جنہیں میں بھول چکا تھا، آپ نے اُنہیں میرے سینے میں زندہ کر دیا ہے۔

اسے امام دارمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۔ **حضرت زہری سے مروی ہے:** علم کی آفات (میں سے ایک) نسیان ہے اور (دوسرا) مذاکرے کو ترک کر دینا ہے۔

اسے امام دارمی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۔ **حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت ہے،** حضرت زیاد بن سعد نے فرمایا: ابن شہاب زہری دیہاتی لوگوں کے سامنے بھی احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيْثًا وَهُوَ جَالِسٌ، فَتَوَضَّأَ، فَمَا زَالَ ذٰلِكَ مَجْلِسَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ.

قَالَ مَرْوَانُ: جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٧. عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: كَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكُتَّابِ، يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذَاكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ جَعْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

وَرَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ بِمَعْنَاهُ.

١٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدِّثْ حَدِيْثَكَ مَنْ يَّشْتَهِيْهِ وَمَنْ لا يَشْتَهِيْهِ، فَإِنَّهُ يَصِيْرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَؤُهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

١٦: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٧، الرقم/٦١٦؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٥/٣٣٠، والذهبي في سيرأعلام النبلاء، ٥/٣٣٣۔

١٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٥، وابن جعد في المسند/١٣٥، الرقم/٨٦٠، وابن أبي الدنيا في العيال، ٢/٨٠١، الرقم/٦٠٠، وأبو خيثمة في كتاب العلم/٢٠، الرقم/٧٣، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٠٣، الرقم/٣٥٩، وابن سعد في ـــــ

۱۶۔ **حضرت مروان بن محمد بیان کرتے ہیں:** میں نے لیث بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا: ایک رات ابن شہاب زہری نمازِ عشاء کے بعد مسند پر بیٹھ کر احادیث بیان کرنے لگے، پھر اُنہوں نے وضو تازہ کیا (اور دوبارہ احادیث بیان کرتے رہے)، حتی کے صبح تک وہ جگہ ان کی مجلس بنی رہی۔

مروان کہتے ہیں کہ وہ (ساری رات) احادیث کا مذاکرہ کرتے رہے تھے۔

اسے امام دارمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۷۔ **حضرت اعمش سے مروی ہے:** اسماعیل بن رجاء لکھاریوں کے بچوں کو جمع کر کے (اُن کے سامنے) احادیث بیان کرتے اور اس طرح (خود بھی) یاد کرلیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی، ابن جعد اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

ابن سعد نے بھی اسی مفہوم کی روایت بیان کی ہے۔

۱۸۔ **حضرت ابراہیم فرماتے ہیں:** اپنا ذخیرۂ احادیث سب کے سامنے بیان کرو خواہ کوئی سننا چاہے یا نہیں۔ کیونکہ یہ حدیث تیرے نزدیک ایسے ہو جائے گی جیسے کوئی امام جس سے تم پڑھتے ہو۔

اسے امام دارمی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

.... الطبقات الكبرى، ٦/٣١٨۔

۱۸: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٦، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١٠٩۔

١٩. عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: اَلْقُلُوبُ تُرُبٌ، وَالْعِلْمُ غَرْسُهَا، وَالْمُذَاكَرَةُ مَاؤُهَا، فَإِذَا انْقَطَعَ عَنِ التُّرْبِ مَاؤُهَا جَفَّ غَرْسُهَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: سِتَّةٌ كَادَتْ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ عِنْدَ الْمُذَاكَرَةِ؛ يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَوَكِيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ عَلِيٌّ: مِنْ شِدَّةِ شَهْوَتِهِمْ لَهُ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢١. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: تَذَاكَرَ وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةً فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَذَانَ الصُّبْحِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٩: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٨، الرقم/١٨٤٧.

٢٠: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ٢/٢٧٤، الرقم/١٨٣٦.

٢١: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٤، الرقم/١٨٣٧.

١٩۔ ہشام بن سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد نے کہا ہے: دل مٹی (کیاری) کی مانند ہے، علم اُس میں لگایا گیا ایک پودا ہے اور مذاکرہ اُس کا پانی ہے۔ اگر مٹی سے پانی کو دور کر دیا جائے تو پودا خشک ہو جائے گا۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٠۔ حضرت علی بن المدینی بیان کرتے ہیں: چھ لوگ ایسے ہیں کہ یوں لگتا تھا وہ کثرتِ مذاکرہ سے اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھیں گے اُن میں یحییٰ، عبد الرحمٰن، وکیع، امام ابن عیینہ، ابو داؤد اور عبد الرزاق شامل ہیں۔ حضرت علی بن المدینی فرماتے ہیں: اُنہیں اس عملِ مذاکرہ سے شدید لگاؤ ہونے کے سبب ایسا محسوس ہوتا تھا۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢١۔ حضرت علی روایت کرتے ہیں: ایک رات مسجد حرام میں حضرت وکیع اور حضرت عبد الرحمٰن نے احادیث کا مذاکرہ کیا، وہ پوری رات مذاکرہ میں مشغول رہے حتی کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ أَبِي مُسْهِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، يُعَاتِبُ أَصْحَابَ الْأَوْزَاعِيِّ يَقُولُ: مَا لَكُمْ لَا تَجْتَمِعُونَ مَا لَكُمْ لَا تَذَاكَرُوْنَ؟

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٢: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٨، الرقم/٧٣٢؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٣، الرقم/١٨٣٣؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢١/٢٠٥.

۲۲۔ حضرت ابو مسہر روایت کرتے ہیں: میں نے سعید بن عبد العزیز کو اَصحابِ اوزاعی کو ڈانٹ پلاتے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ تم (حدیث سیکھنے کے لیے) نہ اکٹھے ہوتے ہو اور نہ احادیث کا مذاکرہ کرتے ہو!

اسے رامہرمزی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

اَلْمَنْعُ عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ فِي أَوَائِلِ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

باب سوُم

﴿اوائل عہد نبوی ﷺ میں منعِ کتابتِ حدیث کا حکم﴾

نَهْيُ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْكِتَابَةِ عَمَّا سِوَى الْقُرْآنِ فِي أَوَائِلِ عَهْدِهِ

صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيْثُ تَنْهٰى عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَتُرَغِّبُ عَنْهَا، كَمَا صَحَّتْ أَحَادِيْثُ تُبِيْحُ كِتَابَتَهُ وَتُرَغِّبُ فِيْهَا.

وَأَجَلُّ حَدِيْثٍ وَأَصَحُّهُ وَرَدَ فِي النَّهْيِ عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ هُوَ حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَصَحَّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَيْضًا حَدِيْثُ مَنْعِ النَّبِيِّ إِيَّاهُ الْكِتَابَةَ وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيِّ.

وَقَدْ صَحَّتْ أَيْضًا أَحَادِيْثُ إِبَاحَةِ الْكِتَابَةِ، بَعْضُهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَبَعْضُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَمِنْهَا مَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَكَانَ التَّعَارُضُ الظَّاهِرُ بَيْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ دَاعِيًا الْعُلَمَاءَ لِمُحَاوَلَةِ التَّوْفِيْقِ بَيْنَهَا لِلْجَمْعِ وَإِزَالَةِ التَّعَارُضِ وَالْإِخْتِلَافِ، وَكَانَتْ لِلْعُلَمَاءِ فِي ذٰلِكَ نَظَرَاتٌ وَمَسَالِكُ نَرَاهَا -إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى- بَعْدَ سَوْقِ أَحَادِيْثِ النَّهْيِ وَأَحَادِيْثِ الْإِبَاحَةِ.

﴿حضور ﷺ کا اَوائلِ عہدِ نبوت میں قرآن کے سوا کوئی بھی چیز لکھنے سے منع فرمانے کا بیان﴾

حضور نبی اکرم ﷺ سے کئی ایسی صحیح روایات ثابت ہیں جو کتابتِ حدیث سے منع کرتی ہیں اور اِس سے بے رغبتی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ سے ہی بعض دیگر ایسی صحیح روایات بھی ثابت ہیں جو کتابتِ حدیث کو جائز قرار دیتی اور اِس کی رغبت دلاتی ہیں۔

کتابتِ حدیث کی ممانعت میں وارد ہونے والی سب سے اجل اور صحیح ترین حدیث حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ہی سے حضور نبی اکرم ﷺ کا ان کو (براہِ راست) کتابتِ (حدیث) سے منع کرنے والی روایت بھی ثابت ہے، اور وہ حدیث امام ترمذی نے روایت کی ہے۔

بلا شبہ کتابتِ حدیث کے مباح ہونے (یعنی اس کے جائز ہونے) میں بھی صحیح احادیث موجود ہیں، جن میں سے بعض کو امام بخاری نے اور بعض کو امام مسلم نے (الگ الگ) روایت کیا ہے، اور ان میں سے بعض احادیث متفق علیہ بھی ہیں۔

ان احادیث کے مابین (نظر آنے والا) ظاہری تعارض ہی علماء کرام کے ان احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے اور ان کے مابین پائے جانے والے تعارض اور اختلاف کو ختم کرنے کی کاوش کا سبب بنا ہے۔ علماء کرام کے اس معاملہ میں اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر اور مسالک ہیں، جنہیں ہم اِن شاء اللہ کتابتِ حدیث کی ممانعت اور پھر اس کی اباحت و جواز میں وارد ہونے والی احادیث کو پیش کرنے کے بعد ذکر کریں گے۔

أَحَادِيْثُ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدرِيِّ ﵁، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، وَحَدِّثُوْا عَنِّي وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ –قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ:– مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: وَمِنْهُمْ مَنْ أَعَلَّ حَدِيْثَ أَبِي سَعِيْدٍ وَقَالَ: الصَّوَابُ وَقْفُهُ عَلٰى أَبِي سَعِيْدٍ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ[١].

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَصَحُّ مَا وَرَدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ.

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم، ٤/٢٢٩٨، الرقم/٣٠٠٤؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم/١١٥٥٣؛ والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠، الرقم/٨٠٠٨؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٣١؛ والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٠٨؛ والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧/٣٥٩؛ والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/٥٨۔

[١] ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١/٢٠٨۔

﴿منعِ کتابت میں وارد ہونے والی احادیث کا بیان﴾

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری بیان کردہ احادیث کو نہ لکھا کرو۔ جس نے قرآن مجید کے علاوہ میری بیان کردہ کوئی چیز لکھی ہو تو وہ اسے مٹا دے۔ مجھ سے (سنی ہوئی) احادیث کو (آگے) بیان کیا کرو کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (آگاہ ہو جاؤ! میری طرف جھوٹ ہرگز منسوب نہ کرنا کیونکہ) جس نے مجھ پر بہتان باندھا، - (راوی) ہمام کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: - جس نے مجھ پر عمداً (یعنی جانتے بوجھتے) جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری' میں کہا ہے: کچھ لوگوں نے حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہ کو معلل قرار دیتے ہوئے کہا ہے: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ پر موقوف ہوتی ہے۔ یہی بات امام بخاری اور دیگر ائمہ حدیث نے کہی ہے۔

یہ حدیث مبارک حضور نبی اکرم ﷺ سے کتابتِ حدیث کی ممانعت میں وارد ہونے والی صحیح ترین روایت ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدرِيّ ﷺ، قَالَ: اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ لِي أَنْ أَكْتُبَ الْحَدِيثَ؛ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

وَأَخْرَجَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي "تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ" ثَلاثَةَ أَحَادِيْثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي إِسْنَادِ كُلٍّ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَرْفَعُهُ، وَهَذَا هُوَ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ مِنْهَا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَكْتُبُ الْأَحَادِيْثَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِي تَكْتُبُوْنَ؟ قُلْنَا: أَحَادِيْثُ سَمِعْنَاهَا مِنْكَ. قَالَ: أَكِتَابًا غَيْرَ كِتَابِ اللهِ تُرِيْدُوْنَ؟ مَا أَضَلَّ الْأُمَمَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَّا مَا اكْتَتَبُوا مِنَ الْكِتٰبِ مَعَ كِتَابِ اللهِ.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في كراهية كتابة العلم، ٥/٣٨، الرقم/٢٦٦٥ـ

٣: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٣٣ـ

۲۔ حضرت ابو سعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حدیث لکھنے کی اجازت طلب کی، مگر آپ ﷺ نے ہمیں (اس کی) اجازت مرحمت نہ فرمائی۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ حضرت ابو سعید الخدری ﷛ ہی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث مبارکہ لکھنے کی اجازت طلب کی مگر آپ ﷺ نے مجھے اس کی اجازت عنایت نہ فرمائی۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی کتاب 'تقیید العلم' میں سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے تین احادیث روایت فرمائی ہیں، ان سب کی اسناد یوں ہیں: سیدنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے، وہ حضرت عطاء بن یسار سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں (یعنی تینوں مرویات اسی ایک سند سے ہیں)۔ ان میں سے پہلی حدیث یوں ہے:

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں: ہم احادیث لکھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے ہم سے استفسار فرمایا: تم یہ کیا لکھ رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ وہ احادیث ہیں جنہیں ہم نے آپ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کی کتاب کے علاوہ ایک اور کتاب لکھنا چاہتے ہو؟ تم سے پہلی امتوں کو بھی انہی تحریروں نے گمراہ کیا جو انہوں نے کتاب اللہ کے ساتھ لکھ رکھی تھیں۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ: فَقُلْتُ: أَنَتَحَدَّثُ عَنكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُحَدِّثُوا عَنِّي وَلا حَرَجَ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ[١].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ فِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: ضَعِيْفٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ عَنْهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ لَيْسَ حَدِيْثُهُ بِشَيءٍ، ضَعِيْفٌ[٢].

وَقَالَ أَيْضًا: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فَقَالَ: لَيْسَ بِقَوِيِّ الْحَدِيْثِ، كَانَ فِي نَفْسِهِ صَالِحًا، وَفِي الْحَدِيْثِ وَاعِيًا. ضَعَّفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ جِدًّا، وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ: ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ[٣].

---

[١] أخرجه أحمد في المسند، ٣/١٢، الرقم/١١١٠٧؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٣٣.

[٢] ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ٥/٢٣٣.

[٣] ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ٥/٢٣٣؛ وابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٦/١٧٨.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی احادیث کو آگے بیان کر لیا کریں؟ آپ ﷺ نے جواب فرمایا: ہاں! میری احادیث کو آگے بیان کر لیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں (لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ) جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے اور خطیب بغدادی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رازی نے کہا ہے: راویِ حدیث عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا قول ہے: وہ ضعیف راوی ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے ان کے بارے میں فرمایا ہے: عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث کوئی (قابلِ حجت) شے نہیں ہے (یعنی اسے دلیل نہیں بنایا جا سکتا) کیونکہ وہ ضعیف راوی ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رازی ہی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد گرامی سے حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ قوی الحدیث نہیں ہیں (یعنی ان کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی)، لیکن بذاتِ خود وہ ایک صالح انسان تھے اور حدیث کی سمجھ بوجھ رکھتے تھے۔ امام علی بن المدینی نے انہیں شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ ابو زُرعہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے: وہ ضعیف الحدیث ہیں (یعنی ان کی بیان کردہ روایات کمزور ہیں)۔

وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ الْبُسْتِيُّ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ كَانَ مِمَّنْ يَقْلِبُ الْأَخْبَارَ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، حَتّٰى كَثُرَ ذٰلِكَ فِي رِوَايَتِهٖ، مِنْ رَفْعِ الْمَرَاسِيْلِ وَإِسْنَادِ الْمَوْقُوْفِ، فَاسْتَحَقَّ التَّرْكَ[١].

وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ فِي (شَرْحِ الْمُشْكِلِ): وَذَكَرَ حَدِيْثًا –مَدَارُهُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ– لَيْسَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي يُحْتَجُّ بِمِثْلِهَا؛ لِأَنَّهُ إِنَّمَا دَارَ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَحَدِيْثُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ فِي النِّهَايَةِ مِنَ الضَّعْفِ[٢].

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجرٍ فِي تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ الْعَدَوِيُّ مَوْلَاهُمْ، ضَعِيْفٌ مِنَ الثَّامِنَةِ[٣].

---

[١] ابن حبان البستي في كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ٥٧/٢؛ وابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٧٨/٦ـ

[٢] الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٦٧/٧، الرقم/٢٦٤٧ـ

[٣] ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب/٣٤٠ـ

امام ابن حبان البُستی فرماتے ہیں: عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ان لوگوں میں سے تھے جو احادیث کو آپس میں بدل دیتے تھے (یعنی مختلف واقعات اور اسانید کو خلط ملط کر دیتے تھے)، انہیں اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا تھا (کہ وہ ایک واقعہ کو دوسرے واقعہ سے اور ایک سند کو دوسری سند سے بدل چکے ہیں)۔ یہاں تک کہ ان کی روایات میں مرسل حدیث کو مرفوع اور موقوف حدیث کو مسند قرار دینے کا اختلاط بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ لہٰذا وہ ترک کیے جانے کے ہی قابل تھے۔

امام طحاوی نے اپنی کتاب 'شرح مشکل الآثار' میں ایک حدیث -جس کا مدار عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم پر ہے- کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: یہ ان احادیث میں سے نہیں ہے جن سے حجت پکڑی جائے (یعنی انہیں بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا)، اس لیے کہ اس حدیث کا مدار عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم پر ہے، اَہلِ علم کے ہاں ان کی روایت آخری درجہ کے ضعف پر مبنی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب 'تقریب التهذیب' میں کہا ہے: قبیلہ بنو عدی کے غلام عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم العدوی ضعیف راوی ہیں اور ان کا تعلق آٹھویں طبقے سے ہے۔

وَقَوْلُهُ: (مِنَ الثَّامِنَةِ) أَيْ: مِمَّنْ مَاتَ بَعْدَ الْمِئَةِ، وَعَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَمِئَةٍ[١].

وَعَلَيْهِ؛ فَأَحَادِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ الثَّلاثَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا الْخَطِيْبُ فِي 'تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ' ضَعِيْفَةٌ؛ لِأَنَّ مَدَارَهَا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ كَمَا مَرَّ.

وَقَدْ ذَكَرَ الذَّهَبِيُّ حَدِيْثًا لِأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي مُسْنَدِ أَحْمَدَ عَلٰى نَحْوِ مَا فِي 'تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ' وَفِيسَنَدِهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ أَيْضًا، ثُمَّ قَالَ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ[٢].

خُلاصَةُ الْقَوْلِ فِي أَحَادِيْثِ النَّهْيِ

وَجُمْلَةُ الْقَوْلِ فِي أَحَادِيْثِ النَّهْيِ أَنَّ أَصَحَّهَا حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ، ثُمَّ حَدِيْثُهُ الَّذِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَدَوَرَانُ أَحَادِيْثِ النَّهْيِ الصَّحِيْحَةِ عَلٰى أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ لَهُ وَجْهٌ مِنَ الْقَوْلِ يَأْتِي بَعْدَ حِيْنٍ -إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى-.

---

[١] ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب/ ٣٤٠؛ والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/ ١١٨ـ

[٢] الذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٤/ ٢٨٣ـ

ان کے اِس قول - وہ آٹھویں طبقے سے ہیں - سے مراد ہے کہ ان کا شمار اُن افراد میں ہوتا ہے جن کی وفات سن سو ہجری کے بعد ہوئی ہے۔ عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کی وفات سن ایک سو بیاسی ہجری میں ہوئی تھی۔

اس بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی تینوں احادیث جن کا ذکر خطیب بغدادی نے اپنی کتاب 'تقیید العلم' میں کیا ہے وہ (سب کی سب) ضعیف ہیں کیونکہ ان کا مدار عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم پر ہے اور وہ ایک ضعیف راوی ہیں، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

امام ذہبی نے 'مسند احمد بن حنبل' میں (موجود) سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ایک حدیث اس طرز پر ذکر کی ہے جس طرز پر خطیب بغدادی نے 'تقیید العلم' میں بیان کی ہے اور اس کی سند میں بھی عبد الرحمٰن بن زید راوی ہیں۔ (اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد) امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے (یعنی قابلِ قبول نہیں ہے)۔

﴿ منعِ کتابتِ حدیث میں وارد ہونے والی احادیث کا خلاصہ ﴾

ان احادیث میں صحیح ترین روایت حضرت ابوسعید الخدری ﷛ کی ہے، جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد اُنہی سے مروی ایک حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا ہے۔ یوں کتابتِ حدیث کی ممانعت پر بیان ہونے والی صحیح احادیث کا دار و مدار حضرت ابوسعید الخدری ﷛ پر ہے۔ اس بات کی ایک خاص توجیہ ہے جس کا ذکر اِن شاء اللہ آئندہ (ممانعت اور اباحت پر مرویات میں تطبیق کے بیان میں) ہوگا۔

اَلْوُجُوْهُ فِي تَعْلِيْلِ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ

بَيَّنَ الْعُلَمَاءُ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ أَحَادِيْثِ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ وَأَحَادِيْث إِبَاحَتِهَا وُجُوْهًا شَتّٰى، يَجْمُلُ قَبْلَ النَّظَرِ فِيْهَا الْإِشَارَةُ إِلٰى أَنَّ حَدِيْثَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵁ الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ هُوَ عُمْدَةُ أَحَادِيْثِ النَّهْيِ، بَلْ إِنَّ الْعُلَمَاءَ إِذَا أَرَادُوا النَّظَرَ فِي مَسْأَلَةِ جَوَازِ الْكِتَابَةِ وَعَدَمِهِ، لَمْ يَنْظُرُوْا إِلَّا إِلَيْهِ، عَلٰى مَا نَرٰى. وَالآنَ نَذْكُرُ الْوُجُوْهَ الَّتِي بَيَّنَهَا الْعُلَمَاءُ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ.

اَلْوَجْهُ الْأَوَّلُ: اَلْقَوْلُ بِأَنَّ النَّهْيَ مَنْسُوْخٌ

وَقَدِ اخْتَارَ الْقَوْلَ بِالنَّسْخِ طَوَائِفُ مِنَ الْعُلَمَاءِ، كُلُّهُمْ يَرٰى أَنَّ النَّهْيَ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ، ثُمَّ صَارَتِ الْأُمُوْرُ إِلَى الْجَوَازِ.

١. وَهٰذَا أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَهَبَ إِلَيْهِمَا ابْنُ قُتَيْبَةَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ.

قَالَ عَنْ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ ﵁: إِنَّهُ مِنْ مَنْسُوْخِ السُّنَّةِ بِالسُّنَّةِ، كَأَنَّهُ نَهٰى فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ عَنْ أَنْ يُكْتَبَ قَوْلُهُ، ثُمَّ رَآى بَعْدُ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ السُّنَنَ تَكْثُرُ

﴿منعِ کتابتِ حدیث کی تعلیل اور اجازت و منعِ کتابت کی احادیث میں تطبیق کی صورتیں﴾

علماء کرام نے کتابتِ حدیث کی ممانعت اور اباحت میں وارد ہونے والی احادیث کے درمیان جمع و تطبیق کی کئی صورتیں بیان کی ہیں۔ ان روایات میں غور و غوض کرنے سے قبل اس بات کی طرف اشارہ کر دینا مناسب ہوگا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، وہ منع کتابت میں وارد ہونے والی احادیث میں سب سے عمدہ اور بہترین حدیث ہے۔ بلکہ اہل علم جب کبھی کتابتِ حدیث کی اباحت و ممانعت سے متعلق غور وخوض کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا خیال ہے کہ (کتابتِ حدیث کی ممانعت کرنے والے) اپنے اپنے انداز میں اسی روایت کو ہی پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ اس مسئلہ میں اب ہم اُن مختلف صورتوں کا ذکر کرتے ہیں جنہیں علماء کرام نے بیان کیا ہے۔

﴿پہلی صورت: نہی کے منسوخ ہونے کا قول﴾

اَہلِ علم کے کئی طبقات نے ممانعت کے منسوخ ہو جانے کے قول کو اختیار کیا ہے۔ ان سب کی یہ رائے ہے کہ حدیث لکھنے کی ممانعت ابتداء میں تھی۔ پھر وقت کے ساتھ یہ احکام جواز میں بدل گئے ہیں۔

۱۔ یہ ان دو اقوال میں سے ایک قول ہے جسے ابن قتیبہ نے احادیث کے مابین جمع و تطبیق کرتے ہوئے اختیار کیا تھا۔

آپ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے متعلق فرمایا ہے: یہ حدیث سنت کے سنت سے منسوخ ہو جانے کے باب میں سے ہے۔ گویا (اس کا معنی یہ ہوا کہ) آپ ﷺ نے آغازِ نبوت میں اپنی احادیث مبارکہ لکھنے سے منع فرمایا تھا۔ بعد ازاں جب آپ ﷺ نے

وَتَفُوْتُ الْحِفْظَ، أَنْ تُكْتَبَ وَتُقَيَّدَ[١].

٢. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي تَرْجَمَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ فِي 'سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ':

وَكَتَبَ الْكَثِيْرُ بِإِذْنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَتَرْخِيْصِهِ لَهُ فِي الْكِتَابَةِ بَعْدَ كَرَاهِيَّتِهِ لِلصَّحَابَةِ أَنْ يَكْتُبُوْا عَنْهُ سِوَى الْقُرْآنِ، وَسَوَّغَ ذٰلِكَ. ثُمَّ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ بَعْدَ اخْتِلَافِ الصَّحَابَةِ ﷺ عَلَى الْجَوَازِ وَالْاِسْتِحْبَابِ لِتَقْيِيْدِ الْعِلْمِ بِالْكِتَابَةِ.

وَالظَّاهِرُ أَنَّ النَّهْيَ كَانَ أَوَّلًا لِتَتَوَفَّرَ هِمَمُهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ وَحْدَهُ، وَلِيَمْتَازَ الْقُرْآنُ بِالْكِتَابَةِ عَمَّا سِوَاهُ مِنَ السُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ، فَيُؤْمَنُ اللَّبْسُ، فَلَمَّا زَالَ الْمَحْذُوْرُ وَاللَّبْسُ، وَوَضَحَ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَشْتَبِهُ بِكَلَامِ النَّاسِ أُذِنَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ[٢].

٣. وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي 'تَوْضِيْحِ الْأَفْكَارِ': وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي الْجَوَابِ عَنْ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ الدَّالِّ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ، وَالْجَمْعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَادِيْثِ الإِذْنِ فِي الْكِتَابَةِ، كَحَدِيْثِ أَبِي شَاهٍ. فَأُجِيْبَ بِجَوَابَاتٍ ثَلَاثَةٍ:

[١] ابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث/٢٨٦-٢٨٧.

[٢] الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/ ٨٠.

محسوس کیا کہ سنتیں کثیر ہوتی جا رہی ہیں، اگر انہیں لکھا اور مقید نہ کیا گیا تو وہ ضائع ہو جائیں گی تو آپ ﷺ نے انہیں لکھنے کا حکم دے دیا۔

۲۔ امام ذہبی 'سیر أعلام النبلاء' میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سوانح کے بیان میں لکھتے ہیں:

انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت اور کتابتِ حدیث کی خصوصی رخصت ملنے کے سبب آپ ﷺ کی بہت ساری احادیث لکھ لی تھیں، حالانکہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ناپسند کیا تھا کہ وہ آپ ﷺ سے قرآن مجید کے علاوہ کوئی اور چیز لکھیں۔ پھر صحابہ کرام ﷺ کے اس (ابتدائی دور کے) اختلاف کے بعد علم (حدیث) کو لکھ کر محفوظ کرنے کے جواز اور اس کے اِستحباب پر اجماع ہو گیا تھا۔

بظاہر کتابتِ حدیث کی یہ ممانعت ابتدائی دور میں اس وجہ سے تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی تمام تر توانائیاں محض قرآن لکھنے اور یاد کرنے پر صرف کریں۔ نیز یہ ممانعت اس لیے بھی تھی کہ قرآن اس کتابت کے (اہتمام کے) ذریعے اپنے علاوہ باقی سُننِ نبویہ سے ممتاز ہو جائے اور قرآن و حدیث کے التباس کا خدشہ نہ رہے۔ جب یہ خوف اور التباس (کا شائبہ) ختم ہو گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بخوبی آشکار ہو گیا کہ قرآن انسانی کلام سے مشابہت نہیں رکھتا، تو رسول اللہ ﷺ نے علم حدیث کی کتابت کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۳۔ علامہ صنعانی 'توضیح الأفکار' میں بیان کرتے ہیں: حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی کتابتِ حدیث کی ممانعت والی روایت اور کتابتِ حدیث کی اباحت والی روایت - جیسے حدیثِ ابو شاہ - کے مابین جمع و توفیق کے جواب میں اہل علم کے ہاں اختلاف واقع ہوا ہے۔ اس کا جواب تین طرح سے دیا گیا ہے۔ اولاً: کہا گیا ہے کہ (احادیث میں مذکور) ممانعت

الْأَوَّلُ: قِيْلَ: إِنَّ النَّهْيَ مَنْسُوْخٌ بِهِ، وَكَانَ النَّهْيُ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ لِخَوْفِ اخْتِلَاطِهِ أَيْ: الْحَدِيْثِ بِالْقُرْآنِ، أَيْ: بِسَبَبِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدِ اشْتَدَّ إِلْفُ النَّاسِ بِالْقُرْآنِ، وَلَمْ يَكْثُرْ حِفْظُهُ وَالْمُتْقِنُوْنَ لَهُ، فَلَمَّا أَلِفَهُ النَّاسُ وَعَرَفُوا أَسَالِيْبَهُ وَكَمَالَ بَلَاغَتِهِ وَحُسْنَ تَنَاسُبِ فَوَاصِلِهِ وَغَايَتِهِ، وَصَارَتْ لَهُمْ مَلَكَةٌ يَمِيْزُوْنَهُ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ، فَلَمْ يُخْشَ اخْتِلَاطُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا أُمِنَ ذٰلِكَ أُذِنَ فِيْهِ[١].

٤. وَقَالَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ عَبْدُ الْحَمِيْدِ: إِنَّ النَّهْيَ عَنِ الْكِتَابَةِ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ مَخَافَةَ اخْتِلَاطِ الْحَدِيْثِ بِالْقُرْآنِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَدَدُ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَرَفُوا الْقُرْآنَ مَعْرِفَةً رَافِعَةً لِلْجَهَالَةِ، وَمَيَّزُوْهُ مِنَ الْحَدِيْثِ، زَالَ هٰذَا الْخَوْفُ عَنْهُمْ، فَنُسِخَ الْحُكْمُ الَّذِي كَانَ مُتَرَتِّبًا عَلَيْهِ، وَصَارَ الْأَمْرُ إِلٰى جَوَازِهِ.

وَهٰذَا الْجَوَابُ هُوَ أَحْسَنُ الْأَجْوِبَةِ، فَإِنَّ رُوَاةَ أَحَادِيْثِ الْجَوَازِ مِنْ بَيْنِهِمْ جَمَاعَةٌ نَصُّوْا عَلٰى تَارِيْخِ التَّجْوِيْزِ كَحَدِيْثِ أَبِي شَاهٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِي أُخْرَيَاتِ حَيَاةِ الرَّسُوْلِ، وَمِنْهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا فِي أَوَاخِرِ الصَّحَابَةِ إِسْلَامًا كَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ[٢].

[١] الصنعاني في توضيح الأفكار، ٢/٣٦٥-٣٦٦.

[٢] محمد محي الدين عبد الحميد في تحقيق توضيح الأفكار للصنعاني، ٢/٣٥٣.

(جواز والی احادیث سے) منسوخ ہو چکی ہے۔ ابتداء میں یہ ممانعت قرآن اور حدیث کے باہم اختلاط کے خوف کی وجہ سے تھی۔ بایں معنی کہ لوگوں کا دلی لگاؤ اور جذبہ قرآن کے ساتھ اتنا پختہ نہیں ہوا تھا، نہ ہی قرآن مجید کو کثرت سے حفظ کیا جاتا تھا اور نہ ہی اس کے ماہرین اتنے زیادہ تھے۔ پھر جب لوگ قرآن سے مانوس ہو گئے، وہ اس کے اسالیب، اس کا کمالِ بلاغت اور اس میں موجود فواصل (یعنی آیات کے مابین ربط وغیرہ) کی غرض و غایت (اور حکمت) جاننے لگے، ان میں قرآن اور غیر قرآن میں فرق کرنے کا ملکہ پیدا ہو گیا، قرآن اور حدیث کے باہم اختلاط کا ڈر بھی نہ رہا اور اس سے امان نصیب ہو گئی تو کتابتِ علم (حدیث) کی بھی اجازت دے دی گئی۔

۴۔ شیخ محی الدین عبد الحمید فرماتے ہیں: اسلام کے ابتدائی دور میں کتابتِ حدیث کی ممانعت اس خدشہ کے پیش نظر تھی کہ مبادا حدیثِ رسول ﷺ قرآن کے ساتھ خلط ملط ہو جائے۔ پھر جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی، وہ قرآن کی ایسی معرفت رکھنے لگے جو جہالت کے اندھیرے دور کرنے والی تھی، وہ قرآن (کے کلمات) کو حدیث (کے الفاظ) سے الگ پہچاننے لگے تو ان سے قرآن و حدیث میں عدم تفریق کا خوف بھی زائل ہو گیا۔ وہ حکم جو اُس خوف پر ہی مترتب تھا، اسے منسوخ کر دیا گیا (یعنی وہ حکم ختم ہو گیا)۔ پھر علم حدیث کا لکھنا جائز ہو گیا۔

(حدیثِ ابوسعید رضی اللہ عنہ کا) یہ جواب بہترین جوابوں میں سے ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جن حضرات نے کتابتِ حدیث کے جواز پر احادیث بیان کی ہیں، انہوں نے اس کے جواز کی تاریخ اور وقت بھی بیان کیا، جیسا کہ حدیثِ ابو شاہ ہے۔ (کتابت کے جواز کا) یہ حکم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری وقت میں تھا۔ ان احادیث کے راویوں میں سے ہی بعض راوی ایسے تھے جو سب سے آخر میں اسلام لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل تھے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

٥. وَالْقَوْلُ بِالنَّسْخِ هُوَ اخْتِيَارُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ شَاكِر، قَالَ: وَالْجَوَابُ الصَّحِيْحُ: أَنَّ النَّهْيَ مَنْسُوْخٌ بِأَحَادِيْثَ أُخْرٰى دَلَّتْ عَلَى الإِبَاحَةِ؛ ثُمَّ سَاقَ الشَّيْخُ حَدِيْثَ أَبِي شَاهٍ وَحَدِيْثَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما وَغَيْرَهُمَا.

وَقَالَ: وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ مَعَ اسْتِقْرَارِ الْعَمَلِ بَيْنَ أَكْثَرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، ثُمَّ اتِّفَاقِ الْأُمَّةِ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى جَوَازِهَا – أَيِ الْكِتَابَةِ – كُلُّ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ حَدِيْثَ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه مَنْسُوْخٌ، وَأَنَّهُ كَانَ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ، حِيْنَ خِيْفَ اشْتِغَالُهُمْ عَنِ الْقُرْآنِ، وَحِيْنَ خِيْفَ اخْتِلَاطُ غَيْرِ الْقُرْآنِ بِالْقُرْآنِ.

وَحَدِيْثُ أَبِي شَاهٍ فِي أَوَاخِرِ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَذٰلِكَ إِخْبَارُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، وَهُوَ مُتَأَخِّرُ الإِسْلَامِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رضي الله عنهما كَانَ يَكْتُبُ، وَأَنَّهُ هُوَ لَمْ يَكُنْ يَكْتُبُ، يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَكْتُبُ بَعْدَ إِسْلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه فِي النَّهْيِ مُتَأَخِّرًا عَنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ فِي الإِذْنِ وَالْجَوَازِ، لَعُرِفَ ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّحَابَةِ يَقِيْنًا صَرِيْحًا.

ثُمَّ جَاءَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ الْقَطْعِيُّ بَعْدَ قَرِيْنَةٍ قَاطِعَةٍ عَلٰى أَنَّ الإِذْنَ هُوَ الْأَمْرُ الْأَخِيْرُ، وَهُوَ إِجْمَاعٌ ثَابِتٌ بِالتَّوَاتُرِ الْعَمَلِيِّ، عَنْ كُلِّ طَوَائِفِ الْأُمَّةِ بَعْدَ الصَّدْرِ الْأَوَّلِ رضي الله عنهم[١].

[١] أحمد محمد شاكر في حاشية الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث لابن كثير/١٢٨.

۵۔ منعِ کتابت پر وارد ہونے والی روایات کے نسخ کا قول شیخ احمد شاکر نے بھی اختیار کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے: (حدیثِ ابی سعید رضی اللہ عنہ کا) درست جواب یہ ہے کہ یہ ممانعت جواز پر دلالت کرنے والی بعض دیگر احادیث سے منسوخ ہو چکی ہے۔

یہ ذکر کرنے کے بعد شیخ احمد شاکر جوازِ کتابت پر دلالت کرنے والی دیگر روایات جیسے حدیث ابوشاہ، حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ وغیرہ لائے ہیں اور فرمایا ہے: (جواز پر دلالت کرنے والی) یہ احادیث، اکثر صحابہ و تابعین کا اس پر مسلسل عمل کرتے رہنا اور بعدازاں اُمت کا اس کے جواز پر اتفاق ہو جانا سب کچھ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس ضمن میں حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہ منسوخ ہو چکی ہے۔ یہ حکم صرف ابتدائی دور میں تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن مجید سے دھیان ہٹ جانے کا ڈر تھا اور قرآن کے غیر قرآن کے ساتھ اختلاط کا خدشہ تھا۔

ابوشاہ کی حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری دور کی ہے، اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ - جنہوں نے دیر سے اسلام قبول کیا تھا - کی حدیث کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ لکھا کرتے تھے اور وہ خود نہیں لکھا کرتے تھے، (یہ روایت) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے اسلام لانے کے بعد کے دور میں احادیث لکھا کرتے تھے۔ اب اگر ممانعت میں آئی حدیثِ ابی سعید اُن جواز اور اباحت والی احادیث کے بعد وارد ہوئی ہوتی تو یقینی اور حتمی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس ممانعت کے حکم کو جان جاتے (اور حدیث نہ لکھا کرتے)۔

(جواز کے) اس قطعی قرینہ کے بعد اُمت کا اس بات پر قطعی اجماع ہو گیا تھا کہ کتابتِ حدیث کے جواز کا حکم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری دور کا ہے۔ یہ اجماع اسلام کے پہلے دور سے لے کر بعد کے ادوار تک اُمت کے ہر طبقے میں عملی تواتر سے ثابت ہے۔

اَلْوَجْهُ الثَّانِي: إِنَّ النَّهْيَ خَاصٌّ بِكِتَابَةِ غَيْرِ الْقُرْآنِ مَعَ الْقُرْآنِ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ

وَهٰذَا وَجْهٌ مِنْ وُجُوْهِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ:

١. كَمَا قَالَ السَّخَاوِيُّ تَبَعًا لِشَيْخِهِ ابْنِ حَجَرٍ: إِنَّ النَّهْيَ خَاصٌّ بِكِتَابَةِ غَيْرِ الْقُرْآنِ مَعَ الْقُرْآنِ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْمَعُوْنَ تَأْوِيْلَهُ فَرُبَّمَا كَتَبُوْهُ مَعَهُ، وَالْإِذْنُ فِي تَفْرِيْقِهِمَا[١].

وَقَدْ وَرَدَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ؛ كَقِرَاءَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﵁ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ [٤/١٢]، ﴿وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ – مِنْ أُمٍّ – فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾. وَهٰذِهِ الْقِرَاءَةُ لَيْسَتْ فِي السَّبْعِ الْمُتَوَاتِرَةِ، بَلْ وَلَا فِي الْعَشْرِ، وَإِنَّمَا هِيَ فِي كُتُبِ التَّفْسِيْرِ، فَهِيَ فِي 'تَفْسِيْرِ الطَّبَرِيِّ'، وَفِي تَفْسِيْرِ ابْنِ كَثِيْرٍ[٢].

٢. وَقَالَ ابْنُ النَّحَّاسِ فِي 'مَعَانِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ': وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﵁ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ –مِنْ أُمِّهِ– فَلِكُلِّ وَاحِدٍ

---

[١] السخاوي في فتح المغيث، ٢/١٦٢۔

[٢] الطبري في جامع بيان في تفسير القرآن، ٤/٢٨٧؛ وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤٦١۔

﴿دوسری صورت: منع کا حکم غیرِ قرآن اور قرآن کو یکجا لکھنے کے ساتھ خاص ہے﴾

یہ صورت ممانعت واباحت کی احادیث کے مابین جمع وتطبیق کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔

۱۔ جیسا کہ امام سخاوی نے اپنے شیخ ابن حجر عسقلانی کی اتباع وموافقت میں کہا ہے: ممانعت (کا حکم) قرآن کے ساتھ غیر قرآن کو ایک جگہ (اکٹھا) لکھنے کے ساتھ خاص ہے۔ وہ اس لیے کہ صحابہ کرام ﷡ (جب قرآن سنتے تو ساتھ میں) قرآن کی تفسیر اور تشریح بھی سنا کرتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ وہ اس تشریح کو قرآن کے ساتھ ہی لکھ لیتے۔ جب کہ اجازت ان کو الگ الگ لکھنے میں تھی۔

اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسے سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اور اگر اس کا بھائی یا بہن ہو- ایک ماں سے- تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے﴾۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ کی قراءت 'مِنْ أُمٍّ' کے الفاظ کے اضافے کے ساتھ ہے۔ یہ قراءت نہ تو قراءتِ سبعہ متواترہ میں ہے اور نہ ہی قراءت عشرہ میں، لیکن یہ کتبِ تفسیر میں آئی ہے۔ یہ روایت 'تفسیر طبری' اور 'تفسیر ابن کثیر' میں وارد ہوئی ہے۔

۲۔ ابن نحاس نے 'معانی القرآن الکریم' میں بیان کیا ہے: اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ سے مروی ہے کہ انہوں نے یوں قراءت کی ہے: ﴿اور اس کا بھائی اور بہن ہو- اس

مِنْهُمَا السُّدُسُ﴾ [النساء، ٤/ ١٢][١].

٣. وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ عَلِيُّ الصَّابُوْنِيُّ وَهُوَ مُحَقِّقُ مَعَانِي الْقُرْآنِ لِابْنِ النَّحَّاسِ فِي التَّعْلِيْقِ عَلٰى هَذَا: هٰذِهِ الْقِرَاءَةُ ذَكَرَهَا الْمُفَسِّرُوْنَ وَلَيْسَتْ مِنْ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ الْمُتَوَاتِرَةِ[٢].

٤. قَالَ السُّيُوْطِيُّ عَنْ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْقِرَاءَاتِ: هٰذَا يُشْبِهُهُ مِنْ أَنْوَاعِ الْحَدِيْثِ: الْمُدْرَجُ، وَهُوَ مَا زِيْدَ فِي الْقِرَاءَاتِ عَلٰى وَجْهِ التَّفْسِيْرِ كَقِرَائَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ: ﴿وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ﴾ مِنْ أُمٍّ [النِّسَاء، ٤/ ١٢]. وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﵄: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ [البقرة، ٢/ ١٩٨]. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ[٣]. قَالَ ابْنُ الْجَزَرِيِّ فِي آخِرِ كَلَامِهِ: وَرُبَّمَا كَانُوْا يُدْخِلُوْنَ التَّفْسِيْرَ فِي الْقِرَاءَةِ إِيْضَاحًا وَبَيَانًا؛ لِأَنَّهُمْ مُحَقِّقُوْنَ لِمَا تَلَقَّوْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُرْآنًا، فَهُمْ آمِنُوْنَ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ، وَرُبَّمَا كَانَ بَعْضُهُمْ يَكْتُبُهُ مَعَهُ. كَمَا فِي 'الْإِتْقَانِ فِي عُلُومِ الْقُرْآنِ' لِلسُّيُوْطِيِّ[٤].

---

[١] ابن النحاس في معاني القرآن الكريم، ٢/ ٣٧.

[٢] الشيخ محمد علي الصابوني في حاشية معاني القرآن الكريم للنحاس، ٢/ ٣٧.

[٣] البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب ما جاء في قول الله تعالى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ﴾ ٢/ ٧٢٣، رقم: ١٩٤٥؛ وذكره السيوطي في الاتقان، ١/ ٢٠٨-٢٠٩.

[٤] السيوطي في الاتقان في علوم القرآن، ١/ ٢٠٨-٢٠٩؛ والزركشي في البرهان في علوم القرآن، ١/ ٣٣٧.

کی سگی ماں سے - تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ مختص ہے﴾۔

۳۔ ابن نحاس کی تفسیر 'معانی القرآن الکریم' پر تحقیق کرنے والے شیخ محمد بن علی الصابونی متذکرہ بالا آیت کی قراءت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس قراءت کو مفسرین نے تو بیان کیا ہے لیکن یہ قراءت سبعہ متواترہ میں سے نہیں ہے۔

۴۔ امام سیوطی نے اس قسم کی قراءات سے متعلق ارشاد فرمایا ہے: انواعِ حدیث میں اس (قسم کی تفسیری روایات) سے حدیث مدرج مشابہت رکھتی ہے۔ اس کی مثال وہ قراءات ہیں جن میں تفسیری پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اضافہ کیا گیا ہے۔ جیسے اس ارشاد باری تعالیٰ: ﴿اور اس کا بھائی یا بہن ہو - ایک ماں سے -﴾ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ بقرہ کی آیت مبارکہ کو یوں پڑھا ہے: ﴿تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب سے (اس کا) فضل طلب کرو حج کے موسموں میں﴾۔ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ ابن جزری فرماتے ہیں: بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (لکھتے اور پڑھتے ہوئے) وضاحت کے لیے قراءت میں تفسیر بھی شامل کر دیتے تھے، کیونکہ انہوں نے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن لیا اس میں وہ صاحبانِ تحقیق تھے، لہٰذا یہ لوگ قرآن اور غیر قرآن میں التباس کے خدشے سے محفوظ تھے۔ ان میں کوئی بعض اوقات ضروری تفسیری وضاحت کو آیت کے ساتھ بھی لکھ دیا کرتا تھا۔ جیسا کہ ان (مثالوں) کو امام سیوطی نے اتقان میں نقل کیا ہے۔

٥. وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي 'تَوْضِيْحِ الْأَفْكَارِ': قِيْلَ: النَّهْيُ عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ مَعَ الْقُرْآنِ فِي صَحِيْفَةٍ وَاحِدَةٍ؛ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْمَعُوْنَ تَأْوِيْلَ الْآيَةِ فَرُبَّمَا كَتَبُوْهُ مَعَهُ، فَنُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ؛ عَنْ خَلْطِ كِتَابَةِ الْقُرْآنِ بِتَأْوِيْلِ فِي صَحِيْفَةٍ لِخَوْفِ الْإِشْتِبَاهِ[١].

اَلْوَجْهُ الثَّالِثُ: إِنَّ النَّهْيَ خَاصٌّ بِوَقْتِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ وَالْإِذْنَ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ

١. قَالَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي 'تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ': فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ كَرَاهَةَ مَنْ كَرِهَ الْكِتَابَ مِنَ الصَّدْرِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا هِيَ لِئَـلَّا يُضَاهٰى بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى غَيْرُهُ أَوْ يُشْتَغَلَ عَنِ الْقُرْآنِ بِسِوَاهُ، وَنُهِيَ عَنِ الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ أَنْ تُتَّخَذَ لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ حَقُّهَا مِنْ بَاطِلِهَا وَصَحِيْحُهَا مِنْ فَاسِدِهَا، مَعَ أَنَّ الْقُرْآنَ كَفٰى مِنْهَا وَصَارَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهَا. وَنُهِيَ عَنْ كَتْبِ الْعِلْمِ فِي صَدْرِ الْإِسْلَامِ وَجِدَّتِهِ لِقِلَّةِ الْفُقَهَاءِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَالْمُمَيِّزِيْنَ بَيْنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، لِأَنَّ أَكْثَرَ الْأَعْرَابِ لَمْ يَكُوْنُوْا فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلَا جَالَسُوا الْعُلَمَاءَ الْعَارِفِيْنَ. فَلَمْ يُؤْمَنْ أَنْ يُلْحِقُوْا مَا يَجِدُوْنَ مِنَ الصُّحُفِ بِالْقُرْآنِ، وَيَعْتَقِدُوْا أَنَّ مَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ كَلَامُ الرَّحْمٰنِ[٢].

---

[١] الصنعاني في توضيح الأفكار، ٢/٣٦٦۔

[٢] ذكره الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٥٧۔

۵۔ امام صنعانی 'توضیح الافکار' میں لکھتے ہیں: یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک ہی صفحے پر قرآن مجید اور حدیث مبارک کو لکھنے کی ممانعت تھی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ صحابہ کرام ﷺ قرآن مجید کی آیت (کے ساتھ ساتھ اس) کی تفسیر بھی سنا کرتے تھے۔ ہوسکتا تھا کہ وہ اس تفسیر کو (آیت کا حصہ سمجھتے ہوئے) اس آیت کے ساتھ لکھ دیتے۔ اس لیے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا۔ انہیں مشابہت کے خوف کی بنا پر قرآن مجید کو اس کی بیان کردہ تفسیر کے ساتھ ایک صحیفہ میں لکھنے سے منع کر دیا گیا۔

﴿ تیسری صورت: منع کا حکم نزولِ قرآن کے وقت کے ساتھ خاص ہے اور اجازت اس کے علاوہ ہے ﴾

۱۔ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب 'تقیید العلم' میں فرمایا ہے: یہ بات ثابت شدہ ہے کہ پہلی صدی ہجری میں قرآن مجید کے علاوہ کسی شے کی کتابت کو اس لیے ناپسند کیا گیا تا کہ قرآن مجید کے ساتھ کسی اور کی مشابہت ہو اور نہ کسی اور کی وجہ سے قرآن مجید سے اعراض برتا جائے۔ اسی لیے کتب سابقہ سے بھی اخذ کرنے سے منع کیا گیا کیوں کہ ان میں حق کو باطل سے اور صحیح کو غلط سے ممیّز کرنا مشکل تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ قرآن حکیم ان سب کی جگہ کفایت کرتا ہے اور ان کے جمیع مضامین کا احاطہ کرنے والا ہے۔ پہلی صدی ہجری میں کتابت علم کو سنجیدگی سے اختیار کرنے کی ممانعت (کی ایک اور وجہ) فقہاء اور وحی اور غیر وحی کے مابین تمیز کرنے والوں کی قلت تھی۔ کیوں کہ اکثر اَعرابی دین میں فقیہ نہ تھے اور نہ ہی علماء و عارفین کی مجالس میں بیٹھے تھے۔ لہٰذا اس بات کا قوی اندیشہ تھا کہ وہ ہر تحریر کو قرآن مجید سے خلط ملط کر دیتے اور ان تحریروں کو بھی رحمٰن کا کلام سمجھ لیتے۔

٢. ذَكَرَ السَّخَاوِيُّ أَنَّ مِنْ أَوْجهِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَدِلَّةِ: أَنَّ اَلنَّهْيَ خَاصٌّ بِوَقْتِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ خَشْيَةَ الْتِبَاسِهِ بِغَيْرِهِ، وَالْإِذْنَ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ، وَلِذَا خَصَّ بَعْضُهُمُ النَّهْيَ بِحَيَاتِهِ ﷺ، وَنَحْوُهُ قَوْلُ ابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ: اَلنَّهْيُ لِئَلَّا يُتَّخَذَ مِنَ الْقُرْآنِ كِتَابٌ يُضَاهِي بِهِ. يَعْنِي: فَحَيْثُ أُمِنَ الْمَحْذُوْرُ بِكَثْرَةِ حُفَّاظِهِ وَالْمُعْتَنِيْنَ بِهِ، وَقُوَّةِ مَلَكَةِ مَنْ شَاءَ اللهُ مِنْهُمْ لِتَمْيِيْزِهِ عَنْ غَيْرِهِ، لَمْ يَمْتَنِعْ[١].

اَلْوَجْهُ الرَّابِعُ: إِنَّ الْإِذْنَ لِمَنْ خِيْفَ نِسْيَانُهُ، وَالنَّهْيُ لِمَنْ أَمِنَ وَخِيْفَ اتِّكَالُهُ

١. وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ ﷺ زَجْرُهُ ﷺ عَنِ الْكِتْبَةِ عَنْهُ سِوَى الْقُرْآنِ، أَرَادَ بِهِ الْحَثَّ عَلٰى حِفْظِ السُّنَنِ دُوْنَ الْإِتِّكَالِ عَلٰى كِتْبَتِهَا وَتَرْكِ حِفْظِهَا وَالتَّفَقُّهِ فِيْهَا. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا إِبَاحَتُهُ ﷺ لِأَبِي شَاهٍ كَتْبَ الْخُطْبَةِ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَإِذْنُهُ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بِالْكِتْبَةِ[٢].

[١] السخاوي في فتح المغيث، ٢/١٦٢.

[٢] ابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٥-٢٦٦، الرقم/٦٤.

۲۔ امام سخاوی نے ممانعت و اباحت کے دلائل کے مابین جمع و تطبیق کی مختلف صورتوں میں سے ایک یہ صورت بھی ذکر کی ہے کہ قرآن کے غیر قرآن کے ساتھ مشابہت کے خوف کے پیش نظر کتابت کی نفی نزولِ قرآن کے وقت کے ساتھ خاص ہے۔ جہاں ایسا خدشہ نہ ہو، وہاں لکھنے کی اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم نے ممانعت کو حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے ساتھ خاص کر دیا تھا۔ اسی طرح کا قول ابن عبد البر کا بھی ہے: کتابتِ حدیث کی ممانعت ابتدائی طور پر اس لیے تھی تا کہ قرآن مجید کے ساتھ کوئی اور ایسی کتاب نہ بنا لی جائے جو اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ جیسے ہی حفاظِ قرآن اور اس کا اہتمام کرنے والوں کی کثرت ہوئی، جس التباس و اشتباہ کا خوف تھا، اس سے امان حاصل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جسے چاہا قرآن اور غیر قرآن میں تمیز کرنے کا ملکہ اور قوت بخشی، تو کتابتِ حدیث بھی ممنوع نہ رہی۔

﴿چوتھی صورت: اجازت اس کے لیے ہے جس کے بھول جانے کا اندیشہ ہو، منع کا حکم اُس کے لیے ہے جو نسیان سے محفوظ ہو مگر اُس کے کتابت پر بھروسہ کر لینے کا خدشہ ہو﴾

۱۔ امام ابن حبان نے کہا ہے: حضرت ابو حاتم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے حوالہ سے قرآن کے علاوہ لکھنے سے جو منع فرمایا ہے، اُس سے آپ کی مراد سنن کی حفاظت پر اُبھارنا ہے تا کہ لکھی ہوئی چیزوں پر تکیہ اور بھروسہ نہ کر لیا جائے اور اُن کا حفظ اور اُن میں تفقہ کو ترک نہ کر دیا جائے۔ کتابت کے صحیح ہونے کی دلیل آپ ﷺ کا ابو شاہ کے لیے اُس خطبہ کو لکھنے کو مباح قرار دینا ہے جو اُس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اور اِسی طرح آپ ﷺ کا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو لکھنے کی اجازت دینا ہے۔

٢. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: قِيْلَ: اَلنَّهْيُ خَاصٌّ بِمَنْ خَشِيَ مِنْهُ الْاِتِّكَالُ عَلَى الْكِتَابَةِ دُوْنَ الْحِفْظِ، وَالْإِذْنُ لِمَنْ أُمِنَ مِنْهُ ذٰلِكَ[١].

٣. وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: الإِذْنُ لِمَنْ خِيْفَ نِسْيَانُهُ، وَالنَّهْيُ لِمَنْ أَمِنَ النِّسْيَانَ، وَوَثِقَ بِحِفْظِهِ، وَخِيْفَ اتِّكَالُهُ عَلَى الْخَطِّ إِذَا كَتَبَ، فَيَكُوْنُ النَّهْيُ مَخْصُوْصًا[٢].

٤. وَقَدْ قَالَ السَّخَاوِيُّ: قِيْلَ: اَلنَّهْيُ لِمَنْ تَمَكَّنَ مِنَ الْحِفْظِ، وَالْإِذْنُ لِغَيْرِهِ، وَقِصَّةُ أَبِي شَاهٍ، حَيْثُ كَانَ الْإِذْنُ لَهُ – لِمَا سَأَلَ فِيْهَا – مُشْعِرَةٌ بِذٰلِكَ[٣].

تِلْكَ هِيَ الْوُجُوْهُ الْعُلَمَاءِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ أَحَادِيْثِ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ وَأَحَادِيْثِ إِبَاحَتِهَا، وَتِلْكَ رُؤْيَتُهُمْ فِي تَعْلِيْلِ النَّهْيِ الْوَارِدِ فِي حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ بِصِفَةٍ خَاصَّةٍ، لِمَكَانَةِ أَحَادِيْثِ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عِنْدَ الْأُمَّةِ عَامَّةً، وَعِنْدَ عُلَمَاءِ الْحَدِيْثِ خَاصَّةً.

---

[١] ابن الحجر العسقلاني في فتح الباري، ١/٢٠٨.

[٢] السيوطي في تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ٢/٦٧.

[٣] السخاوي في فتح المغيث بشرح ألفية الحديث، ٢/١٦٣.

۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے: یہ بات بھی کہی گئی کہ کتابتِ حدیث کی ممانعت اس شخص کے لیے خاص ہے جس سے یہ خوف ہو کہ یہ حفظ کرنے کی بجائے اُسی لکھے ہوئے پر کل تکیہ کر لے گا۔ کتابت کی اجازت اس کے لیے تھی جس سے اس بات کا اطمینان تھا (کہ وہ صرف اسی پر اکتفا نہیں کرے گا)۔

۳۔ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں: کتابتِ حدیث کا اجازت نامہ اس شخص کے لیے تھا جسے حدیث بھولنے کا ڈر ہو (اسے اجازت تھی کہ لکھ کر یاد کر لیا کرے)۔ ایسا شخص جس کے بھول جانے کا خوف نہیں تھا اور اس کے حافظے پر اعتماد تھا، اس کے لیے ممانعت تھی۔ (ایسے شخص کو چاہیے کہ احکام کو زبانی یاد کرے کیونکہ اس صورت میں) اُس کے بارے میں یہ خوف لاحق تھا کہ وہ جب لکھ لے گا تو کہیں اپنے لکھے ہوئے پر ہی اکتفا نہ کر لے۔ لہٰذا (کتابت کی) ممانعت در حقیقت (حالات اور افراد کے ساتھ) خاص تھی۔

۴۔ امام سخاوی فرماتے ہیں: کتابت کی ممانعت اس شخص کے لیے تھی جس کو اپنے حفظ پر عبور ہو، ایسے مضبوط حافظے والے شخص کے علاوہ (عام شخص کے لیے) لکھنے کی اجازت تھی۔ حدیث مبارک میں بیان کردہ ابو شاہ کا قصہ - جس میں اُس نے جو سوال کیا اُسے لکھ کر دینے کی اجازت دے دی گئی - اس بات کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے۔

یہ کتابت حدیث کی ممانعت اور اس کی اباحت میں وارد ہونے والی روایات کے مابین جمع و توفیق میں اہل علم کی بیان کردہ چند صورتیں ہیں جن کو مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ اس منعِ کتابت کی علت اور سبب کو بیان کرنے میں یہ ان کی رائے ہے جو بالخصوص حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں آئی ہے۔ (علماء کا احادیث مبارکہ میں تطبیق پر اپنی محنت صرف کرنا اور ان کا امت کے سامنے اس ممانعت کی توجیہات اور علل پیش کرنا) علی العموم تمام اُمت کے نزدیک اور بالخصوص علم الحدیث کے علماء کے نزدیک 'صحیح مسلم' کی روایات کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے ہے۔

وَأَحَادِيْثُ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ أَصَحُّهَا صِحَّةً حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ، يَلِيْهِ حَدِيْثُ التِّرْمِذِيِّ، وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا[١].

وَمَدَارُ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ الصَّحِيْحَيْنِ عَلٰى أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، فَاسْتَلْزَمَ الْأَمْرُ الْبَحْثَ عَنْ عُمرِ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ وَقْتَ الْهِجْرَةِ، عَسٰى أَنْ يُلْقِيَ ذٰلِكَ ضَوْءًا عَلٰى عِلَّةِ النَّهْيِ الَّذِي رُبَّمَا يَكُونُ خَاصًّا بِهٰذَا الصَّحَابِيِّ الْجَلِيْلِ.

أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ[٢]، اسْتُصْغِرَ بِأُحُدٍ، وَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي 'سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ': عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: عُرِضْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، فَجَعَلَ أَبِي يَأْخُذُ بِيَدِي وَيَقُوْلُ:

---

[١] الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في كراهية كتابة العلم، ٣٨/٥، رقم/٢٦٦٥؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ٣٣/١ـ

[٢] ذكره ابن خياط في الطبقات/٩٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٦٨/٣، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ٤٤/١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٩-٤، وابن حجر في الإصابة، ٧٨/٣، والزركلي في الأعلام، ٨٧/٣ـ

کتابتِ حدیث کی ممانعت میں وارد ہونے والی احادیث میں سے صحت کے اعتبار سے صحیح ترین روایت حضرت ابو سعید خدری ﷛ کی وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجے کی وہ حدیث ہے جسے امام ترمذی نے بیان فرمایا ہے اور وہ حدیث بھی صحیح حدیث ہے۔ اس میں حضرت ابو سعید خدری ﷛ نے فرمایا ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث لکھنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ہمیں احادیث مبارکہ لکھنے کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

متذکرہ بالا دونوں صحیح احادیث کا سارا دار و مدار حضرت ابو سعید خدری ﷛ پر ہے۔ یہ بات اِس امر کی متقاضی ہے کہ ہجرت کے وقت حضرت ابو سعید خدری ﷛ کی عمر کے بارے میں دیکھا جائے، ہوسکتا ہے کہ یہ بات اس ممانعت میں موجود علت کی طرف کچھ روشنی ڈال دے، ہوسکتا ہے کہ یہ ممانعت صرف اِنہی جلیل القدر صحابی کے ساتھ خاص ہو۔

حضرت ابو سعید خدری ﷛ کا اصل نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ وہ انصاری (صحابہ میں سے) تھے اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ احد کے روز کم عمری کے باعث حضور ﷺ نے آپ کو واپس بھیج دیا تھا۔ امام ذہبی 'سیر أَعلام النبلاء' میں فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری ﷛ کے صاحبزادے حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: مجھے احد والے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، جب میری عمر صرف تیرہ برس تھی۔ میرے والد محترم میرا ہاتھ تھامے (حضور ﷺ کی بارگاہ میں) یہ عرض کرنے لگے:

يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ عَبْلُ الْعِظَامِ. وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَعِّدُ فِيَّ النَّظَرَ، وَيُصَوِّبُهُ، ثُمَّ قَالَ: رُدَّهُ. فَرَدَّنِي[١].

فَأَبُوْ سَعِيْدٍ يَوْمَ أُحُدٍ كَانَ ابْنَ ثَلاثَ عَشْرَةَ، وَغَزْوَةُ أُحُدٍ كَانَتْ فِي شَوَّالٍ مِنَ السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، فَتَكُوْنُ وِلادَةُ أَبِي سَعِيْدٍ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ، وَيَكُوْنُ عُمُرُهُ يَوْمَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ: عَشْرَةَ أَعْوَامٍ.

وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الثَّامِنَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَفِي تِلْكَ السَّنَةِ كَانَ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَدْ بَلَغَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ عَامًا، وَفِي الْفَتْحِ كَانَتْ قِصَّةُ أَبِي شَاهٍ، حَيْثُ أَذِنَ النَّبِيُّ ﷺ بِكِتَابَةِ خُطْبَتِهِ إِذْنًا ظَاهِرًا عَلٰى مَسَامِعِ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ، وَلا جَرَمَ كَانَ لِلسِّنِّ أَثَرُهُ فِي عَدَمِ إِذْنِ النَّبِيِّ ﷺ لأَبِي سَعِيْدٍ فِي الْكِتَابَةِ.

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَةِ أَبِي سَعِيْدٍ فِي 'الإِصَابَةِ': رَوَى ابْنُ سَعْدٍ مِنْ طَرِيْقِ حَنْظَلَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَشْيَاخِهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَحْدَاثِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَفْقَهَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه[٢].

فَأَبُوْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه مِنْ أَحْدَاثِ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ كَانَ ابْنَ عَشْرٍ فِي الْهِجْرَةِ، وَكَانَتْ سِنُّهُ عِنْدَ وَفَاةِ الرَّسُوْلِ ﷺ حَوْلَ الْعِشْرِيْنَ، وَلَعَلَّهُ طَلَبَ

---

[١] الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/١٦٩.

[٢] ابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٣/٧٩.

یا رسول اللہ! یہ چوڑی ہڈی والا ہے (یعنی اچھی جسامت رکھتا ہے، اسے غزوہ میں جانے کی جازت مرحمت فرما دیں)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سر تا پا مجھے غور سے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ (میرے والد سے) فرمانے لگے: اسے واپس بھیج دو۔ میرے والد نے مجھے واپس بھیج دیا۔

اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ غزوۂ احد والے دن تیرہ برس کے تھے اور غزوہ احد شوال کے مہینے میں سن تین ہجری میں ہوا۔ اس حساب سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت مدینہ سے دس سال پہلے ہوئی۔ جس روز حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہوں گے ان کی عمر (محض) دس برس ہوگی۔

ہجرتِ مدینہ کے آٹھویں سال ماہ رمضان میں مکہ مکرمہ فتح ہوا اور اسی سال حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کے ہوئے۔ ابو شاہ والا قصہ فتح مکہ کے روز پیش آیا، جب حضور نبی اکرم ﷺ نے سب لوگوں کے سامنے ظاہری طور پر (اعلان فرماتے ہوئے) اپنا خطبہ تحریر فرمانے کی اجازت دی تھی۔ (لہٰذا قرائن بتاتے ہیں کہ) ضرور بضرور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا کتابت کی اجازت نہ دینا ان کی کم عمری کے سبب ہوگا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی 'الاصابہ' میں لکھتے ہیں: ابن سعد نے حنظلہ بن سفیان جمحی کے طریق سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سب سے کم سن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی صاحبِ فہم نہیں ہوا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا شمار حضور ﷺ کے کم سن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ ہجرتِ مدینہ کے وقت صرف دس برس کے تھے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی عمر بیس برس کے لگ بھگ تھی۔ ہوسکتا ہے کہ آپ نے کم و بیش پندرہ برس کی عمر مبارک میں

الْإِذْنَ بِالْكِتَابَةِ حَوْلَ الْخَامِسَةِ عَشْرَةَ، أَوْ قَبْلَ أَنْ يُحْكِمَ الْقُرْآنَ وَيُتْقِنَ حِفْظَهُ، وَخَشِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُشْغِلَ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ.

وَمِمَّا يَشْهَدُ لِذٰلِكَ مَا رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِي 'تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ' بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ نَفْسِهِ أَنَّهُ قَالَ: وَكُنَّا لَا نَكْتُبُ إِلَّا الْقُرْآنَ وَالتَّشَهُّدَ[١]، وَعَلَيْهِ فَلَيْسَ أَبُوْ سَعِيْدٍ مَمْنُوْعًا مِنَ الْكِتَابَةِ بِإِطْلَاقٍ، بِدَلِيْلِ أَنَّهُ رُخِّصَ لَهُ فِي كِتَابَةِ الْقُرْآنِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي مُنِعَ فِيْهِ مِنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ. وَلَا شَكَّ أَنَّ الْقُرْآنَ أَوْلٰى بِالتَّوَفُّرِ عَلَيْهِ كِتَابَةً وَحِفْظًا وَاتِّفَاقًا فِي مِثْلِ سِنِّ أَبِي سَعِيْدٍ، وَإِذَنْ فَالْعِلَّةُ فِي مَنْعِهِ مِنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ مَعَ الْإِذْنِ لَهُ فِي كِتَابَةِ الْقُرْآنِ هِيَ خَشْيَةُ انْصِرَافِهِ عَنْ إِتْقَانِ جَمْعِ الْقُرْآنِ بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ.

وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا التَّعْلِيْلِ فِي مَنْعِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ مِنَ الْكِتَابَةِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ﷺ وَهُوَ الَّذِي أَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْكِتَابَةِ كَمَا فِي صَحِيْحِ سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ[٢] كَانَ كَبِيْرًا، وَكَانَ كَاتِبًا وَمُتْقِنًا حَتّٰى لِغَيْرِ اللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ.

[١] أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٣؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٦٠، الرقم/٢٩٩١؛ وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٣١٩.

[٢] أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتابة العلم، ٣/٣١٨، الرقم/٣٦٤٦.

حضور ﷺ سے کتابت حدیث کی اجازت طلب کی ہو، یا قبل اس کے کہ آپ قرآن مجید میں پختگی و مہارت حاصل کرتے اور اس کے حفظ میں گیرائی حاصل کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں (نو عمر ہونے کی وجہ سے) ابو سعید کتابتِ حدیث کے سبب، قرآن مجید کو جمع کرنے (لکھنے اور یاد کرنے کی ذمہ داری) سے ہی غافل نہ ہو جائے۔

جو بات اس امر کی طرف دلالت کرتی ہے جسے خطیب بغدادی نے **'تقیید العلم'** میں اپنی سند کے ساتھ خود حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم قرآن اور تشہد کے علاوہ کچھ نہیں لکھا کرتے تھے۔ اس دلیل کی بنیاد پر ہم کہیں گے: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو علی الاطلاق کتابت سے منع نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ آپ کو جس وقت کتابتِ حدیث سے منع کیا گیا اسی وقت آپ کو قرآن لکھنے کی رخصت بھی دی گئی تھی۔ اس بات میں ذرا شک نہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جیسی عمر کے بچوں کے لیے قرآن مجید اس بات کا زیادہ حق دار تھا کہ اس کو لکھنے، یاد کرنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے میں ریاضت کی جاتی۔ لہٰذا انہیں قرآن مجید لکھنے کی اجازت کے باوجود کتابت حدیث سے روکنے کا سبب اور علت ان کا جمع قرآن سے دھیان ہٹنے کا خوف تھا۔

(خصوصی طور پر صرف) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو کتابتِ حدیث سے منع کرنے میں موجود علت کو یہ چیز تقویت دیتی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو خود حضور نبی اکرم ﷺ نے کتابت کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جیسا کہ اس کا ذکر 'سنن ابی داود' میں ہے۔ وہ بڑی عمر کے تھے اور بڑے ماہر کاتب تھے، یہاں تک کہ عربی زبان کے علاوہ بھی تحریر کر لیا کرتے تھے۔

وَشَيْءٌ آخَرُ: هُوَ أَنَّهُ لا يَخْفىٰ أَنَّ الَّذي يَطْلُبُ الْإِذْنَ بِالْكِتابَةِ مَعَ الْإِلْحاحِ فِيْهِ كَمَا فَعَلَ أَبُوْ سَعِيْدٍ، ...... لا يَخْفىٰ أَنَّ الَّذِي يَفْعَلُ ذٰلِكَ هُوَ مَنْ يَخْشىٰ عَدَمَ الضَّبْطِ لِمَا يَحْفَظُ، وَيَخَافُ أَنْ يَتَفَلَّتَ مَحْفُوْظُهُ أَوْ تَخْتَلِطُ عَلَيْهِ الْأُمُوْرُ، فَإِذَا انْضَافَ إِلىٰ ذٰلِكَ صِغَرُ السِّنِّ، فَهٰذَا يَجْعَلُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْنَعُهُ مَنْعًا خاصًّا مُرَاعَاةً لِلسِّنِّ الَّتِي طَلَبَ فِيْهَا الْإِذْنَ بِالْكِتَابَةِ، وَلِيَتَوَفَّرَ عَلىٰ جَمْعِ وَحِفْظِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ[١].

يَقُوْلُ أَبُوْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه فِي الرِّوَايَةِ الَّتِي رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ وَالْخَطِيْبُ: اِسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ ﷺ فِي الْكِتَابَةِ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا[٢].

وَإِذَنْ؛ فَهُمْ نَفَرٌ مِنْ لِدَاتِ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَتْرَابِهِ، ذَهَبُوْا بَعْدَمَا كَتَبُوْا شَيْئًا مِنَ الْحَدِيْثِ يَسْتَأْذِنُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْكِتَابَةِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِسِنِّهِمْ أَوْ عَدَمِ إِحْكَامِهِمُ الْقُرْآنَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَذْهَبَ مَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنٍ فَلْيَمْحُ مَا كَتَبَ، وَكَأَنَّ الْمَلْحُوْظَ هُنَا أَنْ يَجْتَهِدَ هَؤُلَاءِ رضي الله عنهم فِي الْحِفْظِ وَلَا يَتَّكِلُوْا عَلَى الْكِتَابَةِ، بِدَلِيْلِ أَنَّهُ ﷺ أَمَرَهُمْ فِي نَفْسِ حَدِيْثِ النَّهْيِ عَنِ الْكِتَابَةِ بِالتَّحْدِيْثِ عَنْهُ، وَزَادَهُمُ الْإِعْلَامَ بِانْتِفَاءِ الْحَرَجِ فِي ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ

---

[١] أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٣٣.

[٢] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في كراهية كتابة العلم، ٥/٣٨، رقم/٢٦٦٥؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٣٣.

ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ یہ امر کسی پر مخفی نہیں کہ جو شخص اصرار کے ساتھ لکھنے کی اجازت طلب کرتا ہے، جیسا کہ ابو سعید خدری ﷛ نے کیا تھا۔ ...... یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ جو شخص ایسا کرتا ہے اسے اپنے یاد کیے کو بھول جانے کا خدشہ رہتا ہے (تبھی تو وہ بار بار لکھنا چاہے گا)، اسے یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ جو اس نے یاد کیا ہے کہیں ضائع نہ کر بیٹھے، یا اس پر چیزیں خلط ملط نہ ہو جائیں۔ ان تمام باتوں پر اگر چھوٹی عمر کا بھی اضافہ کر لیا جائے تو یہ وہ اسباب ہیں جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ آپ ﷺ انہیں خاص طور پر اس کم سنی میں ۔ جس میں انہوں نے حضور ﷺ سے لکھنے کی اجازت طلب کی ۔ منع فرما دیں تاکہ وہ اپنی مکمل توجہ قرآن مجید کو لکھنے اور یاد کرنے میں صرف کریں۔

حضرت ابو سعید ﷛ اس روایت میں جسے امام ترمذی نے اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے، بیان فرماتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے احادیث لکھنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ہمیں اس کی اجازت نہ دی۔

اب ہم کہیں گے کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگنے والے حضرت ابو سعید ﷛ کے ہم عمر افراد کا ایک گروہ تھا۔ انہوں نے کچھ باتیں حدیث مبارک کی لکھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کتابتِ حدیث کی اجازت لینے چل دیے۔ چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی کم سنی کے سبب یا ان کے قرآن میں کما حقہ مہارت نہ ہونے کے سبب انہیں منع فرما دیا اور انہیں حکم فرمایا کہ ان میں سے جس نے بھی بغیر اجازت اگر کچھ لکھا ہے تو وہ اس لکھے کو لازمًا مٹا دے۔ گویا یہاں یہ بات ملحوظ تھی کہ وہ سب (قرآن و حدیث) کو یاد کرنے میں محنت کریں، محض کتابت پر ہی تکیہ نہ کیے رکھیں، اس دلیل کی بنیاد پر کہ آپ ﷺ نے انہیں جس روایت میں کتابتِ حدیث سے منع فرمایا ہے، اسی میں حدیث کو آگے بیان کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اسی حدیث میں انہیں یہ خبر بھی دی ہے کہ حدیث کو روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ﷺ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّي وَلَا حَرَجَ[١].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَعَلَيهِ؛ تَكُوْنُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ لَاحِقَةً فِي حَقِّ أَبِي سَعِيْدٍ، وَمَنْ ذَهَبَ مَعَهُ، لِرِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، أَوْ بِمَعْنًى آخَرَ: رِوَايَةُ مُسْلِمٍ هِيَ نَصُّ رَدِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدٍ وَمَنْ ذَهَبَ مَعَهُ مُسْتَأْذِنِيْنَ فِي كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ، وَيَكُوْنُ النَّهْيُ خَاصًّا بِهِمْ، وَإِلَّا فَلَوْ كَانَ النَّهْيُ عَامًّا مَا أَبْقٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَلَى "الصَّادِقَةِ"، وَمَا بَقِيَتْ صَحِيْفَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَهُ، وَهٰذَا التَّخْصِيْصُ لِأَبِي سَعِيْدٍ وَمَنْ مَعَهُ: لِلسِّنِّ وَخَشْيَةِ الْاِنْصِرَافِ عَنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ وَحِفْظِهٖ بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ.

وَلَا يَطْعَنُ هٰذَا عَلٰى قُدْرَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵁ عَلٰى حَمْلِ الْعِلْمِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ التَّحْدِيْثِ عَنْهُ، وَإِنَّمَا مَنَعَهُ مِنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ

[١] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم، ٢٢٩٨/٤، الرقم/٣٠٠٤؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٦/٣، الرقم/١١٥٥٣؛ والنسائي في السنن الكبرى، ١٠/٥، الرقم/٨٠٠٨؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٣١؛ والعسقلاني في فتح الباري، ٢٠٨/١؛ والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣٥٩/٧؛ والعظيم آبادي في عون المعبود، ٥٨/١٠.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’میری احادیث نہ لکھا کرو، جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے تو وہ اس کو مٹا دے؛ میری احادیث کو آگے بیان کیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔‘

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اس بنیاد پر ہم کہیں گے کہ امام ترمذی کی روایت کے پیش نظر امام مسلم کی روایت وہ ہے جو حضرت ابو سعید اور ان کے ساتھ اجازت لینے کے لیے جانے والوں کے ساتھ خاص ہے۔ یا بالفاظِ دیگر ہم کہیں گے: امام مسلم کی روایت حضور نبی اکرم ﷺ کے حضرت ابو سعید اور ان کے ساتھ کتابتِ حدیث کی اجازت لینے کے لیے جانے والوں کو منع کرنے میں نص ہے۔ لہٰذا یہ ممانعت بھی ان کے ساتھ خاص ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر یہ ممانعت عام ہوتی تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ’الصحيفة الصادقة‘ (احادیث کے صحیفے) کو اپنے پاس محفوظ نہ رکھتے۔ نہ ہی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا صحیفہ (احادیث) باقی رہتا۔ (اس لیے درست بات یہی ہے کہ) یہ تخصیص حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور جو ان کے ساتھ تھے، ان کی کم سنی کی وجہ سے ان کے ساتھ خاص تھی، کیونکہ کتابتِ حدیث میں مشغول ہو جانے کی صورت میں ان کے قرآن کو جمع کرنے اور اس کو حفظ کرنے سے توجہ ہٹنے کا خوف تھا۔

یہ ممانعت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی علم سیکھنے کی قدرت و صلاحیت میں طعن کا باعث نہیں بنے گی۔ وہ اس لیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حدیث کو بیان کرنے سے منع

وَحْدَهُ لا مِنْ كِتَابَةِ الْقُرْآنِ؛ لِكَيْ يَصْفُوَ الذِّهْنُ لِلْقُرْآنِ فِي تِلْكَ السِّنِّ الْبَاكِرَةِ، وَفَرْقٌ كَبِيْرٌ بَيْنَ الْمَنْعِ مِنَ التَّحْدِيْثِ وَالْمَنْعِ مِنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْث.

وَفِي حَدِيْثِ مُسْلِمٍ الَّذِي رَوٰى فِيْهِ أَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْعَهُ مِنَ الْكِتَابَةِ، صَرَّحَ فِيْهِ بِالْإِذْنِ بِالتَّحْدِيْثِ، فَآلَ الْأَمْرُ إِلٰى عِلَّةٍ فِي الْكِتَابَةِ بِالنِّسْبَةِ لِلْكَاتِبِ لَا بِالنِّسْبَةِ لِلْمَكْتُوْبِ، وَهِيَ فِي أَبِي سَعِيْدٍ: صِغَرُ سِنٍّ يَمْنَعُ عِنْدَ الاتِّكَالِ عَلَى الْكِتَابَةِ مِنَ الْإِجَادَةِ فِي الْحِفْظِ وَالتَّحَكُّمِ فِيْهِ، وَمَا هٰذَا بِالَّذِي يُقَلِّلُ مِنْ شَأْنِهِ أَوْ يَحُطُّ مِنْ قَدْرِهِ.

وَحَوْلَ الْخِلَافِ عَلٰى مَنْعِ الْكِتَابَةِ وَجَوَازِهَا، قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ: ثُمَّ إِنَّهُ زَالَ ذٰلِكَ الْخِلَافُ، وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى تَسْوِيْغِ ذٰلِكَ وَإِبَاحَتِهِ، وَلَوْ لَا تَدْوِيْنُهُ فِي الْكُتُبِ لَدَرَسَ فِي الْأَعْصُرِ الْآخِرَةِ[١].

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: وَأَنْ كَانَ الْأَمْرُ اسْتَقَرَّ وَالإِجْمَاعُ انْعَقَدَ عَلٰى جَوَازِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ، بَلْ عَلَى اسْتِحْبَابِهِ، بَلْ لَا يَبْعُدُ وُجُوْبُهُ عَلٰى مَنْ خَشِيَ النِّسْيَانَ مِمَّنْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ تَبْلِيْغُ الْعِلْمِ[٢].

---

[١] ابن الصلاح في المقدمة في مصطلح الحديث، ١/١٨٣ـ

[٢] ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١/ ٢٠٤ـ

نہیں فرمایا تھا، آپ ﷺ نے تو انہیں قرآن لکھنے سے بھی نہیں بلکہ صرف حدیث لکھنے سے منع فرمایا تھا، تاکہ ذہن اس نو عمری میں صرف قرآن (پڑھنے، لکھنے) کے لیے خالص ہو جائے۔ ویسے بھی حدیث لکھنے سے روک دینے میں اور حدیث بیان کرنے سے روک دینے میں بڑا فرق ہے۔

امام مسلم کی حدیث جس میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث لکھنے سے منع کرنے کا حضور ﷺ کا حکم بیان کیا ہے، اسی روایت میں حدیث کو آگے بیان کرنے کی اجازت کی بھی وضاحت کی ہے۔ اس سے منعِ کتابت کا سبب کاتب کی نسبت لوٹ جاتا ہے (یعنی منع کی وجہ کاتب کی اپنی ذات ہے)، نہ کہ مکتوب (یعنی حدیث مبارک؛ گویا منع میں علت حدیث مبارک ہرگز نہیں ہے)۔ وہ علت و سبب ابو سعید رضی اللہ عنہ کی ذات مبارک ہے۔ چھوٹی عمر میں کتابت پر تکیہ کر لینا حفظ میں محنت اور کمال سے روکتا ہے۔ اور یہ بات ایسی ہرگز نہیں ہے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی شان و مرتبہ کو گھٹا دے یا ان کی قدر و منزلت میں کمی کر دے۔

کتابت کے جواز اور عدمِ جواز پر موجود اختلاف سے متعلق امام ابن الصلاح لکھتے ہیں: پھر یہ کہ (وقت کے ساتھ ساتھ کتابتِ حدیث بارے) اختلاف ختم ہو گیا، مسلمانوں کا اس کے جائز اور مباح ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ اگر حدیث کی کتابوں کی تدوین نہ ہوتی تو بعد کے ادوار میں یہ علم مٹ چکا ہوتا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: کتابتِ حدیث کے جواز کا مسئلہ ثابت ہو چکا ہے۔ کتابتِ علم کے جواز پر اُمت کا اجماع ہو چکا ہے بلکہ اس کے مستحب ہونے پر بھی اجماع ہو چکا ہے۔ مستزاد یہ کہ جن پر تبلیغ علم لازمی ہے ان میں سے وہ افراد جنہیں بھول جانے کا خدشہ ہو، ان پر اس کا واجب ہونا بھی بعید از قیاس نہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

إِجَازَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمْرُهُ لِأَصْحَابِهِ بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ

باب چہارُم

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حدیث وسنّت لکھنے کی اِجازت اور حکم فرمانا﴾

مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا أَذِنَ الصَّحَابَةَ فِي كَتْبِ مَا سَمِعُوْهُ مِنْهُ ﷺ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ ؓ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ. فَقَامَ أَبُو شَاةٍ – رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ – فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاةٍ. قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب في اللقطة، باب كيف تعرف لقطة أهل مكة، ٢/٨٥٧، الرقم/٢٣٠٢؛ وأيضًا في كتاب الديات، باب من قتل له قتيل فهو بخير النظرين، ٦/٢٥٢٢، الرقم/٦٤٨٦؛ ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام، ٢/٩٨٨، ٩٨٩، الرقم:١٣٥٥؛ وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب تحريم حرم مكة، ٢/٢١٢، الرقم/٢٠١٧؛ وأيضًا في كتاب الديات، باب ←

﴿کتابتِ حدیث کی اِجازت سے متعلق احادیثِ نبویہ﴾

۱۔ **حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،** وہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر مکہ کو فتح کیا تو آپ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اسلام دشمن عناصر سے پاک کر کے یہاں اپنے رسول ﷺ اور مومنین کو غلبہ عطا فرمایا ہے۔ مجھ سے پہلے یہ (قتال) کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لئے بھی حلال نہیں ہو گا۔ پس اس کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا (یعنی شکاری اس کو شکار نہیں کریں گے) اور نا ہی اس کا کانٹا توڑا جائے گا۔ اور نا اس کی گری پڑی چیز (کو اپنے استعمال کے لئے اٹھا لینا) حلال ہے۔ سوائے اعلان کرنے والے کے لئے (کہ وہ اس نیت سے اٹھا سکتا ہے)۔ جس کا کوئی قتل کر دیا گیا تو اُس کے پاس دو بہتر صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق ہے؛ چاہے تو دیت لے لے اور چاہے تو قصاص لے لے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ فرمان سن کر) فرمایا: (یا رسول اللہ) سوائے اذخر (جڑی بوٹی) کے (باقی نباتات کو کاٹنا، توڑنا، اٹھانا منع کر دیں)، کیونکہ ہم اسے قبروں اور گھروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اذخر کے (باقی جڑی بوٹیاں توڑنا منع ہے) یہ خطبہ سن کر اہل یمن سے ایک آدمی ابو شاہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تمام ہدایات میرے لیے لکھوا دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو شاہ کو یہ سب کچھ لکھ دو۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) میں نے امام اوزاعی سے کہا: اُس کا یہ عرض کرنا کہ ''یارسول اللہ میرے لئے لکھوا دیجئے'' کا کیا معنی ہے؟ فرمایا: ان کی مراد یہ خطبہ (لکھوا کر دینا) تھا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

.... ولي العمد يرضى بالدية، ٤/١٧٢، الرقم:٤٥٠٥؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٨، الرقم/٧٢٤١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوٰى أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ نَحْوَهُ[١].

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيْلَ -شَكَّ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ- وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. أَلَا، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي. أَلَا، وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ. أَلَا، وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ؛ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيْلِ. فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِأَبِي فُلَانٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي

---

[١] أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتاب العلم، ٣/٣١٩، الرقم:٣٦٤٩؛ والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٣٩، الرقم:٢٦٦٧، وأبو عوانة في المسند، ٢/٤٣٤، الرقم/٣٧٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٩/٢٨، الرقم/٣٧١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٥٢، الرقم/١٥٨١٨ـ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١/٥٣، الرقم/١١٢، وأيضًا في كتاب اللقطة، باب كيف تعرف لقطة أهل مكة، ٢/٨٥٧، الرقم/٢٣٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها ـــ

یہ متفق علیہ حدیث ہے۔

امام ابو داود اور ترمذی نے بھی حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے اِسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۲۔ **حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں:** قبیلہ خزاعہ والوں نے فتح مکہ کے سال قبیلہ بنو لیث کے ہاتھوں قتل ہونے والے اپنے ایک شخص کے بدلے میں اُن کا ایک فرد قتل کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے (یعنی مکہ میں قتل و غارت گری سے منع فرما دیا ہے) - راوی ابو عبد اللہ کو شک ہے (کہ آپ ﷺ نے قتل کا لفظ ارشاد فرمایا یا ہاتھی کا)- اور اللہ کے رسول کو اور ایمان والوں کو ان (اہل مکہ) پر غالب کر دیا ہے۔ خبردار! یہ (قتال) مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی (یہ قتال صرف) دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور بے شک (مکہ میں قتال کی حلت والی) میری یہ گھڑی بھی (فتح مکہ کے بعد اب) حرام ہے (یعنی مکہ میں اب جنگ نہیں ہوسکتی)۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے گا، نہ اس کا درخت کاٹا جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی سوائے اعلان کرنے والے کے (کہ وہ اس نیت سے اٹھا سکتا ہے)۔ جس کا کوئی قتل کر دیا گیا تو اسے دو میں سے ایک بہترین بات کو اختیار کرنے کا حق حاصل ہے؛ چاہے تو دیت دے دی جائے اور چاہے تو مقتول کے ورثا کو قصاص دیا جائے۔ (یہ فرمان سن کر) اہل یمن کا ایک آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو فلاں کے لیے یہ (شرعی حکم) لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اِذخر (گھاس) کے سوا، کیوں کہ اسے ہم اپنے گھروں

.... إلا المنشد على الدوام، ٢/٩٨٨-٩٨٩، الرقم/١٣٥٥، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في تحريم حرم مكة، ٢/٢١٢، الرقم/٢٠١٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٣٤، الرقم/ ٥٨٥٥۔

بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ.

فَقِيْلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: أَيُّ شَيْءٍ كَتَبَ لَهُ؟ قَالَ كَتَبَ لَهُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﵄، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٤. **عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: لَا إِلَّا كِتَابُ اللهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيْرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.**

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١/٥٤، الرقم/١١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٨، الرقم/٧٣٨٣، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٨، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب أبي هريرة ﵁، ٥/٦٨٦، الرقم/٣٨٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٣٤، الرقم/٥٨٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٣، الرقم/١٧٥٢، والدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٦، الرقم/٤٨٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٠.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ـــ

اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اِذخر کے، سوائے اِذخر کے۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری) سے کہا گیا: اس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا چیز لکھ کر دی تھی؟ فرمایا: اس کے لیے یہ خطبہ لکھ کر دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۔ **حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:** حضور نبی اکرم ﷺ کے اَصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا نہیں تھا ماسوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

اسے امام بخاری، احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۴۔ **حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:** میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، سوائے کتاب اللہ کے یا اُس فہم کے جو مسلمان کو عطا کیا جاتا ہے یا جو کچھ اِس کتابچے میں مکتوب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اس کتابچے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دیت اور قیدی کی رہائی (سے متعلق احکام ہیں) اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

.... ۱/۵۳، الرقم/۱۱۱، وأیضًا في کتاب الجهاد والسیر، باب فکاك الأسیر، ۳/۱۱۱۰، الرقم/۲۸۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۷۹، الرقم/۵۹۹، والترمذي في السنن، کتاب الدیات، باب ما جاء لا یقتل مسلم بکافر، ۴/۲۴، الرقم/۱۴۱۲، والنسائي في السنن، کتاب القسامة، باب في سقوط القود من المسلم للکافر، ۸/۲۳، الرقم/۴۷۴۴، وابن ماجه في السنن، کتاب الدیات، باب لا یقتل مسلم بکافر، ۲/۸۸۷، الرقم/۲۶۵۸، والدارمي في السنن، ۲/۲۴۹، الرقم/۲۳۵۶۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﵄، قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ، وَقَالُوا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَشَرٌ، يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا؟ فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ إِلٰى فِيهِ، فَقَالَ: أُكْتُبْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَحَادِيثَ لَا نَحْفَظُهَا، أَفَلَا نَكْتُبُهَا؟ قَالَ: بَلٰى، فَاكْتُبُوهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ نَحْوَهُ.

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٦٢/٢، الرقم/٦٥١٠، وأيضًا، ١٩٢/٢، الرقم/٦٥١٠، ٦٨٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتابة العلم، ٣١٨/٣، الرقم/٣٦٤٦، والدارمي في السنن، ١٣٦/١، الرقم/٤٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٣/٥، الرقم/٢٦٤٢٨، والحاكم في المستدرك، ١٨٧/١، الرقم/٣٥٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤١٥/١، الرقم/٧٥٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٨/٣١۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢١٥/٢، الرقم/٧٠١٨، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٧٤، ٧٥۔

اسے امام بخاری، احمد بن حنبل، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷛ فرماتے ہیں:** میں رسول اللہ ﷺ کی تمام احادیث یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا۔ مجھے قریش کے کچھ لوگوں نے منع کیا اور کہا: کیا تم آپ ﷺ سے سنی جانے والی تمام احادیث کولکھ لیتے ہو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضامندی (دونوں حالتوں) میں کلام فرماتے ہوں گے۔ (تم ایسا نہ کیا کرو) چنانچہ میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنے دہن مبارک کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم ضرور لکھو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس منہ سے کسی بھی حالت میں حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦۔ **حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے،** وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ سے احادیث سنتے ہیں وہ (سب کی سب) ہمیں یاد نہیں ہوتیں، کیا ہم انہیں لکھ نہ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! تم ضرور لکھا کرو۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے بھی اِسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

٧. **وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَحَادِيْثَ، أَفَتَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَكْتُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.**

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الْمَقْدِسِيُّ: وَسَنَدُهُ حَسَنٌ.

٨. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ الْحَدِيثَ، فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ، فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :إِسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لِلْخَطِّ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٩. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﵁، أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَرْوِيَ مِنْ حَدِيْثِكَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعِيْنَ بِكِتَابِ يَدِيْ مَعَ**

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٣/١٩٧، الرقم/٥٠٢٧، وابن حبان في الصحيح، كتاب العتق، باب الكتابة، ١٠/١٦١، وعبد الرزاق في المصنف، ٨/٤١، الرقم/١٤٢٢٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٧٤، ٨١، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١١٦۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٣٩، الرقم/٢٦٦٦؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٤١٨، الرقم/٧٦٤؛ والخطيب البغدادي في الجامع ـــ

۷۔ **انہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے** کہ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ سے احادیث سنتے ہیں کیا آپ ﷺ ہمیں اِجازت دیتے ہیں کہ ہم ان کو لکھ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (لکھ لیا کرو)۔

اسے امام نسائی، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی کہتے ہیں: اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۔ **حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کرتے ہیں:** انصار میں سے ایک شخص آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ آپ ﷺ سے حدیث سنا کرتا تو وہ اسے اچھی لگتی لیکن وہ اسے یاد نہ کر پاتا اُس نے اِس (اپنے حافظے) کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کی، کہنے لگا کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے احادیث سنتا تو ہوں مجھے بہت پسند بھی ہیں لیکن میں انہیں (زیادہ عرصہ کے لیے) یادنہیں رکھ پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ فرمایا (یعنی لکھ لیا کرو، اس طرح تمہیں یاد رہیں گی)۔

اسے امام ترمذی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷛ سے مروی ہے** کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کی احادیث باقی لوگوں تک بھی پہنچاؤں اس لئے میری خواہش ہے کہ اپنے دل میں حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ اِنہیں اپنے ہاتھ

.... لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۲٤۹/۱، الرقم/۵۰۳۔

۹: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ۱۳٦/۱، الرقم/٤۸۵؛ والعظيم آبادي في عون المعبود، ۵۷/۱۰۔

قَلْبِي، إِنْ رَأَيْتَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ كَانَ حَدِيْثِيْ، ثُمَّ اسْتَعِنْ بِيَدِكَ مَعْ قَلْبِكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٠. **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَنَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ نُحِبُّ أَنْ نَحْفَظَهَا، أَوْنَكْتُبُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مَا يَكُونُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَإِنِّي لَا أَقُولُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا إِلَّا حَقًّا.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١١. **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: تَحَدَّثُوا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا، فَقَالَ: أُكْتُبُوْاوَلَا حَرَجَ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَأَخْرَجَ الْخَطِيْبُ نَحْوَهُ.

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٥٣/٢، الرقم/١٥٥٣، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ٧٧/١-٧٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ٤٧٠/١، الرقم/٦٢٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣٣/٨، والعيني في عمدة القاري، ٦٢/١٨۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٦/٤، الرقم/٤٤١٠؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٧٢-٧٣؛ والرامهرمزي في ـــ

سے لکھ بھی لیا کروں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو (میں لکھ لیا کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر واقعی میری احادیث روایت کرنا چاہتے ہو تو حفظ کے ساتھ ساتھ کتابت بھی (ضرور) کیا کرو۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ **حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنا دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔** حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم انہیں یاد کر لیں کیا (اس مقصد کے لئے) ہم انہیں لکھ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: جو آپ ﷺ سے ناراضگی اور خوشی کی حالت میں صادر ہوا ہو (وہ بھی لکھ لیا کریں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لکھ لیا کرو کیونکہ میں غصے اور خوشی کی حالت میں صرف حق بات ہی کہتا ہوں۔

اسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۔ **حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: احادیث بیان کیا کرو اور (یہ بات ذہن میں رکھو کہ) جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کر لے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں تو انہیں ہم (ہمیشہ یاد رکھنے کے لئے) لکھ لیتے ہیں (اس میں کوئی حرج تو نہیں؟)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لکھ لیا کرو، کوئی حرج نہیں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

.... المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٣٦٩؛ وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه/ ٤٧٠، الرقم/٦٢٦؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٧٦/٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٣/٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٥١/١، والهندي في كنز العمال، ١٠١/١٠، الرقم/٢٩٢١٨۔

١٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي سُنَنِهِ مَوْقُوْفًا عَلٰى أَنَسٍ، وَفِيْهِ أَيْضًا مِثْلُهُ مَوْقُوْفًا عَلٰى عُمَرَ وَابْنِهِ عَبْدِ اللهِ وَابْنِ عَمْرٍو ﷺ، وَحَدِيْثُ عُمَرَ صَحِيْحٌ أَخْرَجَهُ أَيْضًا: الْبَغَوِيُّ فِي 'شَرْحِ السُّنَّةِ'، وَالْحَاكِمُ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ'، مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ نَفْسَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ[١].

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَمْرٍو ضَعِيْفٌ، أَخْرَجَهُ أَيْضًا الْحَاكِمُ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ'، مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ جَرِيْجٍ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ضَعِيْفٌ[٢].

١٢: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٧٠؛ والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٧٠، الرقم/٦٣٧؛ والرامهرمزي في المحدث الفاضل/٣٦٨.

[١] أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، ١٣٨، الرقم/٤٩١، ٤٩٧-٤٩٨؛ والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٤٦، الرقم/٧٠٤؛ والحاكم في المستدرك، ١/١٨٧-١٨٨، الرقم/٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١؛ والبغوي في شرح السنة، باب كتابة العلم، ١/٢٩٥؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٢-٧٣.

[٢] أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٨٨، رقم/٣٦٢؛ والذهبي في ـــــ

۱۲۔ **حضرت انس بن مالک** ﷛ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: علم کو لکھ کر محفوظ کر لیا کرو۔

ایک روایت میں **الكتابة** کی جگہ **الكتاب** کا لفظ آیا ہے۔

اسے امام قضاعی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اسے امام درمی نے اپنی 'السنن' میں حضرت انس بن مالک ﷛ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ امام دارمی کی 'السنن' میں ہی اسی طرح کی موقوف روایات سیدنا عمر فاروق ﷛، ان کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷭ سے بھی مروی ہیں۔ حضرت عمر فاروق ﷛ کی روایت صحیح ہے، جسے امام بغوی نے بھی 'شرح السنۃ' میں اور امام حاکم نے 'المستدرک' میں حضرت عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان کے طریق سے حضرت عمر بن خطاب سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حضرت عبد للہ بن عمرو بن العاص ﷛ کی روایت ضعیف ہے۔ اسے امام حاکم نے 'المستدرک' میں عبد اللہ بن مؤمل کے طریق سے حضرت ابن جریج سے روایت کیا ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مؤمل ضعیف راوی ہیں۔

.... میزان الاعتدال، ٤/٢٠٧۔

وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ فِي 'الْجَامِعِ' مَرْفُوْعًا، وَفِي 'تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ' مَوْقُوْفًا، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مَوْقُوْفٌ، لَا يَصِحُّ رَفْعُهُ[١].

وَأَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ' مَوْقُوْفًا عَلٰى أَنَسٍ ﷺ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ فِي 'مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ': رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْكَبِيْرِ'، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ[٢].

وَالْأَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ فِي كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَإِبَاحَتِهَا وَالْأَمْرِ بِهَا كَثِيْرَةٌ، وَالَّتِي مَرَّتْ هِيَ أَصَحُّ مَا وَرَدَ فِيْهَا.

---

[١] أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢٢٨/١، الرقم/٤٣٩-٤٤٠؛ وأيضًا في تقييد العلم، ٩٧/١.

[٢] أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٦/١، الرقم/٧٠٤؛ وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١٥٢/١.

خطیب بغدادی نے اِس روایت کو اپنی کتاب 'الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع' میں مرفوعا روایت کیا ہے۔ جب کہ اُنہوں نے اپنی دوسری کتاب '**تقیید العلم**' میں اسے موقوفًا روایت کیا ہے۔ نیز وہ یہ بھی فرماتے ہیں: یہ حدیث موقوف ہے، اسے مرفوع بنانا درست نہیں۔

امام طبرانی نے اس حدیث کو '**المعجم الکبیر**' میں حضرت انس بن مالک ﷛ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی 'مجمع الزوائد' میں بیان فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے '**المعجم الکبیر**' میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال 'صحیح (مسلم)' کے رجال ہیں۔

کتابتِ حدیث، اس کی اباحت اور اس کے حکم کے بیان میں بہت زیادہ احادیث مبارکہ اور آثار کریمہ موجود ہیں۔ جن روایات کا تذکرہ گزر چکا ہے وہ اس باب میں وارد ہونے والی صحیح ترین روایات ہیں۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ فِي كتابة الْحَدِيْثِ

١٣. عَنْ عَلِيٍّ ﵁ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من عاهد ثم غدر، ٣/١١٦٠، الرقم/٣٠٠٨، وأيضًا في كتاب الفرائض، باب إثم من تبرأ من مواليه، ٦/٢٤٨٢، الرقم/٦٣٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩٤-٩٩٨، الرقم/١٣٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨١، الرقم/٦١٥، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في تحريم المدينة، ٢/٢١٦، الرقم/٢٠٣٤، والترمذي في السنن، كتاب الولاء والهبة، باب ما جاء فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه، ٤/٤٣٨، الرقم/٢١٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم/٤٢٧٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٢٦٣، الرقم/١٧١٥٣.

﴿ کتابتِ حدیث کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَقوال ﴾

۱۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور جو کچھ اس کتابچہ میں ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کوہِ عیر سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ اس کا کوئی فرض یا نفل بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کا امان دینا ایک (جیسا برابر) ہے جس (کی پاسداری) کے لئے ادنی سے ادنی مسلمان بھی کوشش کرے گا (یعنی اگر ایک مسلمان نے کسی کو امان دی اور معاہدہ کیا تو سب اس کی پاسداری کریں گے) اور جس نے مسلمان کی دی امان کو توڑ دیا (یعنی مسلمان کے کئے معاہدے کی پاسداری نا کی) تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا: قِيْلَ وَقَالَ؛ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ؛ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَكَانَ كَاتِبَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: لا يسألون الناس إلحافا، ٢/٥٣٧، الرقم/١٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم/٥٩٣، ، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٩، الرقم/١٨٢٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٧، الرقم/٥٧١٩، والحاكم في معرفة علوم الحديث/١٠٠.

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الجنة تحت بارقة السيوف، ٣/١٠٣٧، الرقم/٢٦٦٣، وأيضا في كتاب الجهاد والسير، باب كان النبي ﷺ إذا لم يقاتل أول النهار أخر القتال حتى تزول الشمس، ٣/١٠٨٢، الرقم/٢٨٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة تمني لقاء العدو والأمر بالصبر ←

۱۴۔ **شعبی بیان کرتے ہیں:** حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے مجھے بتایا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور کہا: مجھے کچھ ایسی چیزیں لکھ بھیجیں جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھی ہیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انکے لئے جواباً لکھا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین طرح کے اعمال کو سخت ناپسند فرمایا ہے: ایک فضول گوئی، دوسرا فضول خرچی اور تیسری چیز کثرت سے سوال کرنا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۵۔ **حضرت موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے سالم ابو نصر سے روایت ہے جو کہ حضرت عمر بن** عبید کے غلام اور اُن کے کاتب بھی تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی نے عمر بن عبید اللہ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لو! جنت تلواروں کے سائے تلے ہے (یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔)

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.........عند اللقاء، ٣/١٣٦٢، الرقم/١٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٥٣، الرقم/١٩١٣٧، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية تمني لقاء العدو، ٣/٤٢، الرقم/٢٦٣١۔

١٦. عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عليه السلام فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هٰذَا. قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ: كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ.

١٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٢، الرقم/٩٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب الديات، باب أيقاد المسلم بالكافر، ٤/١٨٠، الرقم/٤٥٣٠، والنسائي في السنن، كتاب القسامة، باب القود بين الأحرار والمماليك، في النفس، ٨/١٩، الرقم/٤٧٣٤، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٣٧-٥٣٨، الرقم/١٢٤٨، والبزار في المسند، ٢/٢٩٠، الرقم/٧١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٣٣، الرقم/١٣٥٤١، وأيضًا في معرفة السنن والآثار، ٦/٢٦٩، الرقم/٤٩٨٥.

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب ما كان من ←

۱۶۔ **قیس بن عباد سے مروی ہے۔** وہ بیان کرتے ہیں: میں اور اشتر بن مالک دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی خاص بات تعلیم فرمائی جو عام لوگوں کو نہ سکھائی ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر جو کچھ اس کتاب میں ہے۔ مسدد کا بیان ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔ امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ آپ نے اپنی تلوار کے غلاف سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا: سب مسلمانوں کا خون ایک جیسا ہے۔ غیر مسلموں کے خلاف وہ ایک دوسرے کے دست و بازو ہیں۔ ان کا ادنیٰ فرد بھی ذمہ داری میں کوشاں ہوگا۔ آگاہ رہو کہ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو اس کے ذمہ (عہد) کے دوران قتل کیا جائے گا جو دین میں نئی بات گھڑے تو اس کا وبال (گناہ) اسی پر ہوگا۔ جس نے نیا دین نکالا یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ مسدد نے ابن ابی عروبہ سے روایت کی: آپ نے ایک کتاب نکالی (اور اس میں سے مذکورہ احکام بیان فرمائے)۔

اسے امام احمد بن حنبل نے اور امام ابو داود نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۷۔ **حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی تھی۔ فرمایا: جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کر لیں۔

.... خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية في الصدقة، ٢/٨٨٠، الرقم/٢٣٥٥، وأيضًا في كتاب الحيل، باب في الزكاة، ٦/٢٥٥١، الرقم/٦٥٥٥، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ٢/٩٦، الرقم/١٥٦٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب إذا أخذ المصدق سنا دون سن أو فوق سن، ١/٥٧٥، الرقم/١٨٠٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٢، الرقم/٢٢٧٣۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

١٨. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَكْتُبُ، إِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً: قُسْطَنْطِيْنِيَةُ أَوْ رُوْمِيَّةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ: لَا، بَلْ مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ أَوَّلاً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١/٥٤، الرقم/١١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٨، الرقم/٧٣٨٣، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٨، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب أبي هريرة ﷺ، ٥/٦٨٦، الرقم/٣٨٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٣٤، الرقم/٥٨٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٣، الرقم/١٧٥٢؛ والدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٦، الرقم/٤٨٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٠، والبيهقي في المدخل، ١/٤١٢، الرقم/٧٤٨، والقزويني في التدوين، ١/٤٦٦.

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٦؛ الرقم/٦٦٤٥، ـــ

اسے امام بخاری، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸۔ **وہب بن منبہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں:** میں نے ابو ہریرہ ﷛ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ حضور ﷺ سے احادیث روایت کرنے والا نہیں سوائے جو کچھ حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷛ کی طرف سے روایت ہوا، کیونکہ وہ احادیث کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

اسے امام بخاری، احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷛ سے مروی ہے:** ہم رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ کر احادیث لکھ رہے تھے۔ اِسی دوران آپ ﷺ سے سوال ہوا کہ قسطنطنیہ یا روم میں سے کون سا علاقہ پہلے فتح ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (شاہِ روم) ہرقل کا شہر (روم) ہی پہلے فتح ہو گا۔ (ہم نے یہ حدیث بھی لکھ لی۔)

اسے امام احمد بن حنبل اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

.... والدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، الرقم/٤٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢١٩، الرقم/١٩٤٦٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٥٣، ٥٩٨، الرقم/٨٥٥٠، ٨٦٦٢، وابن أبي عاصم في الأوائل/٩٠، الرقم/١١٠، وإسناده حسن، والطبراني في الأوائل/٦١/٨٩، وابن حماد في الفتن، ٢/٤٧٩، الرقم/١٣٤٤۔

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ أَوَّلِهِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ[١].

٢٠. عَنْ مُجَاهِدٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَا: سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﵁ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بِيَدِهِ وَيَعِيْهِ بِقَلْبِهِ وَكُنْتُ أَعِيْهِ بِقَلْبِي وَلَا أَكْتُبُ بِيَدِي. وَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْكِتَابِ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ.

رَوَى أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

رَوَى الْخَطِيْبُ وَالْهَيْثَمِيُّ نَحْوَهُ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَلَهُ طُرُقٌ أُخْرٰى.

٢١. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ

---

[١] أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٦/٢، الرقم/٦٦٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤٦٨/٤، ٥٩٨، الرقم/٨٣٠١، ٨٦٦٢.

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٣/٢، الرقم/٩٢٢٠؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤١٣/١، الرقم/٧٥١؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٨٣؛ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٥١/١؛ والعسقلاني في فتح الباري، ٢٠٧/١.

٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش ـــ

امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کے آغاز میں کچھ الفاظ کے اضافے سے روایت کی ہے۔ امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث شیخین یعنی امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۰۔ مجاہد اور مغیرہ بن حکیم، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے فرمایا: ہم نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷛ کے، کیونکہ وہ احادیث کو دل میں یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھ بھی لیا کرتے تھے جبکہ میں صرف دل میں یاد کرتا تھا (اور ان احادیث کو) ہاتھ سے لکھتا نہیں تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کی طرف سے (مروی احادیث) لکھنے کی اجازت طلب کی، تو رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں (اپنی احادیث لکھنے کی) اجازت عطا دی تھی۔

اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

خطیب بغدادی اور امام ہیثمی نے بھی اِسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا: اس حدیث کی اسناد حسن ہیں اور یہ روایت کئی اور طرق سے بھی مروی ہے۔

۲۱۔ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ ﷛ کو پیغام بھجوایا کہ آپ مجھے وہ چیزیں بتائیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے حضرت جابر بن سمرہ ﷛ نے میری طرف یہ لکھ کر بھیجا کہ

.... والخلافة في قريش، ۳/۱٤٥۳، الرقم/۱۸۲۲؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/۸۹، الرقم/۲۰۸٦۲؛ وأبو يعلى في المسند، ۱۳/٤٥٦، الرقم/۷٤٦۳۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: عُصَيْبَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُوْنَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى، أَوْ آلِ كِسْرٰى. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ، فَاحْذَرُوْهُمْ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا أَعْطَى اللهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا، فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنَا الْفَرَطُ عَلٰى الْحَوْضِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٢٢. **عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ** أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي حَارِثَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ، وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّ أَيَّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا. ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ إِلَيَّ، فَكَتَبْتُ إِلٰى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٢٦، الرقم/١٨٠١٥؛ والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق، ٧/٣١٣، الرقم/٤٦٨٠؛ والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٠٥، الرقم/٥٥٥؛ وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٢٠١، الرقم/١٨٨٢٩۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک قیامت نا آجائے یا تم پر بارہ خلفاء حکومت نہ کر لیں۔ وہ تمام (خلفاء) اہل قریش میں سے ہوں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: کہ مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا گروہ کسریٰ کے یا کسریٰ کی اولاد کے محلات (سفید گھر) کو فتح کرے گا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے (بھی) سنا، قیامت کے قریب میں جھوٹے (مدعیان نبوت) ظاہر ہوں گے ان سے بچو، اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جب اللہ پاک تم میں سے کسی کو (دنیوی مالی) خیر عطا فرمائے تو اسے چاہئے کہ (سب سے پہلے) خود اپنے آپ سے اور اپنے گھر والوں (پر خرچ کرنے) سے ابتدا کرے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: میں حوض کوثر پر (تم سب سے) پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۔ عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن جعفر انصاری اور پھر بنو حارثہ میں سے بھی کسی شخص نے انہیں یہ خبر دی کہ جب اُسید بن حضیر یمامہ کے گورنر تھے تو مروان نے انہیں لکھا کہ حضرت معاویہ ﷺ نے ان کی طرف یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ جس شخص کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ اُسے جہاں بھی پائے، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہی خط مروان نے مجھے لکھا اور میں نے مروان کو جوابی خط لکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ جب اس (مالِ مسروقہ) کو چوری کرنے والے شخص سے خریدنے والا غَيْرُ مُتَّهَمٍ ہو، تو اس مالِ مسروقہ کی ملکیت رکھنے والے کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ اگر وہ چاہے تو جس سے وہ چوری ہو گیا اس سے اس کی قیمت کے بدلے خرید لے، اور اگر چاہے تو چوری کرنے والے کا پیچھا کرے۔ (پھر آپ ﷺ کے بعد) حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے اور حضرت عمر فاروق ﷺ اور حضرت عثمان غنی ﷺ

فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي إِلٰى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلٰى مَرْوَانَ إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنِّي أَقْضِي فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا فَأَنْفِذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا أَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٣. **عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ**: أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَتَبَ إِلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ زَمَنَ الْحَرَّةِ، يُعَزِّيهِ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَقَوْمِهِ؛ وَقَالَ: أُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللهِ ﷻ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ؛ وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٢٤. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ** ﷺ **قَالَ**: أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧٠، الرقم/١٩٣١٨؛ وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٧٠، الرقم/٧٢٨١؛ والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٠٦، الرقم/٥١٠٦؛ والحميدي في الجمع بين الصحيحين، ١/٥١٤، الرقم/٨٣٩؛ وأبو بكر الشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٢٧، الرقم/٢١٠٤.

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٠، الرقم/١٨٨٠٢، ـــــ

نے بھی اِسی طرح فیصلہ فرمایا۔ مروان نے میرا خط امیر معاویہ ﷺ کو بھیج دیا۔ (اسے پڑھنے کے بعد) امیر معاویہ ﷺ نے دوبارہ مروان کو خط لکھا کہ تم اور اُسید مجھے کوئی حکم نہیں دے سکتے بلکہ میں تمہیں حکم دے سکتا ہوں کیونکہ میں تم دونوں پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں، لہٰذا میرے احکام کو نافذ کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ ﷺ کا یہ خط میرے پاس بھیجا تو میں نے کہا: جب تک میں گورنر ہوں میں وہ فیصلہ نہیں کروں گا جو حضرت معاویہ ﷺ نے کہا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۔ **حضرت علی بن زید نے حضرت نضر بن انس ﷺ سے روایت کیا ہے** کہ حضرت زید بن ارقم ﷺ نے واقعہ حرہ کے دنوں میں حضرت انس بن مالک ﷺ کو اُن کی اولاد اور قبیلے کے لوگوں میں سے شہید ہونے والوں پر تعزیتی خط لکھا اور کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خصوصی انعام کی خوش خبری سناتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں اور پوتوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! انصار کی بیویوں، بہوؤں اور بیٹوں کی بہوؤں کی بھی مغفرت فرما (گویا انصار اور اُن کی پوری نسل کی مغفرت فرما)۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۴۔ **حضرت عبد اللہ بن عکیم ﷺ فرماتے ہیں** کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی پہنچا: مردار کے چمڑے اور پٹھوں (اعصاب) سے نفع حاصل نہ کرو۔

.... والترمذي في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء جلود الميت إذا دبغت، ٤/٢٢٢، الرقم/١٧٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب من قال لا ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، ٢/١١٩٤، الرقم/٣٦١٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٠٦، الرقم/٢٥٢٧٦-٢٥٢٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٠، الرقم/٢٤٠٧۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٥. **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ لِبَنِيْهِ وَلِبَنِي أَخِيْهِ: تَعَلَّمُوْا، فَإِنَّكُمْ صِغَارُ قَوْمٍ الْيَوْمَ، وَتَكُوْنُوْا كِبَارَهُمْ غَدًا، فَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ مِنْكُمْ فَلْيَكْتُبْ.**

رَوَى أَحْمَدُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٦. **عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَمْرٍو: مَا يَكْتُبُوْهُ؟ قَالَ: الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا يَوْمَئِذٍ مِنْهُ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٧. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: مَا يُرَغِّبُنِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَأَمَّا الصَّادِقَةُ فَصَحِيْفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرْضٌ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضي الله عنه كَانَ يَقُوْمُ عَلَيْهَا.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في العلل ومعرفة الرجال، ٢/٤١٧، الرقم/٢٨٦٥، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٢٢٩؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٣/٢٥٩ـ

٢٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتاب العلم، ٣/٣١٩، الرقم/٣٦٥٠ـ

٢٧: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٨، ←

اسے امام احمد بن حنبل نے اور امام ترمذی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۔ حضرت محمد بن ابان کہتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے بچوں اور بھتیجوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے: علم حاصل کرو کیونکہ ابھی تم قوم کے چھوٹے (یعنی بچے) ہو اور کل تم ان کے بڑے بن جاؤ گے۔ اگر تم میں سے کسی کو کوئی بات یاد نہیں رہتی تو وہ اُسے لکھ لیا کرے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۔ حضرت ولید بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عمرو رضی اللہ عنہ سے (سوالاً) کہا کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ خطبہ لکھ رہے ہیں جو انہوں نے اس دن حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا۔

اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: مجھے صرف صادقہ اور وہط نے زندگی کا شوق دیا۔ **الصادقة** (حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر مشتمل) وہ صحیفہ ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (سُن کر) لکھا اور **وھط** وہ زمین ہے جسے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بطور صدقہ دیا تھا، وہ اُس کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم/۹۶، وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ۱/۷۲، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ۱/۸٤، والرامهرمزي في المحدث الفاصل، ۱/۳٦۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/۱۷٥-۱۷٦، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۲/۷۲۔

٢٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَرَوَى الدَّارِمِيُّ أَيْضًا مِثْلَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما[١].

٢٩. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَساً كَانَ يَقُولُ لِبَنِيهِ: يَا بُنَيَّ، قَيِّدُوا هَذَا الْعِلْمَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

٣٠. عَنْ شُرَحْبِيْلَ أَبِي سَعْدٍ، قَالَ: دَعَا الْحَسَنُ بَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ وَبَنِي أَخِي، إِنَّكُمْ صِغَارُ قَوْمٍ، يُوشِكُ أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخِرِينَ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ أَنْ يَرْوِيَهُ، أَوْ قَالَ: يَحْفَظَهُ، فَلْيَكْتُبْهُ، وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ.

٢٨: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٧؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٧، ١٨٨، الرقم/٣٥٩، ٣٦٠؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٦، الرقم/٧٥٨، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٨٨-

[١] أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٨-

٢٩: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٧، الرقم/٤٩١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٢٠٨، الرقم/٦٥٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٣، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٦-

٣٠: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٤٠، ـــــ

۲۸۔ **حضرت عمرو بن ابو سفیان ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے** حضرت عمر فاروق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: علم کو لکھ کر محفوظ کیا کرو۔

اسے امام دارمی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

امام دارمی نے اسی کی مثل روایت حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے بھی روایت کی ہے۔

۲۹۔ **حضرت ثمامہ بن عبید اللہ بن انس سے مروی ہے کہ** حضرت انس ﷺ اپنے بچوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے: اے میرے بچو! علم کو (لکھ کر) محفوظ کر لیا کرو۔

اسے امام دارمی اور امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

۳۰۔ **حضرت شرحبیل ابو سعد بیان کرتے ہیں:** امام حسن مجتبیٰ ﷺ نے اپنے بچوں اور بھتیجوں کو بلایا اور اُنہیں (نصیحتاً) فرمایا: اے میرے بچو اور بھتیجو! تم ابھی (اس) قوم کے چھوٹے (یعنی کم عمر بچے) ہو اور جلد ہی تم دوسروں (یعنی اپنی بعد والی نسل) کے بڑے بن جاؤ گے۔ (اس لیے اُن کی رہنمائی کے لیے ضروری ہے کہ) تم علم حاصل کرو اور اگر تم میں سے کوئی اس قابل نہیں ہے کہ وہ اُس علم کو آگے بیان کر سکے یا فرمایا یاد رکھ سکے تو اُسے چاہیے کہ وہ لکھ لیا کرے اور اسے (لکھ کر) اپنے گھر میں رکھ لے (تا کہ بوقت ضرورت وہ کام آ سکے)۔

.... الرقم/۵۱۱، والبخاري في التاريخ الكبير، ۴۰۷/۸، الرقم/۳۵۰۱، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ۳۷۱/۱، الرقم/۶۳۲، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۸۲/۱، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/۹۱، وأيضًا في الكفاية في علم الرواية/۲۲۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۵۹/۱۳۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

٣١. **عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ﷺ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.**

رَوَى الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٢. **عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ لَهُ: هَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْكَ. قَالَ: نَعَمْ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٣١: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٧، الرقم/٤٩٣؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٤٠٨، الرقم/٧٣٩؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٤١١؛ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٤/٧٢.

٣٢: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٤؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٤، الرقم/٢٦٤٣٢، وأبو خيثمة في العلم/٣٢، الرقم/١٣٧؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٢٢٣، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤٢٠، الرقم/٧٧١، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٢٧٥، وأيضًا في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٣٤، والهيثمي في مسند الحارث (زوائد الهيثمي)، ١/١٩٣، الرقم/٥٠.

اسے امام دارمی نے اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

۳۱۔ حضرت حسن بن جابر رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ انہوں نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے علم کی کتابت (کے درست یا غلط ہونے) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: اس (علم کو لکھ کر محفوظ کرنے) میں کوئی حرج نہیں۔

اسے امام دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۔ حضرت بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں: میں جو احادیث مبارکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنتا تھا اُنہیں لکھ لیا کرتا تھا۔ جب میں نے ان کے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو میں ان کے پاس ان کی (بیان کردہ احادیث پر مشتمل) کتاب لیکر حاضر ہوا، اس (کتاب) کو ان کے سامنے پڑھا اور ان سے عرض کیا: یہ (احادیث پر مشتمل مجموعہ کتاب) وہ ہے جو میں نے آپ سے سنی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں (درست ہے اور اس لکھنے پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا)۔

اسے امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ، قَالَ: رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَى أَكُفِّهِمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٤. عَنْ عَنْتَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِحَدِيثٍ، فَقُلْتُ: أَأَكْتُبُهُ عَنكَ؟ قَالَ: فَرَخَّصَ لِي، وَلَمْ يَكَدْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣٥. عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: جَاءَ أَبُوْ قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فَنَظَرَ فِيْهِ فَدَعَا بَطَسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيْهِ وَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمُ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمَ. قَالَ حُصَيْنٌ: فَقَالَ مُرَّةُ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ لَمْ يَمْحُهُ وَلٰكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣٣: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٣؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٤٢٢، الرقم/٧٧٧؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٨، الرقم/٢٨٢؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٥۔

٣٤ أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٤۔

٣٥: خرجه الدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ١/١٣٤، الرقم/٤٧٧۔

۳۳۔ **حضرت عبد اللہ بن حنش بیان کرتے ہیں:** میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس (ان سے مروی احادیث کو) لکڑی کی نِب بنا کر اُس سے اپنی ہتھیلیوں پر لکھ رہے ہیں۔ (جو بعد ازاں مختلف صحیفوں میں نقل کر لی جاتیں)

اسے امام دارمی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۴۔ **حضرت عنترہ بیان کرتے ہیں:** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حدیث روایت کی تو میں نے عرض کیا: کیا میں آپ سے مروی احادیث کو لکھ لیا کروں؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے (احادیث لکھنے کی) اجازت دے دی مگر ممکن تھا کہ وہ مجھے اجازت نہ دیتے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳۵۔ **حضرت مرہ ہمدانی بیان کرتے ہیں:** ابو قرہ کندی شام سے ایک تحریر لے کر آئے اور اسے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جائزہ لے کر ایک بڑی طشت منگوائی پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس تحریر کو پانی میں دھو دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ (اسی طرح کی) کتابوں کی پیروی کرنے اور اپنی کتاب (کو پڑھنا) ترک کر دینے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے۔ حصین (نامی راوی) بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرہ نے فرمایا: اگر اس میں قرآن پاک یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے متعلق کوئی چیز ہوتی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اسے ہرگز نہ مٹاتے، لیکن وہ اہل کتاب کی کتابوں میں سے کوئی کتاب تھی۔ (اس لئے اسے مٹا دیا)۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﵁: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَذِنَ لَهُ.... فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي، إِنِّي جِئْتُكَ لِنَنْظُرَ فِي أَمْرِ الْجَدِّ.... قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فَسَأَكْتُبُ لَكَ فِيْهِ. فَكَتَبَهُ فِي قِطْعَةِ قَتَبٍ.... فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ثُمَّ قَرَأَ قِطْعَةَ الْقَتَبِ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٣٧. عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ سَابِطٍ فِي أَلْوَاحٍ.

رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَذَكَرَهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٣٨. عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِالْكِتَابِ فَقُلْتُ: هٰذَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ، قَالَ: نَعَمْ.

٣٦: أخرجه الدارقطني في السنن، ٤/٩٣-

٣٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٢٥؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/٧٢؛ ويحيى ابن معين في التاريخ، ٣/٥١٦، الرقم/٢٥٢١؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٩-

٣٨: أخرجه أبو خيثمة في كتاب العلم/٣٢، الرقم/١٣٧، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤٢٠، الرقم/٧٧١، وابن سعد في ــــ

۳۶۔ **حضرت زید بن ثابت ﷜ بیان کرتے ہیں** کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب ﷜ نے اُن سے ملاقات کی اجازت مانگی۔ انہوں نے اجازت دے دی تو حضرت عمر ﷜ نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے میں آپ کے پاس آیا ہوں تا کہ ہم دادا کی میراث کے معاملہ میں سوچ بچار کریں ...... حضرت زید بن ثابت ﷜ نے کہا: میں جلد ہی آپ کے لئے اس (مسئلہ) میں (شرعی حکم) لکھ دوں گا۔ پھر حضرت زید بن ثابت ﷜ نے اُن کے لیے (جد کی میراث کے متعلق ایک تحریر) اونٹ کے پالان کے چھوٹے ٹکڑے پر لکھ دی۔ پھر حضرت عمر فاروق ﷜ نے لوگوں کے سامنے خطاب کیا اور ان کو اونٹ کے پالان کے چھوٹے ٹکڑے پر (حضرت زید بن ثابت کے ہاتھ کی) لکھی تحریر پڑھ کر سنائی۔

اسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۔ **حضرت ربیع بن سعد بیان کرتے ہیں:** میں نے حضرت جابر کو دیکھا کہ وہ ابن سابط کے پاس (ان سے مروی احادیث کو) تختیوں پر لکھا کرتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابن عبد البر نے بھی ذکر کیا ہے۔

۳۸۔ **حضرت بشیر بن نہیک نے فرمایا ہے:** میں حضرت ابوہریرہ ﷜ سے مروی (ہر) حدیث کو لکھ لیا کرتا تھا۔ جب میں نے ان کے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو (احادیث پر مشتمل لکھی) کتاب لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی یہ (وہ تمام احادیث ہیں) جن کا میں نے آپ سے سماع کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ ﷜ نے فرمایا: ہاں (یعنی احادیث اور ان کی کتابت پر کوئی اعتراض وارد نا فرمایا۔)

.... الطبقات الکبری، ۲۲۳/۷، والخطیب في الکفایة في علم الروایة/۲۷۵، وفي الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۱۳۴/۲، الرقم/۱۴۰۸، وذکره الهیثمي في مسند الحارث (زوائد الهیثمی)، ۱۹۳/۱، الرقم/۵۰۔

رَوَى أَبُو خَيْثَمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

٣٩. عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى السُّوْقِ نَظَرَ فِي كُتُبِهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَزَادَ الْخَطِيْبُ: قَالَ عَمَّارٌ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: فِي الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ عَنْهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ غُدْوَةً حَتّٰى يَنْظُرَ فِي كُتُبِهٖ.

٤٠. عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَكْثَرْنَا عَلٰى أَنَسٍ أَلْقَى إِلَيْنَا سِجِلًّا، فَقَالَ: هَذِهٖ أَحَادِيْثُ، كَتَبْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَيْهِ. يُعَدُّ فِي الشَّامِيِّيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ.

٣٩: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ١/٣٢٥، الرقم/١٠١٦، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي، ٢/١٤، الرقم/١٠٣٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤٢٠، الرقم/٧٧٠، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١١٦۔

٤٠: أخرجه البخري في التاريخ الكبير، باب هبيرة، ٨/٢٤٠، الرقم/٢٨٥٨، وابن عدي في الكامل، ٥/٣٥٧، الرقم/١٥١٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٦٦٤، الرقم/٦٤٥٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٥، الرقم/٧٥٧، والخطيب ــــ

اسے امام ابو خیثمہ، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۹۔ **حضرت نافع سے روایت ہے** کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بازار جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ کر جاتے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اِن الفاظ کا اضافہ کیا ہے: حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا: کیا وہ حدیث کی کتب تھیں؟ اُنہوں نے کہا: ہاں۔

امام بیہقی کی اُنہی سے مروی ایک روایت میں ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر صبح اپنے گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے جب تک کہ وہ اپنی (حدیث کی) کتابوں کو نہ دیکھ لیتے۔

۴۰۔ **ہبیرہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے** کہ ہم جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بہت زیادہ حاضر ہوا کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک رجسٹر دیتے اور فرماتے: یہ احادیثِ رسول ﷺ ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر لکھی تھیں، پھر میں نے ان کو آپ ﷺ پر (اِصلاح اور تصدیق کی غرض سے) پیش بھی کیا تھا۔ حضرت ہبیرہ کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔

اسے امام بخاری 'التاریخ الکبیر' میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

.... البغدادي في تقييد العلم/۹۵، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/۳۶۷۔

٤١ . عَنْ أَبِي هِلَالٍ، قَالَ: قَالُوْا لِقَتَادَةَ: نَكْتُبُ مَا نَسْمَعُ مِنْكَ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكْتُبَ؟ وَقَدْ أَخْبَرَكَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُ يَكْتُبُ، قَالَ: ﴿قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَٰبٍۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَىٰ﴾.

رَوَاهُ ابْنُ الْجَعْدِ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ.

٤٢ . عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَكْثَرْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَخْرَجَ إِلَيْنَا مَجَالاً عِنْدَهُ، فَقَالَ: هٰذِهِ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَتَبْتُهَا وَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٤٣ . عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثْتُ

٤١: أخرجه ابن الجعد في المسند/١٦٢، الرقم/١٠٤٣، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٣٧٢؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٣، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٥٩/٣١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٧٥/٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٥٠٨/٢٣۔

٤٢: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٦٦٤/٣، الرقم/٦٤٥٢۔

٤٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ذكر أبي هريرة الدوسي ﷺ، ←

۴۱۔ **حضرت ابو ہلال نے فرمایا ہے:** لوگوں نے حضرت قتادہ سے پوچھا: کیا ہم وہ سب (احادیث) لکھ لیا کریں جو ہم آپ سے سنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (ضرور لکھ لیا کرو) تمہیں لکھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ حالانکہ لطیف (باریک بین) اور خبیر (سب کچھ جاننے والے رب تعالیٰ) نے تمہیں بتایا کہ وہ لکھتا ہے، اس نے (قرآن میں) فرمایا ہے: '(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں (محفوظ) ہے نہ میرا رب بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے٥'؟

اسے امام ابن الجعد اور امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۴۲۔ **حضرت معبد بن ہلال نے فرمایا ہے:** جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس کثرت کے ساتھ (حصول حدیث کے لئے) جاتے تو وہ ہمارے سامنے کتابیں نکالتے جو ان کے پاس تھیں (جس میں انہوں نے احادیث مبارکہ لکھی ہوئی تھیں) اور فرماتے: یہ وہ تمام احادیث ہیں جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنیں، پھر انہیں لکھا اور پھر میں نے (اصلاح کے لئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۳۔ **حضرت فضیل بن حسین بن عمرو بن اُمیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ**

.... ٥٨٤/٣، الرقم/٦١٦٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٧٤/١۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ بِحَدِيْثٍ فَأَنْكَرَهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنكَ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ سَمِعْتَهُ مِنِّي فَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدِي. فَأَخَذَ بِيَدِي إِلٰى بَيْتِهٖ، فَأَرَانِي كِتَابًا مِنْ كُتُبِهٖ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ ذَالِكَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ إِنِّي إِنْ كُنْتُ حَدَّثْتُكَ بِهٖ فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٤٤. عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﵄ أَنَّهُ وَجَدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﵁ صَحِيْفَةً، فِيْهَا: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵁ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ كِتَابٍ وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ عُمَرَ ﵁ فِي الصَّدَقَةِ......[١].

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄، قَالَ: خَيْرُ مَا قُيِّدَ بِهِ الْعِلْمُ الْكِتَابُ.

٤٤: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية، ١/٣٥٤، والجزائري في توجيه النظر، ٢/٧٧١۔

[١] أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩٠، الرقم/٧٠٤٨۔

٤٥: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٢۔

اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی تو انہوں نے اِس کا انکار کیا، میں نے عرض کیا: بے شک میں نے یہ حدیث آپ ہی سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا: اگر تم نے مجھ سے سنی ہے تو وہ یقیناً میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ پر مشتمل اپنی کتابوں میں سے ایک کتاب دکھائی، سو اُنہوں نے اِس حدیث کو (اِس کتاب میں لکھا ہوا) پا لیا اور فرمایا: بے شک میں نے تمہیں بتایا تھا کہ اگر میں نے تمہیں یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ یقیناً میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی۔

اسے امام حاکم اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۴۔ **حضرت نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تلوار کے دستہ میں ایک صحیفہ پایا جس میں لکھا تھا: پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار کے دستے میں زکوۃ کا صحیفہ پائے جانے والی روایت کی مثل حضرت انس بن مالک کے طریق سے حضور ﷺ سے بیان کی ہے (یعنی اس میں بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے دستے میں صحیفہ پایا گیا)۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴۵۔ **حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے:** علم کو محفوظ کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ کتابت ہے۔

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٤٦ . **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَأَنَا مَعَهُمْ، وَأَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. فَلَمَّا خَرَجَ الْقَوْمُ، قُلْتُ: كَيْفَ تُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ سَمِعْتُمْ مَا قَالَ، وَأَنْتُمْ تَنْهَمِكُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَضَحِكُوا، فَقَالُوا: يَا ابْنَ أَخِيْنَا، إِنَّ كُلَّ مَا سَمِعْنَا مِنْهُ عِنْدَنَا فِي كِتَابٍ.**

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٤٧ . **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ إِذَا حَدَّثَ فَكَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ، جَاءَ بِمِجَالٍ، فَأَلْقَاهَا، ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ أَحَادِيْثُ سَمِعْتُهَا وَكَتَبْتُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ.**

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَالْوَاسِطِيُّ.

٤٦: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥٢.

٤٧: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/ ٩٥؛ والواسطي في تاريخ واسط/ ٦٣، ٦٤؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٤١٥، الرقم/٧٥٧.

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۴۶۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:** آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ تھے اور میں بھی ان کے ساتھ (مجلس میں حاضر) تھا۔ میں اُن لوگوں میں سب سے کم عمر تھا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اُس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا۔ جب تمام لوگ چلے گئے تو میں نے کہا: آپ لوگ کیسے رسول اللہ سے (بکثرت) احادیث بیان کر لیتے ہیں؟ جبکہ آپ نے سن لیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟ آپ لوگوں کا حال یہ ہے کہ آپ ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کی احادیث (کو بیان کرنے) میں مشغول رہتے ہیں۔ اس پر وہ سب مسکرائے اور کہا: اے بھتیجے! ہم نے آپ ﷺ سے جو احادیث سنی ہیں وہ ہمارے پاس کتاب میں (لکھی ہوئی بھی) موجود ہیں (یعنی ہم نے انہیں لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے)۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۴۷۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ جب وہ حدیث بیان کرتے تو بکثرت لوگ جمع ہو جاتے۔ (ایک روز) وہ (احادیث نبویہ پر مشتمل) صحیفے لے آئے اور انہیں لوگوں کے سامنے رکھ دیا، پھر فرمایا: یہ وہ احادیث ہیں جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور لکھ لیا اور (لکھ کر) ان (احادیث) کو آپ ﷺ کے سامنے (اصلاح کے لئے) پیش بھی کیا تھا۔

اسے خطیب بغدادی اور امام واسطی نے روایت کیا ہے۔

٤٨ . عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ ﵂: يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ يَبْلُغُنِي أَنَّكَ تَكْتُبُ عَنِّيَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَكْتُبُهُ، فَقُلْتُ لَهَا: أَسْمَعُهُ مِنْكِ عَلٰى شَيءٍ، ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَسْمَعُهُ عَلٰى غَيْرِهٖ، فَقَالَتْ: هَلْ تَسْمَعُ فِي الْمَعْنٰى خِلَافًا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَتْ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٤٩ . عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِي أَبَا رَافِعٍ فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَذَا، مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَذَا، وَمَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلْوَاحٌ يَكْتُبُ فِيْهَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٥٠ . عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵁، قَالَ: كَانَ إِذَا حَدَّثَ فَكَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ جَاءَ بِمِجَالٍ فَأَلْقَاهَا، ثُمَّ قَالَ: هَذِهٖ أَحَادِيْثُ سَمِعْتُهَا وَكَتَبْتُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ.

٤٨: أخرجه الخطيب في الكفاية/٢٠٥۔

٤٩: أخرجه الخطيب في تقييد العلم/٩١–٩٢، والعسقلاني في الإصابة، ١٤٥/٤۔

٥٠: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤١٥/١، الرقم/٧٥٧؛ والخطيب في تقييد العلم/٩٥۔

۴۸۔ **حضرت عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔** وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ مجھ سے (میری بیان کردہ) حدیث لکھتے ہو پھر تم واپس لوٹ جاتے ہو، (اور کسی اور سے بھی اسی متعلق حدیث سن کر) اسے دوبارہ لکھتے ہو۔ میں نے ان سے عرض کیا: جی ہاں۔ میں آپ سے کسی بارے میں حدیث سنتا ہوں پھر واپس چلا جاتا ہوں، اور اُسے کسی اور سند سے بھی سنتا ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے ان (دونوں اسناد سے مروی احادیث) کے معنی میں فرق پایا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں (کوئی فرق نہیں پایا)۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے، پھر کوئی حرج نہیں۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۴۹۔ **حضرت عبید اللہ بن ابی رافع کا قول ہے:** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو رافع کے پاس آتے اور ان سے کہا کرتے تھے: (آپ بتائیں) فلاں روز رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا؟ فلاں روز رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا؟ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تختیاں ہوا کرتیں تھیں جن پر وہ (حضور ﷺ کی سنتیں اور حدیثیں) لکھ لیا کرتے تھے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۵۰۔ **حضرت ہبیرہ بن عبد الرحمٰن کے طریق سے حضرت انس سے مروی ہے** کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب درس حدیث دیا کرتے تھے اور لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ کئی صحیفے لے آتے اور اُسے لوگوں کو دیتے اور فرماتے یہ (وہ تمام) احادیث ہیں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سن کر لکھی تھیں اور (لکھنے کے بعد) آپ ﷺ کی خدمت میں (تصدیق کے لیے) پیش بھی کیں تھیں۔ (یعنی یہ وہ احادیث ہیں جنکی کتابت کی تصدیق خود رسول اللہ نے فرمائی ہے)۔

مِجَالٌ، جَمْعُ مُجَلَّةٍ، وَالْمُجَلَّةُ صَحِيْفَةٌ يُكْتَبُ فِيْهَا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٥١. عَنِ النَّضْرِ وَمُوْسٰى – ابْنَي أَنَسٍ – عَنْ أَبِيْهِمَا أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَهُمَا بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَالآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَعَلُّمِهَا، وَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا لَا نُعِدُّ عِلْمَ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٥٢. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِي أَبَا رَافِعٍ فَيَقُوْلُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ كَذَا، وَمَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ.

ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ.

٥٣. عَنْ صَالِحِ بْنِ رَاشِدٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: أُوْتِيَ الْحَجَّاجُ بِرَجُلٍ قَدِ اغْتَصَبَ أُخْتَهُ نَفْسَهَا، فَقَالَ: إِحْبِسُوْهُ وَسَلُوا مَن هَاهُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَسَأَلُوا عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُطَرِّفٍ ﷺ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

٥١: أخرجه الخطيب في تقييد العلم/٩٦.

٥٢: أخرجه العسقلاني في الإصابة، ٤/١٤٥.

٥٣: أخرجه الشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٢٩٠، الرقم/٢٨١٧؛ والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٣٧٩، الرقم/٥٤٧٣؛ وأبو محمد الرازي في علل الحديث، ١/٤٥٦، الرقم/١٣٦٩.

مجال، مجلّہ کی جمع ہے۔ اور مجلّہ اس صحیفے کو کہتے ہیں جس پر کچھ لکھا جائے۔

اسے امام بیہقی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۵۱۔ **حضرت انس بن مالک ﷜ کے دو بیٹوں - حضرت نضیر اور حضرت موسیٰ - نے اپنے والد حضرت انس بن مالک ﷜ سے روایت کیا ہے** کہ انہوں نے (یعنی حضرت انس ﷜ نے) اپنے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث و آثار کو لکھنے اور ان کو سیکھنے کا حکم دیا۔ اور حضرت انس نے فرمایا: جو اپنے علم کو لکھ کر محفوظ نا کرتا ہم اس کے علم کو علم ہی نہیں گردانتے تھے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۵۲۔ **حضرت عبید اللہ بن علی بن ابی رافع سے مروی ہے۔** حضرت عبد اللہ بن عباس ﷠ حضرت ابو رافع کے پاس آتے اور حضرت نافع سے پوچھا کرتے تھے: فلاں دن آپ ﷺ نے کیا کام کیا؟ اور (فلاں دن کیا کام کیا)۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس ﷠ جو کچھ حضرت نافع (جواباً) ارشاد فرماتے وہ لکھ (بھی) لیا کرتے تھے۔

اسے حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا ہے۔

۵۳۔ **حضرت صالح بن راشد قرشی نے فرمایا ہے:** ایک شخص کو حجاج بن یوسف کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اپنی سگی بہن سے زنا بالجبر کر دیا تھا۔ حجاج نے کہا کہ اسے قید کر دو اور یہاں رسول اللہ کے صحابہ کرام ﷡ میں سے کسی سے اس کی سزا کے متعلق سوال کرو۔ تو لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن ابی مطرف ﷜ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

يَقُولُ: مَن تَخَطَّى الْحُرُمَتَيْنِ فَخُطُّوا أَوَاسِطَهُ السَّيْفَ. قَالَ: وَكَتَبُوا إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﵄ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُطَرِّفٍ.

رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٥٤. **وَذَكَرَ الْعَسْقَلَانِيُّ: أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ جَمَعَ مَا عِنْدَهُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلٰى ابْنِهِ سُلَيْمَانَ، وَقَدْ أَثْنَى الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَلٰى هَذِهِ الرِّسَالَةِ، فَقَالَ: فِي رِسَالَةِ سَمُرَةَ إِلٰى بَنِيْهِ عِلْمٌ كَثِيْرٌ.**

٥٥. **عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ مُجَاهِدًا يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ، وَمَعَهُ أَلْوَاحُهُ، فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أُكْتُبْ. قَالَ: حَتّٰى سَأَلَهُ عَنِ التَّفْسِيْرِ كُلِّهِ.**

ذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

٥٤: ذكره العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤/٢٠٧ـ

٥٥: ذكره ابن تيمية في مجموع الفتاوىٰ، ١٣/٣٦٩ـ

ہوئے سنا ہے: جو دو طرح کی حرمتوں کو پامال کرے اُس کے تلوار سے دو ٹکڑے کر دو۔ پھر لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے ان کی طرف حضرت عبد اللہ بن ابی مطرف کے قول جیسا جواب لکھ بھیجا۔

اسے امام شیبانی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۴۔ **حافظ ابن حجر عسقلانی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے** کہ انہوں نے اپنے بیٹے سلیمان کو وہ تمام مجموعہ احادیث سونپ دیا جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر لکھا تھا۔ امام محمد بن سیرین نے اس مجموعہ احادیث کی بہت تعریف کی اور کہا: سمرہ نے جو مجموعہ اپنے بیٹوں کے حوالے کیا ہے وہ علم و حکمت سے بھرا ہوا ہے۔

۵۵۔ **حضرت ابن ابی ملیکہ نے فرمایا ہے:** میں نے حضرت مجاہد کو دیکھا جب وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کی تفسیر کے متعلق پوچھ رہے تھے اس حال میں کہ اُن کے پاس ان کی الواح (تختیاں) بھی تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت مجاہد کو فرماتے: لکھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ حضرت مجاہد نے آپ رضی اللہ عنہما سے ساری (آیات کی) تفسیر کے متعلق پوچھا۔

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ اسے امام طبری اور حافظ ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَقْيِيدِ الْحَدِيْثِ بِالْكِتَابَةِ

٥٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ. قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيْدُهُ؟ قَالَ: كِتَابَتُهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٥٧. عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَأُقَيِّدُ الْعِلْمَ؟ قَالَ: قَيِّدِ الْعِلْمَ.

قَالَ عَطَاءٌ: قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيدُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: الْكِتَابُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٥٦: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/١٨٨، الرقم/٣٦٢؛ والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٧، الرقم/٧٦٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٩، الرقم/٢٨٦، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٦٨-٦٩، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١١٦، والهيثمي في مجمع الزاوئد، ١/١٥٢۔

٥٧: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٩، ١٥٠، الرقم/٢٨٧؛ والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٩٤، الرقم/٥٠٥٦؛ والدينوري في تأويل مختلف الحديث/٢٨٦؛ وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٢١۔

﴿حفاظتِ حدیث بذریعہ کتابت سے متعلق اِرشاداتِ نبوی﴾

۵۶۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔** وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم سب علم کو قید کر لو۔ میں نے عرض کیا: علم کو قید کرنے کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (علم کو قید کرنے کا معنی ہے) اس کو لکھ لینا۔

اسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۷۔ **حضرت عطاء حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:** میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں علم کو محفوظ کر لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں علم کی حفاظت کرو۔

حضرت عطاء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا علم کو قید کرنے (یعنی محفوظ کرنے) سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (اس کو) لکھنا۔

اسے امام طبرانی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٥٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ بِلَفْظِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ[١].

٥٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَتَبْتُمُ الْحَدِيْثَ فَاكْتُبُوْهُ بِإِسْنَادِهِ، فَإِنْ يَّكُ حَقًّا كُنْتُمْ شُرَكَاءَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ يَّكُ بَاطِلاً كَانَ وِزْرُهُ عَلَيْهَا.

رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ وَالتَّمِيْمِيُّ.

٥٨: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٧٠، الرقم/٦٣٧؛ والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/ ٣٦٨؛ وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/١٤٢، الرقم/٥٨٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/٤٦، الرقم/٥١٧٦، وأيضًا في تقييد العلم/٧٠؛ وأيضًا في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٢٨، ٤٤٠؛ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧/٣٥٣، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه/ ٤٦٦، الرقم/٦٢٤.

[١] أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/ ٣٦٥.

٥٩: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٢، وأبو سعيد التميمي السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء/٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٦/٣٩٠.

۵۸۔ **حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کی حفاظت کتابت کے ذریعے کرو۔

اسے امام قضاعی اور امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

امام رامہرمزی نے انہی الفاظ کے ساتھ عمرو بن شعیب کے طریق سے ان کے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔

۵۹۔ **حضرت علی بن ابی طالب ﷺ بیان کرتے ہیں،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حدیث لکھو تو اسکو اسکے (راویوں کی) سند کے ساتھ لکھو، اور (جو تم نے لکھا) اگر وہ سچ ہوا تو تم سارے اجر میں شریک ہو گے اور اگر (لکھی گئی بات) باطل ہوئی تو اُس کا گناہ ان (بیان کرنے والے راویوں) کے سر ہے۔

اسے امام قزوینی اور امام تمیمی نے روایت کیا ہے۔

٦٠. عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﵄: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ، فَكَانَ فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ سَائِمَةً شَاةٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٦١. قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: كَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابَ الصَّدَقَاتِ، وَالدِّيَاتِ، وَالْفَرَائِضِ، وَالسُّنَنِ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَغَيْرِهِ.

٦٢. عَنْ وَائِلِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنْزَلَهُ وَأَصْعَدَهُ مَعَهُ عَلٰى مِنبَرِهٖ وَأَقْطَعَهُ الْقَطَائِعَ وَكَتَبَ لَهُ بِهٖ عَهْدًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

٦٣. عَنْ أَبِي حَسَّانَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﵁: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي، فَلَمْ يَزَالُوا بِهٖ حَتّٰى

٦٠: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب في زكاة الغنم، ١/٤٦٤، الرقم/١٦٢٠.

٦١: ذكره ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٣-١٤٤، الرقم/٢٦٦.

٦٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦٢/٣٨٨؛ والمزي في تهذيب الكمال،٣٠/٤٢٠؛ والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١١/٩٦.

٦٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، الرقم/٩٥٩؛ والنسائي ـــ

٦٠۔ امام زہری نے امام سالم سے اور انہوں نے حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے زکوۃ (کے احکام) کو لکھا۔ پس بکریوں کی زکوۃ میں لکھا تھا کہ ہر چرنے والی چالیس بکریوں پر ایک بکری (کی زکوۃ) ہے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦١۔ امام ابن عبد البر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم و دیگر (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے لئے زکوٰۃ، دیات، میراث اور فقہ کے ابواب تحریر فرمائے۔

٦٢۔ حضرت وائل بن نعمان بن زید بن مالک بن زید الحضرمی سے روایت ہے کہ وہ وفد کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اُنہیں ٹھہرایا، (اُن کی مہمان نوازی کی) اور اُنہیں اپنے منبر پر اپنے ساتھ چڑھایا اور زمین کے کچھ ٹکڑے (یعنی کچھ حصہ زمین بطور جائیداد) عطا فرمائے اور ان کے لئے اِس (تقسیم) پر ایک معاہدہ بھی لکھا۔

اسے امام ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔

٦٣۔ ابو حسان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خاص حدیث بیان نہیں کی جو کہ لوگوں کے سامنے بھی بیان نہ کی ہو سوائے اس ایک صحیفے میں بیان شدہ احادیث کے جو میری تلوار کی نیام میں (لکھا ہوا پڑا) ہے۔ لوگ ان سے اس متعلق اِصرار کرتے رہے (کہ ہمیں وہ صحیفہ دکھائیں) یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے (نیام سے وہ)

.... في السنن، كتاب القسامة، باب سقوط القود من المسلم للكافر، ٢٤/٨، الرقم/٤٧٤٥؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١٤٣/١۔١٤٤، الرقم/٢٦٦۔

أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ، فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٦٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ كِتَابَانِ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ تَوَلّٰى غَيْرَ أَهْلِ نِعْمَتِهِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٦٥. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه، قَالَ: وَجَدْنَا صَحِيْفَةً فِي قِرَابِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ فِيهَا مَكْتُوبٌ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، فَرِّقُوا بَيْنَ مَضَاجِعِ الْغِلْمَانِ وَالْجَوَارِي وَالإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ لِسَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوا أَبْنَاءَ كُمْ عَلَى الصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا أَظُنُّهُ تِسْعًا، مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ

٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٣٨٩، الرقم/٨٠٢٤؛ والدارقطني في السنن، ٣/١٣١؛ الرقم/١٥٥؛ والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٦، الرقم/١٥٦٧٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/٤٨٠، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٣٩٤۔

صحیفہ نکالا۔ اُس میں لکھا ہوا تھا: تمام مومنوں کا خون برابر (حرمت میں) ہے، چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی انکی دی ضمانت (عہد) کی پاسداری کرے گا۔ تمام مومنین کفار کے مقابلے میں ایک ہاتھ (کی مانند) ہیں، کسی بھی مومن کو کسی کافر کے قتل کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی ذمی کو اُس کے معاہدۂ ذمہ کے دوران قتل کیا جائے گا۔

اسے امام احمد بن حنبل نے اور امام نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶۴۔ **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:** رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستے میں سے دو مکتوب ملے۔ (اُن پر لکھا تھا) کہ لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو اُس سے لڑائی کرے جس نے اُس کے ساتھ لڑائی (میں پہل) نہ کی ہو اور وہ شخص کہ جو قصاص کے بغیر کسی کو قتل کر دے اور وہ شخص جو کسی کے مال پر ناحق ملکیت دکھائے۔ پس جس نے یہ کام کیے اُس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ (کے احکامات) سے اِنحراف کیا۔ (کل روز قیامت) اس کی کوئی فرض اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

اسے امام حاکم، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث سند کے اِعتبار سے صحیح ہے۔

۶۵۔ **حضرت عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والدگرامی سے روایت کیا ہے۔** وہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی تلوار کی میان میں سے ایک خط ملا جس میں لکھا ہوا تھا: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (اے لوگوں!) جب غلام اور لونڈیاں (بیٹے اور بیٹیاں)، بھائی اور بہنیں سات سال کے ہو جائیں تو تم اُن کے بستر الگ کر دو اور اپنی اولاد کو نماز (نہ پڑھنے) پر مارو (راوی کہتے ہیں) میرا گمان ہے فرمایا جب وہ نو سال کے ہو جائیں۔ لعنت زدہ ہو لعنت زدہ ہو جو اپنی قوم کے

٦٥: أخرجه البزار في المسند، ٩/٣٢٩، الرقم/٣٨٨٥؛ وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٠٣، الرقم/٥٨٩؛ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٩٤.

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ قَوْمِهِ أَوْ إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، مَلْعُونٌ مَنِ اقْتَطَعَ شَيْئًا مِنْ تُخُومِ الْأَرْضِ يَعْنِي بِذَلِكَ طُرُقَ الْمُسْلِمِيْنَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

٦٦. قَدِ اشْتَهَرَ كِتَابٌ خَطِيْرُ الشَّأْنِ هُوَ ذَلِكَ الْكِتَابُ الَّذِي أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ كُتَّابَهُ بِتَدْوِيْنِهِ فِي السَّنَةِ الْأُوْلَى لِلْهِجْرَةِ، وَهِيَ وَثِيْقَةٌ تَارِيْخِيَّةٌ لِحُقُوْقِ الْإِنْسَانِ. وَجَاءَ فِي بِدَايَةِ هَذِهِ الْوَثِيْقَةِ: هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ، بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وِالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَثْرِبَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ فَلَحِقَ بِهِمْ وَجَاهَدَ مَعَهُمْ؛ إِنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ....الخ.

وَرُبَّمَا أَرْسَلَ الرَّسُوْلُ ﷺ بَعْضَ الْأَحْكَامِ مَكْتُوْبَةً إِلَى عُمَّالِهِ، مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ[١].

٦٦: ذكره ابن هشام في السيرة النبوية/٤٩٧؛ وقاسم بن سلام في كتاب الأموال، ١/٢٦٠؛ والسهيلي في الروض الأنف، ٢/٣٤٩؛ وابن سيد الناس في عيون الأثر، ١/٢٢٧؛ وابن تيمية في الصارم المسلول/٦٢، وابن قيم الجوزية في أحكام أهل الذمة، ٣/١٤٠٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٦٢٠ـ

علاوہ کسی دوسری قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے (یعنی اپنا نسب بدلے)، یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کا غلام ہونے کا دعویٰ کرے۔اور لعنت ہے اُس شخص پر کہ جو زمین کے کچھ حصے کاٹ دے یعنی مسلمانوں کے راستے کاٹ کر ان پر قبضہ کرلے۔

اسے امام بزار اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۶۶۔ (رسول اللہ ﷺ کا املا کرایا ہوا) ایک عظیم الشان خط (معاہدہ، جو) بہت مشہور ہو گیا تھا، وہ دستاویز ہے جس کو تدوین کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے اپنے کاتبوں کو پہلی صدی ہجری میں دیا۔ یہ کتاب انسانی حقوق پر ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اس دستاویز کی ابتداء میں یوں (لکھا) ہے: یہ کتاب محمد نبی (اکرم ﷺ)، قریش و یثرب کے مومنین و مسلمین، اور جس نے ان کی اتباع کی، (اور ان کی پیروی میں) ان کے ساتھ مل گیا، اور ان کے ساتھ جہاد کیا، کے مابین (ایک اہم دستاویز) ہے۔ بے شک وہ (یعنی مدینہ میں بسنے والے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام شہری) باقی لوگوں کے سوا (جو مدینہ سے باہر بستے ہیں) ایک امت ہیں۔ ......

بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے (مختلف علاقہ جات کے) گورنروں کی طرف بعض احکامات لکھے ہوئے بھیجے۔ ان (لکھ کر بھیجے گئے بعض احکامات) میں سے وہ (خط) بھی ہے جسکو حضرت عبد اللہ بن حکیم سے روایت کیا گیا، وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک آیا، (اُس میں لکھا تھا کہ) مردار (جو حلال جانور طبعی موت مر گیا ہو) کے چمڑے اور گوشت سے بھی (کسی قسم کا) فائدہ نہ اٹھاؤ۔

---

[۱] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في جلود الميتة إذا دبغت، ٢٢٢/٤، الرقم/١٧٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب من قال لا ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، ١١٩٤/٢، الرقم/٣٦١٣، والنسائي في السنن، كتاب الفرع والعتيرة، باب ما يدبغ به جلود الميتة، ١٧٥/٧، الرقم/٤٢٥٠۔

مَا رُوِيَ عَنِ التَّابِعِيْنَ وَأَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ فِي كُتُبِ الْحَدِيْثِ

٦٧. **عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ﵀، قَالَ: إِنَّ لَنَا كُتُبًا نَتَعَاهَدُهَا.**

رَوَاهُ أَبُو خَيْثَمَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

وَعَنْ يُوْنُسَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتِبُ[١].

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٦٨. **وَفِي رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: مَا قُيِّدَ الْعِلْمُ بِمِثْلِ الْكِتَابِ.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٦٧: أخرجه أبو خيثمة في كتاب العلم،١/١٨، الرقم/٦٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٥٢، الرقم/٢٩٤؛ والخطيب في تقييد العلم/ ١٠١، وأيضا في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٤، الرقم/١٠٤٠ـ

[١] أخرجه الدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ١/١٣٣، الرقم/٤٦٨ـ

٦٨: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٤١٦، الرقم/٧٦٠؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠١؛ وأيضا في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٤، الرقم/١٠٤٠ـ

﴿کتابتِ حدیث کے متعلق تابعین و اتباع التابعین کے اَقوال﴾

۶۷۔ **حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے:** ہمارے پاس بہت سارے ایسے مسودات موجود ہیں جن میں ہم (احادیث کو لکھنے کا) اہتمام کیا کرتے تھے۔

اسے امام ابوخثیمہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

امام یونس کہتے ہیں: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حدیث مبارک لکھتے بھی تھے اور لکھواتے بھی تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۶۸۔ **حضرت اعمش ایک روایت میں حضرت حسن بصری سے اور ایک روایت میں حضرت سلمہ بن تمام حضرت حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:** لکھنے کے علاوہ (کسی اور طریقے سے) علم کو محفوظ ہی نہیں کیا جاسکتا (یعنی حفاظتِ علم کتابت کے بغیر ممکن ہی نہیں)۔

اسے امام بیہقی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٦٩. عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: إِنَّ سَالِمًا أَتَمُّ مِنْکَ حَدِيْثًا. قَالَ: إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٧٠. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ، فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٧١. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه، يَقُولُ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلاً، وَكَانَ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ، فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ، حَتّٰى أُصْبِحَ فَأَكْتُبَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٦٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ١/١٣٤، الرقم/٤٧٥ـ

٧٠: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٥؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٤، الرقم/٢٦٤٣٤، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٣

٧١: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٩؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٢ـ

۶۹۔ حضرت منصور نے فرمایا ہے: میں نے امام ابراہیم سے عرض کیا: حضرت سالم آپ کے مقابلے میں زیادہ مکمل حدیث بیان کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: سالم احادیث لکھا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷۰۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں حضرت (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رات کے وقت احادیث کا سماع کیا کرتا تھا اور اُن احادیث کو پالان کے اگلے حصے پر لکھ لیا کرتا تھا۔

اسے امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷۱۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں رات میں حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستوں میں چہل قدمی کیا کرتا تھا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھے احادیث مبارکہ سنایا کرتے تھے۔ اور میں پالان کے اگلے حصہ میں وہ احادیث لکھ لیا کرتا تھا، حتی کہ صبح (جب) ہو جاتی، تو میں (ان احادیث کو صحیفہ میں) لکھ لیتا تھا۔

اسے امام دارمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٧٢. **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، أَنَّهُ رَاٰى نَافِعًا - مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ - يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٧٣. **عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلٰى عَامِلِهِ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ حَدِيْثٍ. قَالَ رَجَاءٌ: فَكُنْتُ قَدْ نَسِيْتُهُ لَوْلاَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوْبًا.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٧٤. **عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَانَ يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ فِي سَبُّوْرَةٍ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٧٢: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٧.

٧٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٥، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٨/١٠٩.

٧٤: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٧، الرقم/٤٩٢، وابن عدي في الكامل، ١/٣٨١، الرقم/٢٠٣، والرامهرمزي في المحدث الفاصل/٥٩٧.

۷۲۔ **حضرت سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے** کہ انہوں نے حضرت نافع کو دیکھا۔ جو عبداللہ بن عمر کے غلام ہیں۔ وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر) اپنا (احادیث کا) علم لکھوا رہے تھے۔ اور ان کے سامنے (احادیث مبارکہ کو) لکھا جاتا تھا۔ (یعنی وہ منع نا فرماتے)

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷۳۔ **رجاء بن حیوہ سے روایت ہے** کہ انہوں نے امام دارمی کو بتایا: ہشام بن عبد الملک نے اپنے گورنر کو خط میں یہ لکھا کہ وہ مجھ (رجاء بن حیوہ) سے ایک حدیث کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت رجاء بیان کرتے ہیں کہ اگر وہ حدیث تحریری طور پر میرے پاس موجود نہ ہوتی تو میں اسے بھول چکا تھا۔

اسے امام دارمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۷۴۔ **حضرت سلم علوی بیان کرتے ہیں:** میں نے حضرت ابان کو دیکھا اس حال میں کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس (احادیث کا سماع کرتے ہوئے ان احادیث کو) ایک تختے پر لکھ رہے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٧٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَاشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، يَكْتُبُ فِي سَبُّورَةٍ- يَعْنِي أَلْوَاحًا-

رَوَاهُ ابْنِ خُزَيْمَةَ وَالْخَطِيْبِ.

٧٦. عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ، قَالَ: رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيْرَ عِنْدَ مُجَاهِدٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٧٧. عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كُنْتُ أَلْقَى عَبِيدَةَ بِالْأَطْرَافِ فَأَسْأَلُهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبِرِّ.

٧٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِكِتَابِ الْأَطْرَافِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبِرِّ.

٧٥: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ١/٣١، الرقم/٥٣؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٩؛ وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ١/١٤٣؛ والمزي في تهذيب الكمال، ١١/٢٣٧ـ

٧٦: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٢؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/ ١٠٥؛ ويحيى بن معين في جزئه/١٦٩، الرقم/٨٦ـ

٧٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٤، الرقم/٢٦٤٣٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٧، الرقم/٢٧٨ـ

٧٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٣٠؛ وابن ـــ

۷۵۔ **حضرت سلم علوی سے ایک اور روایت میں ہے** کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ابان بن ابی عیاش کو حضرت انس بن مالک ﷺ کے پاس اس حال میں دیکھا کہ وہ (ان کی بیان کردہ احادیث کو) تختیوں پر لکھ رہے تھے۔

اسے امام ابن خزیمہ اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۷۶۔ **حضرت عبید مکتب کا قول ہے**: میں نے لوگوں کو حضرت مجاہد کے پاس تفسیر لکھتے دیکھا۔

اسے امام دارمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۷۷۔ **امام ابن سیرین نے فرمایا ہے**: میں درخت کے پتے لے کر حضرت عبیدۃ سے ملاقات کرتا اور ان سے (احادیث کے متعلق) پوچھتا (اور پتوں پر لکھ لیتا)۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۷۸۔ **حضرت ابراہیم فرماتے ہیں**: درخت کے پتوں پر لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

.... الجعد في المسند، ۱/۶۵، الرقم/۳۴۳؛ وأبو خيثمة في كتاب العلم/ ۳۲، الرقم/۱۳۶؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/۱۴۷، الرقم/۲۷۴۔

٧٩. عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَاباً، فَحَلَفَ لِي بِاللهِ إِنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٨٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، قَالَ: كُنْتُ سَيِّءَ الْحِفْظِ، فَرَخَّصَ لِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فِي الْكِتَابِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْخَطِيْبُ.

٨١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ، يَقُوْلُ: كَانَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ يُمْلِي سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ حِفْظًا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

---

٧٩ أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، ١/٦٥، الرقم/١٣٨؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٢٩؛ والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧٤، الرقم:١٠٣٦٧ـ

:٨٠ أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف،٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٢٦؛ والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٩ـ

:٨١ أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٥٣، الرقم/١٧٧٠؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٨/١٣٧ـ

۷۹۔ **مسعر کا قول ہے:** معن بن عبد الرحمٰن میرے پاس ایک (احادیث نبویہ پر مشتمل) کتاب نکال کر لائے اور میرے لئے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ (احادیث مبارکہ) ان کے والد کی تحریر (کردہ) ہیں۔

اسے امام دارمی اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸۰۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ فرماتے ہیں:** میں کمزور حافظے والا تھا، تو حضرت سعید بن مسیّب نے میرے لئے (احادیث مبارکہ کو) لکھنے کی اجازت دے دی۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۸۱۔ **علی بن خشرم کہتے ہیں:** اسحاق بن راہویہ ستر ہزار احادیث کو (جو انہیں یاد تھیں)، زبانی لکھوایا کرتے تھے۔

اسے خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٨٢. عَنْ أَبِي دَاوُدَ: لَمْ يَكُنْ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كِتَابٌ إِلَّا كِتَابُ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ.

٨٣. عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: جَاءَ نِي يَحْيٰى الْأَصْفَرُ، فَقَالَ: أَخْرِجْ لِي كِتَابَ الْأَشْعَثِ لَعَلِّي أَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا غَرِيْبًا، فَقُلْتُ: لَو كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ غَرِيْبٌ لَمَحَوْتُهُ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

٨٤. عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: الْكِتَابُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنَ النِّسْيَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٨٥. عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِحَدِيثٍ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا وَجَدْتُّهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي فِي الصَّحِيفَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٨٢: أخرجه الذهبي في تذكرة الحفاظ، ٢٠٣/١؛ وأيضا في سير أعلام النبلاء، ٤٥١/٧.

٨٣: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ٥٦٤/١.

٨٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٤/٥، الرقم/٢٦٤٣٥؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٤٨/١، الرقم/٢٨٠؛ ←

۸۲۔ **حضرت ابوداؤد سے مروی ہے:** حضرت حماد بن سلمہ کے پاس قیس بن سعد کی کتاب کے علاوہ کوئی کتاب موجود نہ تھی۔

اسے امام ذہبی نے روایت کیا ہے۔

۸۳۔ **حضرت خالد بن ولید بن حارث نے فرمایا ہے:** میرے پاس یحیٰی اصفر تشریف لائے اور کہا: میرے لئے حضرت اشعث کی کتاب لے کر آؤ، مجھے شک ہے کہ میں اس میں کوئی غیر معروف شے (لکھی ہوئی) نا پاوں۔ میں نے کہا: اگر اُس میں کوئی غیر معروف چیز لکھی ہوتی تو میں اُسے مٹا دیتا۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۸۴۔ **حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں:** ہمارے نزدیک (احادیث مبارکہ کو) لکھ لینا (اُنہیں) بھول جانے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۸۵۔ **حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں:** حضرت شعبہ نے ہمیں ایک حدیث بتائی پھر کہا: یہ وہ حدیث ہے جسے میں نے اپنے پاس (موجود ایک صحیفہ میں) لکھا ہوا پایا ہے۔

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

.... والخطيب البغدادي في تقييد العلم/۱۰۳۔

۸۵: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/۱۵۲، الرقم/۲۹٤۔

٨٦. عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: اَلْكِتَابُ قَيْدُ الْعِلْمِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٨٧. عَنْ أَبِي كِبْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: أُكْتُبُوْا مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي وَلَوْ عَلٰى جِدَارٍ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

٨٨. عَنْ أَبِي كِبْرَانَ الْمُرَادِيِّ الْكُوْفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتَ شَيْئًا، فَاكْتُبْهُ وَلَوْ فِي حَائِطٍ.

رَوَاهُ الْفَسَوِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٨٩. عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الضَّحَّاكُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ.

رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٨٦: أخرجه ابن الجعد في المسند، ٣٣١/١، الرقم/٢٢٧٥؛ والخطيب في تقييد العلم/٩٩.

٨٧: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ٣٧٦/١، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٠.

٨٨: أخرجه الفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢٧٣/٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٤٧/١، الرقم/٢٧٥.

٨٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٣٢/٣، الرقم/١٤٦٩٩؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٤٧/١، الرقم/٢٧٦.

۸۶۔ **حضرت ابو روق نے حضرت عامر سے روایت بیان کی ہے** کہ کتابت درحقیقت علم کو محفوظ کر لینا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۸۷۔ **حضرت ابو کبران کہتے ہیں**: میں نے امام شعبی کو فرماتے ہوئے سنا: تم جو (احادیث) مجھ سے سنو وہ لکھ لیا کرو چاہے کسی دیوار پر ہی کیوں نا لکھو۔ (لیکن لکھا ضرور کرو)۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۸۸۔ **حضرت ابو کبران مرادی الکوفی سے مروی ہے**: میں نے حضرت ضحاک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی تم (مجھ سے) کچھ سنو تو اُسے لکھ لیا کرو خواہ کسی دیوار پر ہی کیوں نہ لکھو۔

اسے امام فسوی اور امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۸۹۔ **حُسین بن عقیل بیان کرتے ہیں** کہ ضحاک نے مجھے مناسک حج لکھوائے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٩٠. **عَنْ أَبِي كِبْرَانَ، قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَمِعْتَ شَيْئًا فَاكْتُبْهُ وَلَوْ فِي الْحَائِطِ.**

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٩١. **عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، قَالَ: كَانَ يَسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ وَيَكْتُبُ مَا يُجِيْبُ فِيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٩٢. **عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيْمٍ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ، فَقَالَ: يَا غِلْمَانُ، تَعَالَوْا، أُكْتُبُوْا، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَا يُحْسِنُ كَتَبْنَا لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ قِرْطَاسٌ أَعْطَيْنَاهُ مِنْ عِنْدِنَا.**

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

٩٣. **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ**

٩٠: أخرجه الخطيب فى تقييد العلم/١٠٠ـ

٩١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٦؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٠/٣٩٧

٩٢: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ١/٣٧٣ـ

٩٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٤٠، الرقم/٥١٠ـ

۹۰۔ **حضرت ابو کبران بیان کرتے ہیں:** مجھے امام شعبی نے فرمایا: تم (مجھ سے) جب کچھ سنو تو اُسے لکھ لیا کرو اگرچہ دیوار پر ہی کیوں نا لکھو (یعنی لکھا ضرور کرو)۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۹۱۔ **حضرت ہشام بن غاز سے مروی ہے** کہ وہ حضرت عطاء بن ابی رباح سے (احادیث مبارکہ کے بارے میں) پوچھا کرتے تھے، اور وہ جو بھی جوابات دیتے اُنہیں اُن کے سامنے ہی لکھ (بھی) لیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۹۲۔ **حضرت عتبہ بن ابی حکیم الہمدانی نے فرمایا ہے:** میں حضرت عطاء بن ابی رباح کی خدمت میں حاضر تھا اور ہم اُس وقت بچے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے بچو! آؤ اور (اور احادیث مبارکہ کو) لکھو، اگر تم میں سے کسی کی لکھائی درست نہیں تو ہم اُسے لکھ دیتے ہیں اور جس کے پاس لکھنے کے لیے صفحات موجود نہیں اُسے ہم اپنے پاس سے صفحات بھی مہیا کر دیتے ہیں۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۹۳۔ **حضرت سلیمان بن مغیرہ نے فرمایا ہے:** حضرت ابو قلابہ کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبد

عَبْدِ الْعَزِيْزِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قِرْطَاسٌ؛ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا هٰذَا الْكِتَابُ؟ قَالَ: حَدِيْثٌ، حَدَّثَنِي بِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَأَعْجَبَنِي، فَكَتَبْتُهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٩٤. **عَنْ مَالِكٍ،** قَالَ: لَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا أَحَدٌ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْقَضَاءِ مَا كَانَ عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، وَكَانَ قَاضِياً، وَلَّاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُ الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَكَتَبَهُ لَهُ.

رَوَاهُ أَبُو الْوَلِيْدِ فِي التَّعْدِيْلِ وَالتَّجْرِيْحِ.

٩٥. **قَالَ الشَّعْبِيُّ:** لَا تَدَعَنَّ شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا كَتَبْتَهُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الصَّحِيْفَةِ وَإِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ يَوْمًا مَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

٩٤: أخرجه أبو الوليد الباجي في التعديل والتجريح،٣/١٢٥٥، ويعقوب بن سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/٣٦٠؛ والمزي في تهذيب الكمال، ٣٣/١٤٠ـ

٩٥ أخرجه الخطيب في تقييد العلم/١٠٠ـ

العزیز ﷺ ہمارے پاس نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے تشریف دراں حال یہ کہ ان کے پاس ایک صفحہ تھا۔ پھر وہ ہمارے پاس نمازِ عصر کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے تو وہی صفحہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے امیر المومنین! یہ کیا لکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ حدیث مبارک (لکھی) ہے جو مجھ سے حضرت عون بن عبد اللہ نے روایت کی تھی۔ مجھے پسند آئی تو میں نے اسے لکھ لیا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۹۴۔ **امام مالک نے فرمایا ہے:** ہمارے ہاں مدینہ میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں کہ جس کو حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزمؒ جیسا قانون کا علم ہو اور وہ قاضی (بھی) تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز ﷺ نے انہیں اس عہدے پر مقرر کیا تھا، حضرت عمر بن عبد العزیز ﷺ نے (ایک دفعہ) اُن کو خط لکھا کہ جو علم آپ نے حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن اور قاسم بن محمد سے حاصل کیا ہے وہ ان کے لئے بھی لکھ بھیجیں؛ تو انہوں نے اس (حاصل کردہ علم) کو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے لئے لکھ دیا۔

اسے ابو الولید نے التعدیل والتجریح میں روایت کیا ہے۔

۹۵۔ **امام شعبی نے فرمایا ہے:** کسی بھی علمی بات کو لکھے بغیر نہ چھوڑو، پس اس (علم) کا صحیفہ پر لکھا جانا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ ایک نہ ایک دن تمہیں اُس لکھے ہوئے صفحے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٩٦. عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالزُّهْرِيُّ، وَنَحْنُ نَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقُلْنَا: نَكْتُبُ السُّنَنَ، فَكَتَبْنَا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: نَكْتُبُ مَا جَاءَ عَنْ أَصْحَابِهِ فَإِنَّهُ سُنَّةٌ؛ فَقُلْتُ أَنَا: لَيْسَ بِسُنَّةٍ، فَلا نَكْتُبُهُ؛ قَالَ: فَكَتَبَ وَلَمْ أَكْتُبْ، فَأَنْجَحَ وَضَيَّعْتُ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٩٧. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ: لَوْلا أَحَادِيْثُ تَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، نُنْكِرُهَا لا نَعْرِفُهَا؛ مَا كَتَبْتُ حَدِيْثًا وَلا أَذِنْتُ فِي كِتَابِهِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٩٦: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، ١١/٢٥٨، الرقم/٢٠٤٨٧؛ وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٥٨، الرقم/٢٠٤٨٧؛ والخطيب في تقييد العلم/١٠٧، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٥٥، الرقم/٣٠٥؛ وأيضا في التمهيد، ١٦/٢٨٠ـ

٩٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٥/٣١٩؛ وابن سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/٣٥٦؛ والخطيب في تقييد العلم/١٠٨ـ

۹۶۔ **حضرت صالح بن کیسان فرماتے ہیں:** میں اور امام زہری اکٹھے علم حاصل کر رہے تھے۔ ہم نے کہا کہ ہم سنن مبارکہ کو لکھا کریں گے۔ لٰہذا ہم نے تمام احادیثِ رسول ﷺ کو لکھ لیا۔ پھر امام زہری نے کہا: ہم جو کچھ آپ ﷺ کے صحابہ کرام سے مروی ہے وہ بھی لکھ لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی سنت (میں شامل) ہیں۔ میں نے کہا: (میرے نزدیک آ ثارِ صحابہ رضوان علیہم اجمعین) سنت (میں شامل) نہیں ہیں لٰہذا ہم انہیں نہیں لکھیں گے۔ حضرت صالح بن کیسان فرماتے ہیں کہ امام زہری نے آ ثار کو بھی لکھ لیا مگر میں نے نہیں لکھا۔ اب وہ (سنن کو لکھ کر محفوظ کرنے میں) کامیاب ہوگئے جب کہ میں (پیچھے رہ گیا اور آ ثار صحابہ کا علم نا لکھنے کے سبب) ضائع کر بیٹھا۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۹۷۔ **ابن شہاب زہری نے فرمایا ہے:** میں نے ابن شہاب کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر ہمارے پاس احادیث اہل مشرق کی طرف سے اس قدر (سند کی) حفاظت کے ساتھ (لکھی ہوئی) نہ آئی ہوتیں تو (ممکن تھا کہ) ہم ان (احادیث) کا انکار کر دیتے (کیونکہ) ہم انہیں جانتے نہیں تھے۔ میں نے خود کوئی حدیث نہیں لکھی اور نہ ہی دوسروں اس کے کو لکھنے کی اجازت دی۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٩٨ . عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: مَنْ كَرِهَ كِتَابَ الْعِلْمِ؟ قَالَ: كَرِهَهُ قَوْمٌ وَرَخَّصَ فِيْهِ آخَرُوْنَ، قُلْتُ لَهُ: لَوْ لَمْ يُكْتَبِ الْعِلْمُ لَذَهَبَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا كِتَابَةُ الْعِلْمِ أَيُّ شَيْءٍ كُنَّا نَكُوْنُ نَحْنُ؟.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٩٩ . عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ الصُّوفِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ لِي أَبِي: إِذْهَبْ إِلٰى أَبِي إِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيِّ، فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: وَجِّهْ إِلَيَّ بِكِتَابِ شُعَيْبِ بْنِ صَفْوَانَ. قَالَ فَجِئْتُ إِلَيْهِ، فَأَقْرَأْتُهُ مِنْ أَبِي السَّلَامَ، وَقُلْتُ لَهُ: قَالَ لَكَ أَبِي: إِبْعَثْ إِلَيَّ بِكِتَابِ شُعَيْبِ بْنِ صَفْوَانَ. قَالَ: نَعَمْ، يَا أَبَا مَسْعُودٍ، أُخْرِجْ كِتَابَ شُعَيْبِ بْنِ صَفْوَانَ. قَالَ: فَأَخْرَجَهُ، فَدَفَعَهُ إِلَيَّ. قَالَ: فَجِئْتُ بِهِ إِلٰى أَبِي. قَالَ: فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِيْهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أُكْتِبُ. قَالَ: فَجَعَلَ يَنْتَقِي وَيُمْلِي عَلَيَّ. قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ أَبِي وَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلٰى أَبِي إِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٩٨: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/١٥٣، الرقم/٢٩٨ـ

٩٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٨/٣٦٩ـ

۹۸۔ **حضرت اسحاق بن منصور نے فرمایا ہے:** میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: کون کتابت علم کو ناپسند کرتا تھا؟ انہوں نے کہا: کچھ لوگوں نے اسے ناپسند کیا، اور کچھ دیگر علماء نے اس (مسئلہ) میں رخصت دی (اور اسکے جواز کا قول اختیار کیا) میں نے ان سے کہا: اگر علم کو لکھا نہ گیا ہوتا تو یہ ضائع ہو جاتا؟ تو امام احمد نے فرمایا: ہاں، اگر علم کو لکھا نا جاتا تو ہم کیا شے ہوتے؟ (یعنی علم کی سند کے بغیر ہماری کیا حیثیت ہوتی؟)

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۹۹۔ **حضرت ابو الحسن احمد بن حسین بن اسحاق صوفی نے فرمایا ہے:** مجھے حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے کہا: مجھے میرے والد صاحب نے فرمایا کہ تم حضرت ابو ابراہیم ترجمانی کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے (میرا) سلام عرض کرنے کے بعد گزارش کرنا کہ حضرت شعب بن صفوان کی (احادیث والی) کتاب میری طرف بھیج دیں۔ حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں، میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے والد محترم کا سلام پیش کیا، اوران سے کہا: میرے والد صاحب نے آپ کے لئے پیغام دیا ہے کہ آپ حضرت شعیب بن صفوان کی (احادیث والی) کتاب مجھے بھیج دیں۔ حضرت ابو ابراہیم نے فرمایا: ہاں ضرور اے ابو مسعود، میں حضرت شعیب بن صفوان کی (احادیث پر مشتمل) کتاب نکال (کر) لاتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں: وہ اس (کتاب) کو نکال لائے، انہوں نے وہ (مجموعہ احادیث) میرے حوالے کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں اُسے اپنے والد صاحب کے پاس لے آیا۔ فرمایا: والد صاحب نے اس میں (موجود احادیث مبارکہ کو بنظر غائر) دیکھنا شروع کر دیا۔ اور پھر فرمایا میں نے ان احادیث سے بڑھ کر پیارا نسخہ کوئی نہیں دیکھا جسے میں آگے املاء کرواؤں۔ پھر وہ اسکی ترتیب لگا کر مجھے لکھواتے گئے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: پھر (اس کی کتابت مکمل کروانے کے بعد) والد صاحب اور میں حضرت ابو ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے (تصدیق کے لئے) اسے ہمارے سامنے پڑھ کر سنایا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

جُهُوْدُ الْإِمَامَيْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ فِي تَدْوِيْنِ السُّنَّةِ

١٠٠. كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ، وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ، وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ، وَلْتَجْلِسُوا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُونَ سِرًّا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ.

١٠١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيز ﷺ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ: أَنِ انْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاكْتُبُوهُ، فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

١٠٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، ٤٩/١.

١٠١: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١٣٧/١، الرقم/٤٨٨، والمروزي في السنة، ٣١/١، الرقم/٩٦، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٦، والسخاوي في فتح المغيث، ١٦٢/٢.

﴿تدوینِ سنت میں حضرت عمر بن عبد العزیز اور امام ابن شہاب زہری کی کاوشیں﴾

۱۰۰۔ **حضرت عمر بن عبد العزیز نے امام ابو بکر بن حزم کو خط لکھا:** جو (علم اور جو بات بھی) حدیث رسول ﷺ میں سے ہو اس کو لکھ لیں کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے اس دنیا سے چلے جانے کا خوف ہے۔ نیز حدیث نبوی کے علاوہ کچھ اور لکھنا قبول نہ کریں۔ اور آپ لوگوں کو چاہئے کہ علم (الحدیث) کو پھیلائیں (اور مجالس منعقد کریں) تاکہ اس شخص کو بھی علم حدیث کی تعلیم دی جا سکے جو اس علم سے بے بہرہ ہے، کیونکہ علم کبھی ختم نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کو چھپا دیا جائے (یعنی علم صرف پڑھنے پڑھانے اور تکرار کرنے سے زندہ رہتا ہے)۔

اسے امام بخاری نے اپنی 'الصحیح' کے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

۱۰۱۔ **حضرت عبد اللہ بن دینار نے فرمایا:** حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اہل مدینہ کے نام ایک خط لکھا کہ حدیث رسول ﷺ کو تلاش کرو اور اسے (جتنا زیادہ ہو سکے) لکھ لو، کیونکہ مجھے علم الحدیث کے مٹ جانے اور محدثین کے پردہ فرما جانے کا خوف ہے۔

اسے امام دارمی، مروزی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٠٢. عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يُعَدَّ عِلْمُهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

١٠٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﵁ إِلٰى الآفَاقِ: انْظُرُوْا حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاجْمَعُوْهُ، وَاحْفَظُوْهُ. فَإِنِّي أَخَافُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي تَارِيْخِ أَصْبَهَانَ وَالدَّارِمِيُّ.

١٠٤. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﵁ بِجَمْعِ السُّنَنِ، فَكَتَبْنَاهَا دَفْتَرًا دَفْتَرًا، فَبَعَثَ إِلٰى كُلِّ أَرْضٍ لَهُ عَلَيْهَا سُلْطَانٌ دَفْتَرًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

١٠٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، الرقم/٤٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٠١، والرامهرمزي في المحدث الفاصل/٣٧٢ـ

١٠٣: أخرجه أبو نعيم فى تاريخ أصبهان، ١/٣٦٦، والدارمي فى السنن، ١/١٣٧، الرقم/٤٨٨، والسيوطي في تدريب الراوي/٩٠ـ

١٠٤: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٥٥، الرقم/٣٠٤ـ

۱۰۲۔ **حضرت سوادہ بن حیان نے فرمایا** کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ ابو ایاس کو یہ کہتے ہوئے سنا: یہ کہا جاتا تھا جو شخص اپنے علم کو نہیں لکھتا اس کے علم کو علم شمار نہیں کیا جاتا۔

اسے امام دارمی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۔ **حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں:** حضرت عمر بن عبد العزیز نے اطراف و اکناف میں خط بھیجے (جن میں لکھا تھا): حدیث رسول ﷺ کو تلاش کرو اور اسے جمع کرو اور اسے (کتابت کے ذریعے) محفوظ کرو کیونکہ مجھے علم الحدیث کے مٹ جانے اور محدثین کے اس دنیا سے چلے جانے کا خوف ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے 'تاریخ اصبہان' میں اور امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴۔ **ابن شہاب زہری فرماتے ہیں:** حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ہمیں احادیثِ رسول ﷺ جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہم نے احادیث مبارکہ کو کئی جلدوں میں لکھ کر محفوظ کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے روئے زمین پر جہاں جہاں آپ کی سلطنت تھی وہاں وہاں ایک ایک جلد بھیج دی۔

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٠٥. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الْعِلْمَ وَكَتَبَهُ ابْنُ شِهَابٍ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

١٠٥: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٥٠، الرقم/٢٨٩.

۱۰۵۔ حضرت عبد العزیز دراوردی نے فرمایا ہے: سب سے پہلے جس نے علم الحدیث کی جمع و تدوین کی اور لکھا وہ امام ابن شہاب زہری ہیں۔

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند۔ بیروت**، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان ؛ دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۵۔ **بغوی**، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبری**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **معرفۃ السنن و الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۱۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ، بدون سنۃ الطبع۔

۱۲۔ **جزائری**، طاہر بن صالح بن احمد بن موہب الدمشقی (م ۱۳۳۸ھ)۔ **توجیہ النظر إلی أصول الأثر**۔ حلب: مکتبۃ المطبوعات الاسلامیۃ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۳۔ **ابن الجعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادی (۱۳۴-۲۳۰ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۴۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ **صفۃ الصفوۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۵۔ **ابن ابی حاتم**، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن إدریس ابومحمد الرازی التمیمی (م۳۲۷ھ)۔ **الجرح والتعدیل**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۱۶۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶-۲۸۳ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۷۔ **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکۃ المکرّمۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۸۔ **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **معرفۃ علوم الحدیث**۔ المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: المکتبۃ العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء

۱۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۲۰۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔

المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين۔ حلب: دار الوعی، ۱۳۹۶ھ۔

۲۱۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲۲۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تقريب التهذيب**۔ سوریا: دار الرشید، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۳۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۲۴۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۵۔ -بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۲۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۷۔ **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۲۸۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: موسسہ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲۹۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۳۰۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت

(۳۹۲-۴٦۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۱۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴٦۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تقیید العلم**۔ بیروت، لبنان: دار السنۃ النبویۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۳۲۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴٦۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الرحلة في طلب الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۳۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴٦۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۴۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴٦۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **شرف أصحاب الحديث**۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنۃ النبویہ۔

۳۵۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴٦۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الكفاية في علم الرواية**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مکتبہ العلمیۃ۔

۳٦۔ **ابن خیاط**، ابوعمرو خلیفہ لیثی عصفری (۱٦۰-۲۴۰ھ)۔ **الطبقات**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۳۷۔ **ابو خیثمہ**، زہیر بن حرب النسائی (۱٦۰-۲۳۴ھ)۔ **کتاب العلم**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۸۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸٦۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۹۔ **ابو داود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔**السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۴۰۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذکرة الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۱۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء** ۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة،۱۴۱۳ھ۔

۴۲۔ **ذہبی**، ابوعبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۴۳۔ **رامہرمزی**، ابو الحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد (م ۵۷۶ھ)۔ **المحدث الفاصل بین الراوي والواعي**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،۱۴۰۴ھ۔

۴۴۔ **زرکشی**، ابو عبد اللہ محمد بن بہادر بن عبد اللہ (۷۴۵-۷۹۴ھ)۔**البرھان في علوم القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۳۹۱ھ۔

۴۵۔ **زرکلی، خیرالدین**، **الأعلام**۔ بیروت، لبنان: دارالعلم للملایین ،۱۹۸۰م۔

۴۶۔ **سخاوی**، الشیخ شمس الدین محمد عبد الرحمٰن (م۹۰۲ھ)۔ **فتح المغیث شرح ألفیة الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۴۷۔ **ابن سعد**، ابوعبداللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۴۸۔ **سمعانی**، ابو سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی (م۵۶۲ھ)۔ **أدب الإملاء والاستملاء**. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۴۹۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**. بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۵۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تدریب الراوي**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۵۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **طبقات الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۵۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **مفتاح الجنة**۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: الجامعہ الاسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۵۳۔ **ابن شاہین**، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین (۲۹۷۔۳۸۵ھ)۔ **ناسخ الحدیث ومنسوخه**۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۵۴۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۵۵۔ **صنعانی**، محمد بن اسماعیل الامیر الحسنی الصنعانی (م۱۱۸۲ھ)۔ **توضیح الأفكار**۔ المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: المکتبۃ السلفیۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۵۶۔ **ابن الصلاح**، ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمٰن الشہر زوری (۵۷۷-۶۴۳ھ)۔ **مقدمة ابن الصلاح**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر المعاصر، ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء۔

۵۷۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **الأوائل**۔ بیروت، لبنان: دار الفرقان، ۱۴۰۳ھ۔

۵۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثۃ۔

۶۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۶۱۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۶۲۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۶۳۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۴۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۶۵۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**۔ مغرب (مراکش(: وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۶۶۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **جامع بیان العلم وفضلہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

۶۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۶۸۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٦٩۔ **عظیم آبادی**، محمد شمس الحق العظیم آبادی۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۷۰۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۷۱۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ عمدة القاري شرح صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۷۲۔ **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ۲۷۷)۔ المعرفة والتاريخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۷۳۔ **ابن قتیبہ**، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳۔۲۷۶ھ)۔ تأويل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۲ء۔

۷۴۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد (م ۶۲۰ھ)۔ إثبات صفة العلو۔ کویت: دار السّلفیہ، ۱۴۰۶ھ۔

۷۵۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۷۶۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۷۷۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۷۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی

(۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۷۹۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

۸۰۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔**السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۸۱۔ **مبارکپوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمان بن عبد الرحیم المبارکپوری (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۲۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۸۳۔ **ابو محمد الرازی**، عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس بن مہران (۲۴۰-۳۲۷ھ)۔ **علل الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۸۴۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۵۔ **ابن معین**، ابو زکریا **یحییٰ بن معین** (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ **التاريخ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۸۶۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۸۷۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن مفلح (م ۷۶۳ھ)۔ **الآداب الشرعية**۔ بیروت، لبنان:

مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۸۸۔ **النحاس**، ابو جعفر النحاس احمد بن محمد (م ۳۳۸ھ)۔ **معاني القرآن**۔ مکۃ المکرّمۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: جامعہ ام القری، ۱۴۰۹ھ۔

۸۹۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۹۰۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۹۱۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۹۲۔ **نعیم بن حماد**، المروزی، ابو عبد اللہ (م ۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۹۳۔ **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ **تاریخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

۹۴۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۹۵۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔